برف کے باٹ
علیم الحق حقی

براڈوے کے اس چھوٹے سے دفتر میں تین افراد خاموش بیٹھے اپنی اپنی میز پر رکھے فون کو گھور رہے تھے۔ دفتر اتنا چھوٹا تھا کہ میزوں کے درمیان سے گزرنے کی جگہ بے حد تنگ تھی۔ وہاں کچھ کرسیاں اور فائلوں کی کیبنٹ بھی تھیں۔ دیواروں پر کیلنڈروں کے علاوہ جو بھی آرائش تھی' وہ ان تینوں کے پیشوں کی طرف اشارہ کرتی تھی۔

دروازے کے قریب کا حصہ اہم ترین تھا۔ وہاں دیوار پر ایک پوسٹر لگا ہوا تھا۔ پوسٹر رِنگ میں کھڑے ہوئے ایک باکسر کا تھا جس کے نیچے لکھا تھا "لیوڈیکرٹی' مڈل ویٹ چمپئن آف دی ورلڈ۔ اس کے بعد نسبتاً ایک چھوٹا پوسٹر دیوار پر چسپاں تھا۔ اس پوسٹر پر مختلف باکسر تھے' جو مختلف پوز بنائے کھڑے تھے۔ اس کے بعد دفتر کے آخری حصے میں نائٹ کلبوں اور میلوں کی کچھ دھندلی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ کوئی رقاصہ اپنے فن کا مظاہرہ کر رہی تھی' کہیں کوئی بازی گر کرتب دکھا رہا تھا۔

اپنی اپنی اہمیت کے اعتبار سے بیٹھے ہوئے ان تینوں افراد کے نام بالترتیب پنکی' پیٹرک اور سلیمان تھے۔ پنکی مڈل ویٹ چمپئن لیوڈیکرٹی کا منیجر تھا۔ پیٹرک براڈوے کا بے حد تجربے کار فائٹ منیجر تھا اور اس کا نام اسپورٹس کے حلقوں میں عزت سے لیا جاتا تھا۔ اس کے پاس کلب فائٹرز کی اچھی خاصی کھیپ تھی' جو تماشائیوں کو خوش کرنے کے لئے نہ اپنے حریف کو زخمی کرنے میں کوئی عار سمجھتے تھے' نہ انہیں اپنے زخمی ہونے کی کوئی پرواہ ہوتی تھی لیکن پیٹرک ان کا بہت خیال رکھتا تھا اور انہیں زیادہ زخمی نہیں ہونے دیتا تھا۔ اس کے بال سفید تھے اور وہ ہر وقت تمباکو چبا کر چوستے رہنے کا عادی تھا۔ اس کے اپنے خودساختہ اصول تھے۔ اور وہ ایسے اصول تھے جن پر کاربند رہنا اس کے لئے آسان

تھا۔

تیسرا اور سب سے غیراہم فرد سلیمان یوسف تھا۔ جو سولومن کہلاتا تھا۔ وہ پرانے زمانے کے بچے کُھچے ایکٹ تیسرے درجے کے نائٹ کلبوں' میلوں اور سرکس وغیرہ کے لئے بک کرتا تھا۔ اس کے عزائم بہت بلند تھے۔ اسے یقین تھا کہ ایک دن وہ بہت اہم آدمی بن جائے گا۔ اس کی عمر ۲۶ سال تھی۔ گہری نیلی آنکھوں سے ذہانت جھلکتی تھی اور دبی دبی رنگت چغلی کھاتی تھی کہ وہ کسی مخلوط نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا باپ پاکستانی تھا' جو ڈالر کمانے کی غرض سے امریکا آیا اور یہیں کا ہو رہا۔ کسی حد تک قدم جمانے کے بعد اس نے ایک اچھے گھرانے کی خوش اطوار اور خوبصورت امریکن لڑکی سے شادی کر لی' جس نے پہلے تو صرف اس کی محبت کی خاطر اسلام قبول کیا لیکن جیسے جیسے وہ اسلام کو سمجھتی گئی' اس کا ایمان پختہ ہوتا گیا۔ اور اب وہ اپنے شوہر سے بہتر مسلمان تھی۔

آفس میں دیر تک خاموش رہی۔ پھر اس خاموشی کو ٹیلی فون کی آواز نے توڑا۔ تینوں کے ہاتھ اپنے اپنے فون کی طرف بڑھے' لیکن فون سلیمان کا تھا۔ سلیمان نے ریسیور کان سے لگایا اور سامنے رکھا ہوا پیڈ اور پنسل سنبھال لی۔ "سلیمان بکنگ ایجنسی۔" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "جی ہاں' سلیمان بول رہا ہوں.......... اوہ مسٹر میسن....... جی ہاں جناب' میں لکھنے کے لئے تیار ہوں.......... اچھا' آپ کو ایک خنجر پھینکنے والا شعبدہ باز درکار ہے.......... میں سمجھ گیا' میرے پاس ایک ایسا فنکار ہے جس کا مظاہرہ دیکھ کر آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ وہ آنکھوں پر پٹی باندھ کر اندھیرے میں مظاہرہ کرتا ہے.......... جی نہیں' اس کے خنجر پر ٹارچ لگی ہوتی ہے.......... ارے صاحب' ایسا فنکار تو ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گا.......... اوہ' آپ نام جاننا چاہتے ہیں۔ نام موجود ہے میرے سامنے.........."

دوسرے دونوں افراد سحرزدہ انداز میں سلیمان کو دیکھے جا رہے تھے کیونکہ سلیمان کے سامنے ایک پیڈ اور پنسل کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔

"جی ہاں' میں نام تلاش کر رہا ہوں۔" سلیمان کی بکواس جاری تھی۔ "لیکن ایک بات ہے جناب! یہ شعبدہ کامیاب تو ہے لیکن تہلکہ مچا دینے والا نہیں ہے۔ میرے پاس

آپ کے لئے ایک شاہکار آئٹم موجود ہے۔ وہ ابھی حال ہی میں آسٹریلیا سے آیا ہے۔ دنیا کا عظیم ترین باکسنگ کنگارو' بلی بیکر کے ساتھ۔ وہ انگلینڈ کا لائٹ ویٹ چمپئن رہ چکا ہے.......... جی نہیں' کنگارو نہیں مسٹر میسن' میں بلی بیکر کے متعلق بتا رہا ہوں۔ بلی بیکر اس کنگارو کا ٹرینر ہے جناب.......... کیا بات کر رہے ہیں! میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ اس قسم کا مظاہرہ کسی نے بھی نہیں دیکھا ہو گا۔ مسٹر میسن' یہ ایکٹ آپ ہی کے شایان شان ہے۔ خنجر پھینکنے والے تو ایک ڈالر میں درجن بھر مل سکتے ہیں.......... لیکن یہ باکسنگ کنگارو والا ایکٹ دنیا بھر میں کہیں نہیں ملے گا.......... وہ دنیا کا واحد کنگارو ہے جناب' جو لائٹ ویٹ چمپئن کے ساتھ تین راؤنڈ تک مقابلہ کر سکتا ہے۔ پبلک کا دل خوش ہو جائے گا جناب.......... کامیڈی بھی ہو گی۔ وہ کوئی معمولی کنگارو نہیں ہے جناب' وہ اپنی نسل کا محمد علی کلے ہے۔ آج صبح ہی میں نے ان کی پریکٹس دیکھی ہے اور اب تک حیران ہوں۔ مٹلڈ ہے کنگارو کا نام.......... نہیں جناب' اس ایکٹ میں کوئی لڑکی نہیں ہے۔ کنگارو بھی نر ہے' ایکٹ دیکھ کر آپ کا جی خوش ہو جائے گا.......... جی ہاں' بس آپ چار سو ڈالر بھیج دیں.......... میں انہیں الاباما بھیج دوں.......... جی ہاں' پتا بتایئے میں لکھ رہا ہوں.......... شکریہ جناب!" اس نے پیڈ پر پتا لکھا اور ریسیور رکھ دیا۔

پیٹرک اسے استعجابیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ تمباکو چبانا بھی بھول گیا تھا۔ "ابے.......... یہ تم کیا کر رہے ہو! وہ کیا مانگ رہا تھا اور تم نے اسے کیا تھما دیا۔" اس نے ستائشی لہجے میں کہا۔

سلیمان کی باچھیں کھل گئیں۔ "خنجر پھینکنے والا تو کوئی تھا ہی نہیں میرے پاس۔ البتہ باکسنگ کنگارو واقعی موجود ہے۔ میسن کا کارنیوال اس وقت سب سے بڑا ہے۔ ذرا سوچو' چار سو ڈالر صرف اخراجات کے سلسلے میں مل رہے ہیں۔ واہ بھئی واہ.......... مزہ آ گیا۔" آخری ٹکڑا اس نے اردو میں کہا تھا۔ عام حالات میں اردو صرف گھر تک یا پھر پاکستانیوں سے گفتگو کی حد تک رہتی تھی لیکن جب وہ بہت خوش ہوتا تھا تو بے ساختہ اردو بولنے لگتا تھا۔

".......... کیا کہا تم نے؟" پیٹرک نے چونک کر کہا۔

"کچھ نہیں......... بس ذرا جذباتی ہو کر بڑی زبان بول گیا۔"

"دیکھو سولومن، ہم نے یہاں تمہیں اپنے آفس میں جگہ دی ہے کہ تم صرف شو اور ایکٹ بک کرو۔" پنکی کے لہجے میں حسد تھا۔ "یہ فائٹ وغیرہ ہمارا شعبہ ہے۔ اس میں ٹانگ اڑانی ہے تو لائسنس لو اور اپنے آفس کا بندوبست کرو۔"

"کیا بات کر رہے ہو؟" سلیمان نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ "یہ فائٹ تھوڑا ہی ہے......... یہ تو ایکٹ ہے۔ بہرحال کام بن گیا ہے میں ذرا حنا کو بتا دوں۔"

"چار سو ڈالر......... پوہ! بہت بڑی چیز ہیں نا۔" پنکی نے زہریلے لہجے میں کہا۔

پیٹرک اب تک سلیمان کی سیلزمین شپ سے متاثر تھا۔ "کمال کر دیا تم نے، وہ خنجر باز مانگ رہا تھا......... اور تم نے اسے جانور کے چکر میں لگا دیا۔" اس نے کہا اور پھر اپنی میز کی درازیں مقفل کر دیں۔ چھ بج چکے تھے۔ پنکی بھی اپنا سامان سمیٹنے لگا۔ اسی وقت دروازہ کھلا اور مڈل ویٹ چیمپئن لیو ڈیکرٹی آفس میں داخل ہوا۔ وہ بہت کم سخن اور موڈی آدمی تھا، ہر وقت تنگ پتلون اور چمڑے کی جیکٹ میں ملبوس رہتا تھا۔ اس کی رگوں میں انڈین خون بھی شامل تھا۔ شاید اسی لئے وہ اذیت پسند تھا اور اپنے حریف کو آسانی سے ناک آؤٹ نہیں کرتا تھا بلکہ تڑپا تڑپا کر مارتا تھا۔ اس نے پنکی کو دیکھ کر سر کو ہلکی سی جنبش دی لیکن منہ سے کچھ نہیں بولا۔ پھر اس نے سلیمان کی طرف دیکھا اور برا سا منہ بنا کر رہ گیا۔

"لیو......... ٹولیڈو فائٹ کے سلسلے میں پندرہ ہزار ڈالر کی پیشکش ہے۔" پنکی نے کہا۔ "اور اب تم جمی کارڈو کو صرف ایک ہاتھ سے بھی شکست دے سکتے ہو۔"

"ناں۔" لیو نے بڑی بے نیازی سے کہا۔

"تم جمی کے سلسلے میں فکر مند کیوں ہو؟" پنکی کا لہجہ التجائیہ تھا۔ "تم سے دو بار شکست دے چکے ہو۔ پچھلی بار کنساس سٹی میں ریفری نے تمہارے ساتھ زیادتی کی تھی۔ اس بار میں نے اس کا بھی بندوبست کر لیا ہے۔ اس بار مائیکل برین ریفری کے فرائض انجام دے گا۔ تم کوئی فکر نہ کرو، بس ہاں کر دو۔"

"ناں۔" لیو نے پھر انکار کر دیا۔

"وہ پانچ راؤنڈ سے زیادہ نہیں ٹھہر سکے گا۔ محض چند گھنٹوں کی بات ہے۔ پھر تم نیویارک واپس آ سکتے ہو۔" پنکی نے پھر کوشش کی۔

پیٹرک نے اپنے سر پر ہیٹ جمایا اور دیوار پر نظریں جما کر بولا۔ "ڈیوک کا کہنا ہے کہ کنساس سٹی میں جمی کارڈو نے لیو کو گرا دیا تھا۔ تب ہی لیو، جمی سے خوفزدہ ہے۔" اس نے خصوصیت سے کسی کو مخاطب نہیں کیا تھا۔

لیو نے پیٹرک کی طرف دیکھے بغیر ڈیوک کے اہل خاندان سے اپنے اہل خاندان کے ناشائستہ روابط کا راز فاش کیا۔

پیٹرک کی بات کا لیو پر تو اثر نہیں ہوا، البتہ پنکی بھڑک اٹھا۔ "ڈیوک ہے کیا چیز؟ ایک اسپورٹس رائٹر، جو باکسنگ کی الف بے بھی نہیں جانتا۔" اس نے غرا کر کہا۔

پیٹرک کو سوئیاں چبھونے میں بہت لطف آتا تھا بشرطیکہ ہدف اس کا اپنا جسم نہ ہو۔ "ٹھیک کہتے ہو۔ ڈیوک کی اہمیت ہی کیا ہے۔ محض اتنی کہ وہ بیس لاکھ افراد کے لئے آنکھ اور کان کی حیثیت رکھتا ہے۔" اس نے پنکی سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

لیو نے اس بار براہ راست ڈیوک سے اپنی غیر اخلاقی رشتے داری کا دعویٰ کر دیا۔

"ڈیوک ٹھیک ہی کہتا ہے کہ جمی کارڈو کے تذکرے پر تم بری طرح بھڑک جاتے ہو۔" پیٹرک نے پھر سوئی چبھوئی۔ پھر وہ پنکی سے مخاطب ہو گیا۔ "اگر یہ جمی کارڈو سے نہیں لڑنا چاہتا تو زبردستی کیوں کرتے ہو۔ سلیمان کے کنگارو سے اس کی جوڑی لگا دو۔" یہ کہہ کر وہ آفس سے نکل گیا۔

لیو، پیٹرک کی باتوں سے بے نیاز نظر آ رہا تھا جب کہ پنکی کا چہرہ تمتما اٹھا تھا۔

"ڈیوک......... ڈیوک۔ اس مردود سے آج تک ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا، نقصان ہی ہوا ہے۔" اس نے پاؤں پٹختے ہوئے کہا۔ ڈیلی مرکری کا اسپورٹس رائٹر ڈیوک، لیو ڈیکرٹی کو بعض وجوہ کی بناء پر ناپسند کرتا تھا اور اس نے اپنے کالم کے ذریعے ان وجوہ سے پبلک کو بھی آگاہ کر دیا تھا۔ ان میں ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ایک اور اسپورٹس رائٹر نے الزام لگایا تھا کہ لیو کی بیشتر بلڈاپ فائٹس، مافیا کی سرپرستی میں نورا مقابلے تھے۔ پنکی نے اس سلسلے میں اس اسپورٹس رائٹر پر کیس نہیں کیا تھا، حالانکہ اسے کرنا چاہئے تھا۔ ڈیوک کے

نزدیک یہ اس اسپورٹس رائٹر کے الزام درست ہونے کا ثبوت تھا۔ بس اسی دن سے وہ لیوڈیکرٹی کے پیچھے پڑ گیا تھا۔

"لیو' آخر تمہیں پریشانی کیا ہے؟" پنکی نے پھر کوشش کی۔ "کنساس سٹی والا معاملہ محض اتفاق تھا اور تم کون سا ناک آؤٹ ہو گئے تھے۔ پندرہ ہزار ڈالر کی بات ہے اور پھر جمی کارڈو تمہاری ٹکر کا باکسر نہیں ہے۔ بولو' کیا کہتے ہو؟"

"ناں" ڈیکرٹی کا جواب اب بھی وہی تھا۔

"خدا کے لئے۔" پنکی کراہا۔ "کیا تم اس کے سوا کچھ نہیں کر سکتے کہ میرے سر پر کھڑے ہو کر ناں' ناں کرتے رہو؟"

"ناں" ڈیکرٹی نے کہا پھر وہ پلٹا اور آفس سے باہر نکل گیا۔

"یہ ہے کسی کم ظرف کو چمپئن بنانے کا صلہ ہے۔" پنکی نے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا "اب اس کی نظر میں پندرہ ہزار ڈالر کی کوئی وقعت نہیں ہے۔" پھر وہ بھی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اب سلیمان آفس میں تنہا تھا۔ وہ لیو کے بارے میں سوچ کر حیران ہو رہا تھا۔ لیو نے سائیکلون رابرٹ سے ٹائٹل چھینا تھا۔ اس فائٹ میں اسے ایک لاکھ ڈالر ملے تھے۔ اس کے بعد صرف ایک بار اس نے اپنے ٹائٹل کا دفاع کیا تھا اور اسپائڈر کو تیسرے راؤنڈ میں ناک آؤٹ کیا تھا۔ اس مقابلے میں اسے ڈیڑھ لاکھ ڈالر ملے تھے' اور اب وہ پندرہ ہزار ڈالر کو خاطر ہی میں نہیں لا رہا تھا۔ دوسری طرف وہ خود تھا.......... وہ یعنی سلیمان یوسف جسے دو مہینے میں ایک بھی بکنگ نہیں ملی تھی۔ اس کی جیب میں صرف دس ڈالر تھے اور سامنے تاریک مستقبل! لیکن اس نے ذہانت سے کام لے کر مسٹر مین کو بلی بیکر کے سلسلے میں رضامند کر لیا تھا۔ چار سو ڈالر' ہوہ! پنکی نے زہرخند کہا تھا۔ لیکن سلیمان جانتا تھا کہ وہ اس کے لئے بہت بڑی رقم ہے۔ اب وہ کم از کم حنا کو ڈنر پر لے جا سکے گا.......... نہ صرف یہ بلکہ ڈنر کا بل بھی ادا کر سکے گا۔

☆-------------☆-------☆

صورت حال میں تبدیلی کا آغاز گزشتہ شام ہوا تھا۔ چھ بج چکے تھے اور وہ دفتر میں

تنہا بیٹھا اس کال کا انتظار کر رہا تھا' جو اس کے تمام خوابوں کو حقیقت بنا سکتی تھی' جو سلیمان یوسف کے نام کو راتوں رات شہرت کے آسمان کا سب سے درخشندہ ستارہ بنا سکتی تھی۔ حنا کے باپ علی رشید کا منہ بند کر سکتی تھی' جو ہمیشہ اپنی بیٹی سے کہتا تھا۔ "اتنے بڑے شہر میں تمہیں اس لفنگے کے سوا کوئی نظر نہیں آتا۔ بکنگ ایجنٹ۔ اونہہ.......... وہ تمہیں باہر لے کر جاتا ہے تو بل تمہیں ادا کرنا ہوتا ہے.......... بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ تم اسے باہر لے کر جاتی ہو۔"

سلیمان اپنے آٹھ بہن بھائیوں میں چھٹے نمبر پر تھا۔ اس کا باپ فرکوٹ کی کٹنگ کا ماہر تھا اور اس کی آمدنی معقول تھی۔ تینوں بہنوں کی شادی ہو چکی تھی اور چاروں بھائی کسی نہ کسی معزز پیشے سے وابستہ ہو چکے تھے۔ سلیمان کو پیشے کے معزز ہونے نہ ہونے سے کوئی غرض نہیں تھی۔ وہ تو بگ شاٹ بننا چاہتا تھا اور بس! وہ چاہتا تھا' اخباروں میں اس کا نام چھپے۔ خاصے عرصے کے بعد اس کے باپ نے تسلیم کر لیا تھا کہ اس کا یہ بیٹا صرف اور صرف لفنگا بن سکے گا۔ "اس کے پاس سوائے باتوں کے کچھ نہیں ہے۔" ایک دن اس نے آزردہ ہو کر کہا تھا۔ "باتیں' باتیں' خالی باتیں.......... ان سے یہ فائدہ ضرور ہو گا کہ کسی دن جب وہ آوارہ گردی کے الزام میں پکڑا جائے گا تو اپنی باتوں سے پولیس افسر کو بھی پٹا لے گا۔ اس کے سوا وہ کچھ نہیں کر سکتا۔"

یہ حقیقت تھی کہ سلیمان بچپن ہی سے فن گفتگو کا ماہر تھا۔ دوسروں کو شیشے میں اتارنے یا پٹانے کا ہنر جانتا تھا۔ اسکول میں وہ اس ہنر کی وجہ سے مانیٹر بن گیا۔ کاپیوں اور پنسلوں کی تقسیم اس کی ذمے داری تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے کبھی کسی چیز کے لئے ماں باپ سے رقم طلب نہیں کی۔ وہ پڑھائی سے جی چراتا لیکن ٹیچرز کے دل موہ لیتا اور پاس ہو جاتا۔ اسکول سے فارغ ہونے کے بعد اسی ہنر کی بدولت اسے فرینک اینڈ شل مین میں آفس بوائے کی حیثیت سے ملازمت مل گئی۔ فرینک اینڈ شل مین براڈوے کے سب سے بڑے ٹیلنٹ ایجنٹ تھے۔ اس نے ان کے ساتھ دو سال کام کیا اور ترقی کی۔ دو برس کے اس عرصے میں وہ اس کاروبار کے سب نشیب و فراز سمجھ گیا۔ پھر اس نے فرینک اینڈ شل مین کے کچھ موکل توڑے اور پنکی اور پیٹرک کے دفتر میں اپنا کاروبار جما لیا لیکن تھیٹریکل

کاموں کی اہمیت بالکل ختم ہو رہی تھی۔ فلموں نے سب کچھ پیٹ کے رکھ دیا تھا۔ چنانچہ اس کے سب خواب ادھورے رہ گئے۔ چار سال کے دوران وہ کوئی خاص کارنامہ انجام نہ دے سکا۔ وہ نہ صرف چھوٹی مچھلی ہی رہا........... بلکہ ایسی مچھلی' جو تیزی سے خشک ہوتے ہوئے تالاب میں سانس لے رہی ہو۔

گزشتہ شام تک صورت حال بہت ابتر ہو چکی تھی۔ اب تو کھانے کے بھی لالے پڑ گئے تھے۔ حنا بھی اس کے حصے کے بل ادا کرتے کرتے عاجز آ چکی تھی۔ سلیمان جانتا تھا کہ بات اب بھی بن سکتی ہے بشرطیکہ وہ کسی اسٹیج اسٹار' پاپ سنگر یا ہیوی ویٹ چیمپئن کا منیجر بن جائے لیکن رجائیت پسند سلیمان یہ بھی جانتا تھا کہ کسی کامیاب فنکار کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس جیسے گم نام شخص کو اپنا منیجر بنائے۔ تاہم اسے یقین تھا کہ اس کی گمنامی کے دن ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ بددیانتی کے اس دور میں دولت اور شہرت کمانا کچھ مشکل نہیں تھا لیکن سلیمان یوسف کے کچھ اپنے معیار تھے' جن سے وہ گرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس کا ایک سبب حنا تھی' جو بددیانتی کو سخت ناپسند کرتی تھی اور ہمیشہ دیانت داری کی تلقین کرتی تھی۔ سلیمان کی تنگ دستی کے باوجود اس نے ابھی تک سلیمان کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا اور اس کی صرف ایک ہی وجہ تھی........... سلیمان کی دیانت داری!

اس وقت سلیمان کی جیب میں صرف بیس ڈالر پڑے تھے اور آمدنی کا دور دور تک کوئی امکان نہیں تھا۔ اب' اس عمر میں ماں باپ کے سامنے ہاتھ پھیلانے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا' لیکن وہ ناامید بھی نہیں تھا۔ اچانک کاریڈور میں قدموں کی آہٹ ابھری۔ اس نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا لیکن آنے والا اس کے دفتر سے آگے بڑھ گیا تھا۔ پھر آہٹ معدوم ہو گئی اور دوبارہ سنائی دی تو وہ واپسی کے قدموں کی آہٹ تھی' اس بار یہ آہٹ دفتر کے دروازے کے سامنے تھم گئی تھی۔ شیشے کے دروازے کے پاس سلیمان کو ایک سایہ سا نظر آیا۔ وہ جو کوئی بھی تھا' پستہ قامت تھا۔ اس کا قد پانچ فٹ تین انچ سے زیادہ نہیں ہو سکتا تھا۔ انداز میں ہچکچاہٹ تھی۔ پھر اس نے دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔

اس کے چہرے پر چوٹوں کے کئی نشان تھے' ناک بیٹھی ہوئی تھی' آنکھیں چمک دار

تھیں اور سرانڈے کی طرح چکنا۔ اس نے منہ کھولا تو پتہ چلا کہ سامنے کے دو دانت بھی ندارد تھے۔ سلیمان کے لئے اس چہرے میں کوئی خاص بات نہیں تھی۔ ایسے درجنوں چہرے تو وہ دن بھر میں کئی بار دیکھتا تھا' جن پر ناکامی تحریر ہوتی تھی۔ ظاہری شکل و صورت سے وہ کوئی بہت پٹا ہوا باکسر معلوم ہو رہا تھا۔ وہ شاید پنکی یا پیٹرک سے کچھ امداد لینے کے لئے آیا تھا۔ سلیمان اس وقت خیرات کے موڈ میں نہیں تھا' ویسے بھی یہ اس کا شعبہ نہیں تھا۔ چنانچہ اس نے مناسب سمجھا کہ نووارد کو مزید بے تکلف ہونے سے پہلے ہی ٹرخا دے۔ "وہ لوگ جا چکے ہیں۔" اس نے کہا۔

خلاف توقع وہ چہرہ اوجھل نہیں ہوا بلکہ سلیمان کا جملہ اس کے لئے حوصلہ افزا ثابت ہوا۔ کم از کم نووارد کا ردعمل یہی بتاتا تھا' کیونکہ دروازہ چوپٹ کھل گیا۔ اب نووارد کا جسم سامنے آیا' گٹھا ہوا جسم' وہ ایک بے حد گھسے ہوئے ملگجے سوٹ میں ملبوس تھا۔ جوتوں سے پنجے جھانک رہے تھے۔ "کیا میں مسٹر سلیمان یوسف سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کر رہا ہوں؟" نووارد نے کہا۔

اب تک کسی نے سلیمان سے گفتگو کو اعزاز تصور نہیں کیا تھا۔ چنانچہ سلیمان کا سینہ فخر کے احساس سے پھول گیا۔ "جی ہاں........... جی ہاں۔" اس نے بے حد خوش ہو کر کہا' لیکن پھر اسے نووارد کی حالت نے بری طرح دہلا دیا۔ "لیکن مجھ سے کچھ امید نہ رکھنا۔" اس نے جلدی سے اضافہ کیا۔ "آج میں بھی کچھ ٹائٹ ہوں۔"

نووارد اندر آیا اور اس نے سلیمان کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ وہ ہاتھ بھی ٹوٹا پھوٹا تھا۔ "آپ سے ملنا میرے لئے باعث فخر ہے مسٹر سلیمان۔" اس نے کہا۔ "میں آپ کے پاس کام کے سلسلے میں آیا ہوں۔ میں بلی بیکر ہوں' سابق لائٹ ویٹ چیمپئن۔ آپ نے میرا نام یقیناً سنا ہو گا۔"

سلیمان نے فوراً مدافعانہ انداز اختیار کیا۔ "میں فائٹرز کو ہینڈل نہیں کرتا۔ پنکی اور پیٹرک جا چکے ہیں' تم کل آنا۔"

"آپ فکر نہ کریں۔ میں ریٹائرڈ ہو چکا ہوں۔ گزشتہ بیس سال میں میں نے مٹلڈا سے مقابلے کے سوا کبھی دستانے نہیں پہنے۔ میں برطانیہ کا لائٹ ویٹ چیمپئن رہا ہوں۔

ریکارڈ بکس میں بھی آپ کو میرا نام ملے گا۔ ۱۲۹ فائٹس، ۱۱۲ فتوحات، ۹۷ ناک آوٹ اور میں زندگی میں صرف دو بار ناک آوٹ ہوا ہوں۔"

"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ لیکن میرے پاس وقت نہیں ہے۔ میں آفس بند کر رہا ہوں۔" سلیمان نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے کاغذات سمیٹنے لگا۔

لیکن بلی بیکر پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ "میں آپ کے پاس اپنے سلسلے میں نہیں آیا ہوں۔" اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ "میں ایکٹ کے سلسلے میں آیا ہوں۔ آپ ایکٹ بک کرتے ہیں نا؟"

"ایکٹ؟" سلیمان کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک لہرا گئی۔

"جی ہاں.......... میرا اور مٹلڈا کا ایکٹ۔ ابھی ہم روبن برادرز سرکس سے فارغ ہوئے ہیں۔ وہاں ہمارا آئٹم فیچر تھا۔"

"اوہ!" سلیمان نے کاغذات پر سے ہاتھ ہٹا لئے۔ "تو تمہارا کوئی ایکٹ بھی ہے؟"

اب بھی وہ زیادہ متاثر نہیں تھا۔ دنیا میں شوبازوں کی کوئی کمی نہیں تھی.......... البتہ انہیں کہیں کھپانا اصل کام تھا۔ تاہم وہ متجسس تھا۔ اس نے سوچا، ممکن ہے کوئی زور دار ایکٹ ہو۔ رابن برادرز سرکس کوئی معمولی سرکس نہیں تھا۔ "یہ ایکٹ کس قسم کا ہے اور مٹلڈا کون ہے؟" اس نے پوچھا۔

"مٹلڈا میرا کنگارو ہے۔ باکسنگ کنگارو۔ مٹلڈا کا تعلق آسٹریلیا سے ہے۔"

سلیمان کو پھر ایک جھٹکا لگا۔ "کنگارو.......... تمہارا مطلب ہے، وہ کوئی جانور ہے۔ جیسے.........." اچانک اسے یاد آیا کہ ایک زمانے میں کنگارو کے ایکٹ بہت کامیاب ثابت ہوئے تھے لیکن اب وہ زمانہ لد گیا تھا۔ بہرحال، وہ کنگارو کے متعلق کچھ نہیں جانتا تھا۔

"اوہ.......... لیکن آج کل جانوروں کے ایکٹ نہیں چلتے۔" اس نے کہا۔ "جانوروں کی دیکھ بھال اور کھانا پینا بہت مہنگا پڑتا ہے۔ میرے پاس جانوروں کے بہت ایکٹ ہیں لیکن اب لوگ ان میں دلچسپی نہیں لیتے۔ اسی لئے تو ایک ایک کر کے سرکس بند ہوتے جا رہے ہیں۔ رابن برادرز سرکس بھی بند ہو چکا ہے۔"

بیکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ "جی ہاں جناب! میں جانتا ہوں۔" اس نے کہا۔ "لیکن مٹلڈا

مختلف ہے۔ دنیا میں اس جیسا کوئی نہیں ہے۔ وہ کوئی معمولی باکسنگ کنگارو نہیں ہے۔" وہ بولا۔ "وہ مجھے ان دنوں کی یاد دلاتا ہے، جب میں چیمپئن ہوتا تھا، بلکہ وہ اس سے بہتر ہے۔ وہ ہاتھوں کو استعمال کرنا جانتا ہے۔"

"جانتا ہے! تو کیا مٹلڈا مادہ نہیں ہے؟"

"نہیں جناب! مادہ کنگارو باکسنگ میں دلچسپی نہیں لیتی اور جناب، میرا مٹلڈا جب دونوں پیروں پر کھڑا ہوتا ہے تو اس کا پانچ فٹ گیارہ انچ کا قد اسے کسی باکسر کی شخصیت عطا کرتا ہے۔" بلی بیکر نے کہا۔ "وہ آٹھ ماہ کا تھا کہ اپنی ماں سے بچھڑ گیا۔ میں ان دنوں آسٹریلیا ہی میں تھا۔ میں نے اسے ایک پاؤنڈ میں ایک شخص سے خریدا تھا۔"

سلیمان بری طرح الجھ گیا۔ وہ نہ آسٹریلیا کے متعلق کچھ جانتا تھا اور نہ اس نے کبھی کوئی کنگارو دیکھا تھا۔ لیکن اس کی دلچسپی اور تجسس بڑھتا جا رہا تھا۔

"یہ برسوں پہلے کی بات ہے۔" بلی بیکر نے سلسلہ کلام جاری رکھا۔ "ان دنوں میں جوان تھا اور ایلس ٹن سرکس میں کام کرتا تھا۔ میں نے مٹلڈا کو اس ایکٹ کے لئے باکسنگ کی باقاعدہ تربیت دی ہے۔"

"باقاعدہ تربیت؟" سلیمان نے حیرت سے دریافت کیا۔

"جی ہاں۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ کنگارو فطری باکسر ہوتے ہیں۔ وہ پچھلے پیروں پر کھڑے ہو کر اگلے پیروں سے ایک دوسرے پر گھونسے برساتے ہیں۔ یہ ان کا معمول ہے۔ اس طرح وہ یہ طے کرتے ہیں کہ باس کون ہے۔ اگر آپ انہیں جنگل میں لڑتے دیکھیں تو یہیں سمجھیں گے کہ باکسنگ کا کوئی مقابلہ دیکھ رہے ہیں۔ اگر کوئی انہیں خود سے مانوس کر لے اور ان کے اگلے پیروں پر دستانے چڑھا دئے جائیں تو سمجھ لیں کہ ایک بہترین ایکٹ مل گیا۔ برسوں پہلے، جب میں نے مٹلڈا کو پہلی بار دستانے پہنائے تو مجھے فوراً ہی اندازہ ہو گیا کہ وہ عام کنگارو سے بالکل مختلف ہے۔"

سلیمان کا تجسس اور بھڑک گیا۔ "مختلف ہے۔ اس سے کیا مراد ہے تمہاری؟"

بلی بیکر کی آنکھیں چمکنے لگیں، جیسے اسے وہ دن یاد آ گئے ہوں۔ "مٹلڈا پیدائشی باکسر ثابت ہوا۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اسے باکسنگ سے دلچسپی ہے، وہ شوقین ہے۔"

"شوقین؟" سلیمان نے استعجابیہ لہجے میں دہرایا۔

"جی ہاں۔" بلی بیکر اٹھ کھڑا ہوا۔ "میں نے بتایا نا کہ کنگارو فطری باکسر ہوتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے پر رائٹ اور لیفٹ اس وقت تک برساتے ہیں' جب تک ان میں سے کوئی ایک گر نہیں جاتا۔" اس نے عملی مظاہرہ کر کے دکھایا۔ "یا پھر وہ پچھلی ٹانگیں استعمال کرتے ہیں لیکن مٹلڈا ایسا نہیں کرتا۔ اسے باکسنگ میں لطف آتا ہے۔ جب میں نے پہلی بار اسے دستانے پہنائے تو اس نے عام کنگارو کی طرح ہاتھ جھلانے نہیں شروع کر دیئے۔ وہ دم کے زور پر پیچھے ہٹا۔ اس کا لیفٹ آگے آیا' میں آگے بڑھا اور.......... پہلے تو میں سمجھا کہ یہ محض اتفاق ہے لیکن دوبارہ بھی یہی ہوا کہ اس کا لیفٹ آگے تھا اور رائٹ تھوتھنی کے سامنے۔ میں آگے بڑھا اور اگلے ہی لمحے زیپ!"

"زیپ! یہ کیا ہوتا ہے؟" سلیمان نے پوچھا۔

"رائٹ کو زیپ کہتے ہیں۔" بلی بیکر نے کہا۔ "خیر' جب مجھے ہوش آیا تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ مٹلڈا ایک غیر معمولی کنگارو ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ وہ جینئس ثابت ہوا۔"

"تم کہنا چاہتے ہو کہ واقعی وہ ایک باکسر کی طرح لڑتا ہے" سلیمان نے حیرت پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"وہ پیدائشی باکسر ہے۔ از خود ان باتوں پر عمل کرتا تھا' جو کتابوں میں لکھی ہیں۔ لیفٹ آگے بڑھا ہوا اور رائٹ تھوتھنی کے آگے' پھر میں نے اس پر حملہ کیا۔ اس کی ٹھوڑی سینے سے جا لگی اور اس نے دونوں ہاتھوں سے سر کو کور کر لیا۔ مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ پیدائشی باکسر ہے۔ بس پھر میں نے اسے وہ سب کچھ سکھا دیا جو میں جانتا تھا۔"

"سکھایا کیا ہو گا؟ تم خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ وہ پیدائشی باکسر ہے۔" سلیمان نے اعتراض کیا۔

"یقیناً ہے.......... لیکن رہنمائی بھی تو ضروری ہوتی ہے۔ اس کا لیفٹ جیب فطری تھا لیکن میں نے اسے ہک اور اپر کٹ کرنا سکھایا۔ وہ مسلسل جیب کرنا نہیں جانتا تھا۔ میں نے اسے اس کی تربیت دی۔ میں نے اسے دفاع کی تربیت بھی دی۔ اسے پینترے بدلنا'

جھکائیاں دینا سکھایا۔ لپٹنا اور اس دوران خود کو بچانا سکھایا۔ میری محنت اپنی جگہ لیکن اس نے بہت جلدی سب کچھ سیکھ لیا' تب مجھے اندازہ ہوا کہ وہ اس دوران میں بہت خوش رہتا ہے۔ میں نے اسے سب گر سکھائے' یہ سوچ کر کہ یہ ایکٹ میری تقدیر بدل دے گا۔ مجھے لپٹنے کے دوران اس کے پچھلے پیروں کے سلسلے میں بھی کوئی مشکل پیش نہ آئی۔"

"پچھلے پیروں کے سلسلے میں؟ لپٹنے کے دوران؟" سلیمان کے لہجے میں حیرت تھی۔ "کیا مطلب؟"

"جی ہاں.......... کنگارو جب لڑتے لڑتے عاجز آ جاتے ہیں تو اگلے پیر دوسرے کی گردن میں ڈال کر دم کے زور پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پچھلے پیروں سے حریف کو لہولہان کر دیتے ہیں۔ ان کے ناخن بہت تیز ہوتے ہیں۔"

"خدا کی پناہ!" سلیمان کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ "گویا یہ ان کی فطرت ہے۔ پھر تم نے اس پر کیسے قابو پایا؟"

"مجھے تو کچھ بھی نہیں کرنا پڑا۔ میں نے کہا نا' وہ اپنے ہم نسلوں سے مختلف ہے۔ میں نے اسے صرف باکسنگ کے اصول و ضوابط سے روشناس کرایا ہے۔ اب وہ ان کے مطابق لڑنا پسند کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مٹلڈا کا خمیر محبت سے اٹھا ہے۔ گھنٹی سننے کے بعد رِنگ میں وہ محض ایک باکسر ہوتا ہے۔ مقابلے کے بعد وہ اپنے حریف کا بوسہ بھی لیتا ہے لیکن حریف زوردار ثابت ہو تو مٹلڈا اپنی وضع کردہ کچھ تراکیب بھی استعمال کرتا ہے' لیکن ریفری کی نظریں بچا کر.........."

"ایک منٹ میرے بھائی۔" سلیمان بوکھلا گیا۔ "کیسا ریفری! کیسا باکسر! تمہارا مطلب ہے' وہ سچ مچ لوگوں سے مقابلہ کرتا ہے؟"

"جی ہاں' میں یہی تو بتا رہا ہوں۔ باکسنگ کنگارو کا اتنا اچھا ایکٹ آپ نے کبھی نہیں دیکھا ہو گا۔ میں دو دو منٹ کے تین راؤنڈ اس سے لڑتا ہوں اور اس دوران کامیڈی بھی کرتا ہوں۔ رِنگ ماسٹر تماشائیوں کو چیلنج کرتا ہے کہ کوئی مٹلڈا کے سامنے تین منٹ ٹھہر گیا تو اسے پچاس ڈالر انعام ملے گا۔"

"اور اگر کوئی تماشائی چیلنج قبول نہ کرے تو؟"

"تو ہمارے اپنے آدمی رِنگ میں اترتے ہیں۔ کسی کو کیا معلوم کہ کیا چکر ہے۔"

"اوہ........ اور اگر کوئی تماشائی رِنگ میں اتر آئے اور پچاس ڈالر جیت لے تو؟"

"تو اسے رقم ادا کر دی جاتی ہے' لیکن آج تک ایسا نہیں ہوا۔ مٹلڈا اپنے حریف کو زیپ کر دیتا ہے۔"

سلیمان نے منہ بنایا۔ یہ تمام چکر بازیاں وہ بہت اچھی طرح جانتا تھا۔

بیکر نے بھانپ لیا۔ اس نے جلدی سے کہا۔ "ایک عام آدمی کے مقابلے میں مٹلڈا باکسنگ کا ماہر ہے۔ میں آپ کو اس کے فن کا مظاہرہ دکھا سکتا ہوں تاکہ آپ ہمارا ایکٹ بک........"

"دیکھو........ بکنگ کے سلسلے میں فی الحال کچھ نہیں کہہ سکتا۔" سلیمان نے کہا۔ سچ تو یہ ہے کہ اسے بیکر کی باتوں پر یقین بھی نہیں تھا۔ "تم نیویارک کب آئے مسٹر بیکر؟"

"دو ہفتے ہو گئے ہیں۔ میں نے مٹلڈا کو 10 ایونیو پر واقع ایک اصطبل میں رکھا ہے لیکن میں ابھی تک کرایہ ادا نہیں کر سکا ہوں۔ سچ بتاؤں........ میں نے دو دن سے کچھ نہیں کھایا۔ میں نے اپنے آخری ڈالر سے مٹلڈا کے لئے گاجریں اور کیلے خریدے تھے۔ وہ کیلے اور چاکلیٹ بہت شوق سے کھاتا ہے۔ مسٹر سلیمان! آپ نے کبھی اس جانور کے تاثرات دیکھے ہیں جو آپ سے محبت کرتا ہے اور بھوکا ہے........ اور منتظر ہے کہ آپ اس کا پیٹ بھریں۔ میرے خدا' اسے دیکھ کر جی چاہتا ہے کہ زمین پھٹے اور میں اس میں سما جاؤں۔ وہ بے چارہ کچھ نہیں جانتا' سوائے اس کے کہ وہ بھوکا ہے اور اس کا آقا اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دے رہا ہے۔ اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کے ساتھ یہ سب کیوں ہو رہا ہے۔ اس نے کیا خطا کی ہے۔ وہ کام دھندے کے تصور سے نابلد ہے۔ کیونکہ جنگل میں ڈالر نہیں چلتے۔ خدا کی نعمتیں مفت ملتی ہیں۔" بیکر کی آواز بھرا گئی۔ "مسٹر سلیمان! میری التجا ہے کہ ہمیں کوئی کام دلا دو۔ ہماری ضروریات بھی زیادہ نہیں ہیں۔ پلیز!"

سلیمان کی توقعات پوری نہیں ہوئیں۔ بیکر نے قرض یا امداد کا سوال نہیں کیا تھا۔

وہ نڈھال ہو کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب وہ خاموش تھا۔

"مٹلڈا کہاں ہے؟" سلیمان نے پوچھا۔

"ریانز اصطبل' 781' 10 ایونیو۔ میں بھی وہیں سوتا ہوں۔ میں آپ کو وہیں ملوں گا جناب۔"

"دیکھو بیکر' میں وعدہ نہیں کرتا۔ کاروبار ان دنوں مندا ہے۔ تاہم میں پوری کوشش کروں گا کہ تمہارے لئے کچھ کر سکوں۔" سلیمان نے کہا۔ پھر اس نے جیب سے دس ڈالر کا ایک نوٹ نکال کر بیکر کی طرف بڑھایا۔ "یہ رکھ لو۔ خود بھی کھانا کھاؤ اور کنگارو کو بھی کچھ کھلاؤ۔" اب وہ خود بھی حیران تھا کہ اس نے بیس ڈالر میں سے دس بلاوجہ کیوں گنوا دیئے' جب کہ بیکر نے اس سے کچھ مانگا بھی نہیں تھا۔

بیکر نے نوٹ لے کر شکریہ ادا کیا۔ "مسٹر سلیمان! یہ رقم جب بھی مجھے موقع ملا' میں ضرور واپس کروں گا۔ یقین کیجئے' آپ نقصان میں نہیں رہیں گے۔ ہمارا ایکٹ بے حد کامیاب ثابت ہو گا۔" اس نے کہا' پھر اٹھ کر دروازے کی طرف چل دیا۔ سلیمان بیٹھا اپنی حماقت پر غور کرتا رہا اب اس کے پاس صرف دس ڈالر تھے اور امید تھی........ اور مستقبل........ تاریک مستقبل! لیکن بیکر نے جب جانور کے تاثرات کا تذکرہ کیا تھا تو اس کے دل کو چھو لیا تھا۔ اس کا دل گداز ہو گیا تھا اور ایسا کم ہی ہوتا تھا۔

لیکن یہ تو کل کی بات تھی' مسٹر میسن کی کال آنے سے پہلے کی اور اب اسے بکنگ مل چکی تھی۔

☆------------☆------------☆

دو روز بعد ٹیکسی میں ریانز اصطبل کی طرف جاتے ہوئے سلیمان خوش تھا کہ اس کی دس ڈالر کی سرمایہ کاری سود مند ثابت ہوئی ہے۔ حالانکہ وہ سرمایہ کاری ایک گونگے جذبے کی مرہون منت تھی۔ زندگی میں پہلی بار وہ خود کو خوشحال محسوس کر رہا تھا لیکن وہ قدرے بے چین بھی تھا۔ اس نے ایکٹ بک کر دیا تھا اور اخراجات کے نام پر چار سو ڈالر وصول کر لئے تھے لیکن اسے یہ علم نہیں تھا کہ ایکٹ واقعتاً ویسا ہی ہے' جیسا کہ بلی بیکر نے بیان کیا تھا اور جیسا کہ اس نے مسٹر میسن کو بتایا تھا۔ اگر ایکٹ ویسا ہی تھا تو اس کی

چاندی ہو گئی تھی۔ ایکٹ کے عوض دو سو ڈالر فی ہفتہ یقیناً ملتے' اور اگر وہ ہوشیاری کا مظاہرہ کرتا تو سو ڈالر یقیناً اس کی جیب میں آ جاتے۔

رہائز اصطبل پہنچ کر اس نے ٹیکسی والے کو انتظار کرنے کی ہدایت دی اور خود اندر چلا گیا۔ اب وہ گھبرا رہا تھا کہ کہیں یہ بکنگ الٹی گلے نہ پڑ جائے۔ مسٹر ریان اپنے چھوٹے سے دفتر میں موجود تھے۔ ان کے چہرے کا تاثر ہرگز خوشگوار نہیں تھا۔ "وہ کہاں ہیں؟" سلیمان نے چھوٹتے ہی پوچھا۔ "میرا مطلب ہے' کنگارو اور اس کا ساتھی؟"

"مسٹر ریان نے اصطبل کے عقبی حصے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "ان پر میرے اکتالیس ڈالر' پچاس سینٹ واجب الادا ہیں۔"

"پہلے میں دیکھ لوں پھر رقم بھی ادا کر دوں گا۔ آپ بے فکر رہیں۔" سلیمان نے اسے دلاسا دیا۔

"رقم وصول کئے بغیر میں انہیں یہاں سے قدم باہر نہیں رکھنے دوں گا۔"

سلیمان نے سر کو جنبش دی اور اصطبل کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اسے بلی بیکر نظر آیا' جو گھاس کے ڈھیر پر لیٹا ایک تنکا چباتے ہوئے چھت کو تک رہا تھا۔ اس کے قریب ہی سرمئی کھال والا ایک جانور نیم دراز تھا۔ روشنی اتنی کم تھی کہ سلیمان اس کے جثے کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں لگا سکا۔

سلیمان نے اسٹال میں جھانکا۔ بیکر کی نظر اس پر پڑی اور وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ مسٹر سلیمان! آپ یقیناً ہماری لئے خوش خبری لائے ہیں۔"

"ہے تو کچھ ایسا ہی۔" سلیمان نے محتاط انداز میں کہا۔ "لیکن پہلے مجھے تمہارے دعووں کی تصدیق کرنی ہو گی۔" اب اس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہوتی جا رہی تھیں۔ سرمئی کھال کے اس ڈھیر کو دیکھ کر اس کا دل ڈوبنے لگا۔ وہ جانور تو محض ایک بے ضرر سی بھیڑ معلوم ہو رہا تھا۔ سلیمان اس کنگارو کو دیکھ کر بے حد مایوس ہوا تھا۔

بلی بیکر اس کے تاثرات سے قطعی بے خبر تھا۔ اس نے مٹلڈا کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ "مٹلڈا! یہ مسٹر سلیمان یوسف ہیں۔ انہوں نے ہمیں کام دلایا ہے۔ اٹھو اور انہیں کس کرو۔"

گھاس کا ڈھیر ہلا اور سلیمان دہل گیا۔ اسے پہلی بار اندازہ ہوا کہ مٹلڈا کے وجود کا بیشتر حصہ گھاس میں دبا ہوا تھا۔ مٹلڈا اٹھا' پہلی نظر میں وہ سلیمان کو دیو قامت ہونے کا احساس دلا گیا۔ اس کا قد چھ فٹ سے کم نہیں تھا۔ سلیمان خود اوسط قد و قامت کا نوجوان تھا۔ وہ اور بلی بیکر' مٹلڈا کے سامنے بونے محسوس ہو رہے تھے۔ مٹلڈا پچھلے پیروں پر کھڑا تھا۔ اس کی دم کسی بہت موٹے پائپ سے مشابہ تھی اور کان گدھے جیسے تھے۔ سلیمان کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی اس نے سلیمان کی طرف جست لگائی اور اپنی مضبوط بانہیں اس کی گردن میں ڈال کر ایک طویل بوسہ رسید کیا' جس نے اس کے تمام چہرے کو گیلا کر کے رکھ دیا۔ سلیمان بری طرح بدکا۔

"ہاں.......... بدبودار ہے۔" بیکر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ "یہ تو کچھ بھی نہیں۔ جب یہ ہیجان میں مبتلا ہوتا ہے تو اسے پسینہ آتا ہے' اس وقت اس کی بدبو.......... خیر' آپ عادی ہو جائیں گے۔"

سلیمان' کنگارو کی آہنی آغوش سے نکلنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا اور کنگارو اس کے چہرے کو چاٹے جا رہا تھا۔ بالآخر سلیمان چلایا۔ "خدا کے لئے اسے دور ہٹاؤ مجھ سے؟"

"ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ یہ آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔" بیکر نے اسے تسلی دی۔ "یہ تو سراپا محبت ہے۔ چلو مٹلڈا' ذرا ڈیڈی سے لپٹ کر دکھاؤ۔" اس نے مٹلڈا کو چمکارا۔

مٹلڈا نے بڑی سعادت مندی سے سلیمان کو اپنی بانہوں سے آزاد کیا اور بیکر سے جا لپٹا۔ سلیمان نے اپنا منہ پونچھتے ہوئے کہا۔ "خدایا! یہ تو پورا دیو ہے۔ اور باکسنگ؟"

"میں نے تمہیں میسن کارنیوال میں بک کر دیا ہے۔ وہ اس وقت الاباما میں ہے۔ اخراجات کی رقم پہنچ گئی ہے۔ کاش اس کی کارکردگی بھی ویسی ہی ہو' جیسی تم نے بتائی تھی۔ میرے خدا!" اس کا جسم لرز کر رہ گیا۔ "میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ اتنا جسیم ہو گا۔" پھر وہ سوچ میں پڑ گیا۔ اب اسے کارکردگی دیکھنا تھی۔ "کیا خیال ہے' ڈین جمنازیم چلیں ٹیکسی باہر موجود ہے۔" اس نے بیکر سے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں ذرا سامان اکٹھا کر لوں۔" بیکر نے جواب دیا۔

پہلی بار سلیمان کو اندازہ ہوا کہ مٹلڈا کے گلے میں پٹا تھا' جس سے ایک زنجیر منسلک تھی۔ بیکر نے دو سوٹ کیس سنبھالے جن میں ایک خاصا بھاری معلوم ہوتا تھا۔ پھر اس نے مٹلڈا کی زنجیر تھامی اور بولا۔ "چلو مٹلڈا!"

"یہ ٹیکسی میں سفر کر سکے گا؟" سلیمان نے پوچھا۔

"بالکل' یہ تو ٹیکسی کا عادی ہے۔ ویسے بھی' جہاں میں وہاں یہ۔"

وہ اسٹال سے نکل آئے۔ مٹلڈا پھدکتا ہوا چل رہا تھا۔ اس میں وہ دم سے بھی مدد لے رہا تھا۔ چاروں ہاتھ پیروں پر چلتے ہوئے وہ بے ضرر سا جانور لگ رہا تھا۔ یہ قافلہ مسٹر ریان کے دفتر کے پاس پہنچا تو مسٹر ریان اچھل کر باہر آئے۔ "میرے ساڑھے اکتالیس ڈالر؟" انہوں نے فریاد کرنے والے انداز میں کہا۔ سلیمان نے فوراً رقم ادا کر دی۔

وہ باہر نکل کر ٹیکسی کی طرف بڑھے تو ڈرائیور چوکنا ہو گیا۔ اس نے حیرت سے مٹلڈا کو دیکھا۔ "یہ کیا بلا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"یہ کنگارو ہے' سدھایا ہوا کنگارو۔" سلیمان نے بتایا۔ "اب تم ہمیں براڈوے لے چلو' ڈین جمنازیم۔"

"نہیں دوست' میں باز آیا۔ تم بس کرایہ ادا کر دو۔"

"میں تمہیں پانچ ڈالر زیادہ دوں گا۔" سلیمان نے سخاوت کا مظاہرہ کیا۔ وہ مٹلڈا کی باکسنگ دیکھنے کے لئے مرا جا رہا تھا۔

ٹیکسی ڈرائیور نے پھر مٹلڈا کو دیکھا' جو خاصا بے ضرر معلوم ہو رہا تھا۔ "ٹھیک ہے........ لیکن تمہیں ٹیکسی میں اس کا سب کیا دھرا بھی صاف کرنا ہو گا۔" اس نے شرط عائد کی۔

"اس کی فکر نہ کرو۔" بیکر نے کہا۔ یہ بہت صاف ستھرا اور خوش اطوار کنگارو ہے۔ چلو مٹلڈا........ گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔"

وہ ٹیکسی میں بیٹھے اور ٹیکسی چل پڑی۔ ڈرائیور بار بار سر جھٹکنے کے ساتھ بڑبڑا بھی رہا تھا۔ مٹلڈا ٹیکسی کے فرش پر بیٹھا تھا۔ اس کی تھوتھنی پر غور و فکر کا تاثر تھا۔

"یہ کیا سوچ رہا ہے؟" سلیمان نے بیکر سے پوچھا۔

"مجھے کیا معلوم۔ کنگارو ویسے بھی موٹے دماغ کا جانور ہوتا ہے' لیکن پانی تلاش کرنے کا ماہر۔ خشک سالی کے دنوں میں اس کی رہنمائی میں کنوئیں کھودے جاتے ہیں اور اس کا اندازہ کبھی غلط نہیں ہوتا۔ اب مٹلڈا ہی کو لو' یہ بے وقوف ہے لیکن دستانے پہننے کے بعد' گھنٹی بجنے کے بعد اسے دیکھو تو حیران رہ جاؤ گے۔ اس وقت اسے معلوم ہوتا ہے کہ اسے کیا کرنا ہے۔" بیکر نے جواب دیا۔ پھر اس نے بڑا سوٹ کیس کھول کر اس میں سے ایک تھیلا برآمد کیا' جس میں گاجریں' چوک بار اور کیلے تھے۔ اس نے ایک کیلا چھیل کر مٹلڈا کی طرف بڑھایا۔ مٹلڈا کی تھوتھنی پر بکھرے ہوئے غور و فکر کے تاثرات معدوم ہو گئے اور ان کی جگہ دلچسپی نے لے لی۔ اس نے اگلے پنجوں سے کیلا تھاما اور اسے کھانے میں مصروف ہو گیا۔

"تو تم اسے یہی کچھ کھلاتے ہو؟" سلیمان نے کہا۔

"یہ گوشت کے سوا ہر چیز کھا لیتا ہے۔ ہر قسم کے پھل' گھاس' روٹی' شہد' جام' چاکلیٹ' کوئی بھی میٹھی چیز ہو۔ روٹی اور شہد کا عاشق ہے یہ۔" بیکر نے بتایا۔ اس اثنا میں مٹلڈا کیلے کو نمٹا چکا تھا۔ اب اس کے حلق سے اُک اُک کی سی آواز نکل رہی تھی۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے؟" سلیمان نے پوچھا۔

"یہ آواز اظہار مسرت اور اظہار تشکر ہے شاید اس کی زبان میں۔" بیکر نے بتایا۔

سلیمان بوکھلاہٹ میں اپنا سر ٹٹول کر رہ گیا۔ ایک پالتو کنگارو کے ساتھ ٹیکسی میں سفر کا اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا لیکن اب وہ ایک باکسنگ کنگارو کا منیجر تھا۔

کچھ ہی دیر بعد ٹیکسی ڈین جمنازیم کے سامنے رک گئی۔ ڈرائیور نے اطمینان کی سانس لی۔ پھر اسے بدبو کا احساس ہوا۔ "اے مسٹر! یہ کیا چکر ہے۔ اس نے کوئی گڑبڑ کی ہے کیا؟" وہ غرایا۔

"ہرگز نہیں' تم خود دیکھ لو۔" سلیمان نے کہا۔ "چلو مٹلڈا' اترو۔" اس نے ڈرائیور کو رقم ادا کی۔ بیکر نے مٹلڈا کی زنجیر سلیمان کو تھماتے ہوئے کہا۔ "لو دیکھو' اب یہ تم سے مانوس ہو گیا ہے۔"

☆-----------☆-----------☆

پروفیسر ڈین سابق لائٹ ہیوی ویٹ چیمپئن تھا اور ان دنوں کی یادگار تھا' جب باکسروں کو معاشرے میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اس کی عمر ساٹھ سے تجاوز کر گئی تھی۔ وہ بے حد شائستہ اور متاثر کن شخصیت کا حامل تھا۔ اس کے جمنازیم میں بھانت بھانت کے لوگ آتے تھے' جو کسی نہ کسی طور باکسنگ سے متعلق ہوتے تھے۔ ان میں باکسر' سابق باکسر' منیجر' ٹرینر اور شرطیں لگانے والے شامل تھے' جو ہر رنگ اور نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں صرف ایک قدر مشترک تھی۔ وہ باکسنگ کے بارے میں سب کچھ جانتے تھے۔ وہ باکسروں کا مشاہدہ کرنے کے عادی تھے اور بہت جلد کسی کمزوری کو بھانپ لینے کی اہلیت رکھتے تھے اور ان کمزوریوں سے مالی فائدہ حاصل کرنے کے چکر میں رہتے تھے۔

جس وقت سلیمان' بیکر اور مٹلڈا کو لے کر جمنازیم پہنچا' وہاں تقریباً چالیس افراد موجود تھے۔ وہ سب مصروف تھے۔ اس وقت رنگ میں دو ہیوی ویٹ باکسر ایک دوسرے پر گھونسے برسانے میں مصروف تھے۔ باقی لوگ تماشا دیکھ رہے تھے۔ ان میں پیٹرک اور اس کے کچھ باکسرز بھی شامل تھے۔

اس عجیب تگڑم کے داخل ہوتے ہی بھانت بھانت کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔
پروفیسر ڈین جلدی سے ان کی طرف لپکا تاکہ ان کی شان نزول دریافت کر سکے۔ اس نے سلیمان کو دیکھ کر برا سا منہ بنایا۔ اسے مخلوط نسل کے مسلمان سخت ناپسند تھے' پھر اس نے مٹلڈا کو دیکھا اور اس کے نتھنے پھڑکنے لگے۔ "میں اس کرم فرمائی کا سبب پوچھ سکتا ہوں؟" اس نے سخت لہجے میں کہا۔

سلیمان نے فوراً لچھے دار گفتگو شروع کر دی۔ "عالی جناب! یہ ایک تربیت یافتہ کنگارو ہے اور باکسنگ جانتا ہے۔ میرا مطلب ہے' یہ باکسنگ ایکٹ میں حصہ لیتا ہے۔ میں سلیمان یوسف ہوں اور میں نے اسے مین کارنیوال کے لئے بک کیا ہے۔ ہم یہاں اس کی صلاحیت پرکھنے کے لئے آئے ہیں۔ ہمیں محض چند منٹ لگیں گے۔ بیکر کے پاس تمام ضروری چیزیں............"

غصے سے پروفیسر کا بدن لرزنے لگا۔ تاہم اس نے نرم لہجے میں کہا۔ "اس بدبودار

مخلوق کو فوراً یہاں سے لے جاؤ۔"

جمنازیم کا ماحول خوشبودار ہرگز نہیں تھا بلکہ خاصا بدبودار تھا' ہر جمنازیم کا ماحول ایسا ہی ہوتا ہے۔ پسینے کی بو' الکحل کی بو' لیکن مٹلڈا کے جسم کی بدبو سب پر حاوی آ گئی تھی۔ ہر شخص ہی اسے محسوس کر رہا تھا۔ دوسری طرف مٹلڈا بے حد خوش نظر آنے لگا تھا۔ شاید جمنازیم کے ماحول نے اس کے دماغ میں موجود خوشگوار یادوں کو متحرک کر دیا تھا۔ وہ اپنے پچھلے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ اس کے نتھنے پھڑک رہے تھے اور آنکھوں میں دلچسپی کی چمک لہرا رہی تھی۔

"پلیز مسٹر ڈین' ہمیں موقع دیں۔" سلیمان نے التجا کی۔ "یہ کوئی معمولی کنگارو نہیں ہے۔ یہ پیشہ ور باکسروں کے انداز میں لڑتا ہے۔ دیکھئے نا' یہ باکسنگ جمنازیم ہے اور میں رقم بھی ادا کروں گا۔ آپ کو بھی لطف آ جائے گا۔ آپ مفت میں اتنا اچھا ایکٹ دیکھ سکیں گے۔"

پروفیسر منہ موڑ کر کھڑا ہو گیا۔ "اگر تم اپنے اس وفد کے ساتھ تیس سیکنڈ کے اندر اندر یہاں سے دفع نہ ہوئے تو باہر پھنکوا دوں گا تمہیں۔ اس میں اگر ہڈی پسلی ٹوٹ گئی تو شکایت نہ کرنا۔"

سلیمان مایوس نظر آنے لگا لیکن پھر ایک غیر متوقع بات ہوئی۔ پیٹرک آگے بڑھا۔
"جونی! اس میں کیا حرج ہے؟" اس نے پروفیسر سے سرگوشی میں کہا۔ "اگر یہ کنگارو واقعی لڑ سکتا ہے تو ہم سب کے لئے یہ منظر کی ایک خوشگوار تبدیلی ہو گی۔ کم از کم میں تو اسے لڑتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

پروفیسر نے اپنا سر کھجایا اور چند لمحے سوچتا رہا۔ پیٹرک اس کا اچھا دوست تھا لیکن ایک گدھے نما جانور کو رنگ میں اترنے کی اجازت دینا ایک الگ بات تھی۔ اس سے جمنازیم کی ساکھ بھی تباہ ہو سکتی تھی۔ پروفیسر سوچتا رہا' پھر بولا۔ "ہاں پیٹر! تمہاری بات دل کو لگتی تو ہے۔"

"سلیمان ٹھیک ٹھاک آدمی ہے۔ ہمارے دفتر ہی میں بیٹھتا ہے اور ایکٹ بک کرتا ہے۔ پلیز جونی! اسے موقع دو۔" پیٹرک نے مزید کہا۔

پروفیسر کچھ دیر سوچتا رہا۔ "ٹھیک ہے۔" بالآخر اس نے کہا۔ "لیکن اسے جلدی سے نمٹاؤ۔ اس کی بدبو دماغ پھاڑے دے رہی ہے۔" پھر وہ رِنگ میں موجود باکسروں کی طرف متوجہ ہوا۔ "بس بھئی' محبت کا یہ کھیل ختم کر دو۔ مجھے رِنگ چاہئے۔" اس نے چیخ کر کہا۔

"آپ مکمل ایکٹ دیکھنا چاہتے ہیں؟" بیکر نے سلیمان سے پوچھا۔

سلیمان نروس تو پہلے ہی تھا' اس پر جمنازیم میں استقبال اور اعصاب شکن ثابت ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے کہا۔ "بس میں اسے باکسنگ کرتے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے' ہم تین منٹ کا ایک راؤنڈ لڑیں گے۔" بیکر نے اپنا کوٹ اتارتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے بڑا سوٹ کیس کھولا اور اس میں سے دو جوڑی دستانے برآمد کئے۔ سوٹ کیس میں ایک وگ' ایک مسخرے کا لباس اور ایک آسٹریلوی پرچم بھی تھا۔ سوٹ کیس میں صرف سلیمان ہی نہیں جھانک رہا تھا...... مٹلڈا بھی قریب آگیا تھا اور اُک اُک کرتے ہوئے ان تمام چیزوں کو سونگھ رہا تھا۔ "دیکھ لو' یہ کتنا خوش ہے۔" بیکر نے مٹلڈا کی طرف اشارہ کیا۔ "جب بھی باکسنگ کا موقع ملتا ہے' اسی طرح خوش ہوتا ہے۔ لو مٹلڈا! کیلا کھاؤ۔" اس نے کیلا چھیل کر مٹلڈا کی طرف بڑھا دیا' پھر وہ سلیمان سے مخاطب ہوا۔ "اسے ہیجانی کیفیت سے دور رکھنے کے لئے کچھ نہ کچھ کھلانا ضروری ہے۔"

مٹلڈا کیلا کھا چکا تو بیکر نے اس کے اگلے پیروں پر دستانے باندھ دیئے۔ پھر اس نے دوسری جوڑی خود پہن لی۔ اس کی مدد کے لئے مجمع میں سے ایک شخص آگے بڑھ آیا تھا۔ سب تیاریاں مکمل ہو گئی تو بیکر نے کنگارو سے کہا۔ "چلو مٹلڈا اندر۔"

مٹلڈا ایک ہی جست میں رسیاں پھلانگ کر رِنگ میں جا پہنچا' حالانکہ رِنگ خاصی بلندی پر تھا۔ کچھ لوگوں کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ مٹلڈا نے ایک جست میں کم از کم چودہ فٹ کا فاصلہ طے کیا تھا۔ مٹلڈا بیٹھا نہیں بلکہ سامنے والے کارنر میں تن کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اگلے دونوں پیر دونوں جانب رسیوں پر تھے۔ نتھنے اور کان پھڑک رہے تھے اور وہ بار ادھر ادھر دیکھ رہا تھا' جیسے کسی حریف کا متلاشی ہو۔

بیکر سیڑھیاں چڑھ کر رِنگ میں داخل ہوا۔ پھر اس نے پکارا۔ "کوئی ہے' جو ریفری

کے فرائض انجام دے؟ مٹلڈا صرف بریک کہنے پر علیحدہ ہو جاتا ہے اور کبھی فاؤل نہیں کرتا۔"

کوئی آگے نہیں آیا تو پیٹرک نے دانت نکالتے ہوئے پروفیسر کو مخاطب کیا۔ "تم ہی جاؤ پروفیسر۔ تم نیویارک کے سب سے اچھے ریفری ہو۔"

"مجھے تو معاف ہی رکھو۔ تم خود کیوں نہیں چلے جاتے۔" پروفیسر نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہمیں ریفری کی ضرورت بھی نہیں۔ میں اور مٹلڈا ایک دوسرے سے خوب واقف ہیں۔ البتہ کسی کو گھڑی تھامنا ہو گی۔ تین منٹ کا راؤنڈ ہو گا۔ او کے۔" بیکر نے اوپر سے پکارا۔

گھنٹی بجی اور بیکر کسی پروفیشنل کے سے باوقار انداز میں اسٹول سے اٹھا اور مخصوص پوز میں آگے بڑھا لیکن مٹلڈا ایک ہی جست میں رِنگ کے وسط میں پہنچ گیا تھا۔ انہوں نے بڑے پیشہ ورانہ انداز میں ایک دوسرے کے دستانے چھوئے' اس کے بعد جو کچھ ہوا' اسے باکسنگ کے خوبصورت ترین مظاہرے کے سوا کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا۔ مٹلڈا کی کارکردگی بیکر کے دعوے سے کچھ بڑھ کر ہی تھی۔ بایاں آگے بڑھا ہوا' دایاں چہرے کے گرد اور ٹھوڑی بائیں کندھے کی طرف جھکی ہوئی لیکن یہ تو محض آغاز تھا۔ مٹلڈا دائیں بائیں جھکائی دے رہا تھا۔ پھرتی سے آگے بڑھ رہا اور پیچھے ہٹ رہا تھا۔ اس کا سر اور جسم ایک ثانئے کے لئے بھی ایک ہی پوزیشن میں نہیں ٹھہرے تھے۔ اس کا بایاں کسی سانپ کی طرح مسلسل متحرک تھا۔ بیکر بہت کامیابی سے اپنا دفاع کر رہا تھا۔

عام حالات میں پہلے منٹ میں بیکر دو تین بار گر کر کامیڈی کرتا تھا لیکن اس بار وہ باکسنگ کے ماہرین کو مٹلڈا کی مہارت دکھانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے عافیت اسی میں جانی کہ خود کو بچاتا رہے۔ مٹلڈا کا وزن ایک سو ساٹھ پونڈ کے لگ بھگ تھا۔ اس کے باوجود اس کی پھرتی قابل دید تھی اور اس کی مسلسل جیبنگ خوف ناک تھی۔ اگر بیکر اس سے لپٹ نہ جاتا تو یقیناً ڈھیر ہو جاتا۔ اس نے کسی ریفری کے سے انداز میں بریک کہا اور مٹلڈا بڑی سعادت مندی سے پیچھے ہٹ گیا۔ اب اس کی تھوتھنی پر بھیڑ جیسی مسکینی کے بجائے

محویت' دلچسپی اور خوشی کا تاثر تھا جو وہاں موجود لوگوں کے لئے شدید حیرت کا باعث تھا۔

اس ڈرامے کا اختتام اس قدر اچانک ہوا کہ کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ سکا۔ ہوا یہ کہ مجمع میں سے کسی نے بلی بیکر کو پہچان لیا۔ "ہائے بلی۔" اس نے پکارا۔ "ہو جائے ایک ہاتھ پرانے دنوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے۔" بلی بیکر کی توجہ ایک لمحے کے لئے اس پکار پر مبذول ہوئی۔ اس نے مُڑنا چاہا لیکن مٹلڈا شاید اسی لمحے کا منتظر تھا۔

کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ وہ لیفٹ تھا اور کچھ کے نزدیک وہ رائٹ تھا۔ کچھ اسے ہک قرار دے رہے تھے' کوئی کہہ رہا تھا کہ وہ کراس تھا اور کسی کا کہنا تھا کہ وہ شاندار اپر کٹ تھا۔ وہ جو کچھ بھی تھا' اسے بجلی سے تشبیہ دی جا سکتی تھی اور وہ بجلی بلی بیکر پر گری تھی۔ بلی بیکر کے پاؤں اکھڑ گئے۔ وہ دھپ سے گرا اور بے ہوش ہو گیا۔

سلیمان نے زور دار قہقہہ لگایا۔ "واہ واہ' اتنا اچھا ایکٹ میں نے پہلے نہیں دیکھا۔" اس نے اعلان کیا۔ اسے احساس بھی نہ ہوا کہ اس کے سوا وہاں کوئی بھی نہیں ہنس رہا تھا۔ پیٹرک کے چہرے پر بے یقینی کا تاثر تھا۔ پروفیسر' بیکر کی طرف بڑھا' اس نے بیکر کا معائنہ کیا اور پھر منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا کر رہ گیا۔

مٹلڈا کسی اچھے باکسر کی طرح اپنے کارنر میں جا کھڑا ہو گیا تھا اور بیکر کے اٹھنے کا منتظر تھا۔ کسی تماشائی نے گنتی شروع کر دی تھی۔ پندرہ.......... سولہ.......... سترہ..........

پھر اچانک بیکر کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ وہ اٹھا لیکن اس کی ٹانگیں بری طرح لرز رہی تھیں اور وہ پوری طرح اپنے حواس میں نہیں تھا۔ اس کے اٹھتے ہی مٹلڈا نے جست لگائی اور اس کے سر پر پہنچ گیا۔ بیکر جبلی طور پر اس سے لپٹ گیا۔ حواس میں نہ ہونے کے باوجود وہ اتنا جانتا تھا کہ اسی میں اس کی بچت ہے۔

سلیمان اب اپنی رانیں پیٹ پیٹ کر ہنس رہا تھا۔ "واہ واہ' مسٹر مین کا جی خوش ہو جائے گا۔ کتنا دلچسپ ایکٹ ہے۔ کم از کم تین سو ڈالر فی ہفتہ معاوضہ ہو گا اس کا۔" اس نے دل میں سوچا لیکن "ایکٹ" ابھی مکمل نہیں ہوا تھا.......... اب اس نے عجیب رخ اختیار کر لیا تھا۔ مٹلڈا نے اپنے ٹرینر کو بانہوں میں جکڑ لیا تھا اور اسے بڑی محبت سے چوم رہا تھا۔ بلکہ چاٹ رہا تھا۔ شاید اس کے بوسے ہی بیکر کو ہوش میں لانے کا سبب بنے۔

اسی وقت کسی نے گھنٹی بجا کر راؤنڈ کے اختتام کا اعلان کیا۔ گھنٹی کی آواز سنتے ہی مٹلڈا پیچھے ہٹ گیا۔ اس بار وہ اسٹول پر بیٹھا تھا۔ بیکر لڑکھڑاتا ہوا نیچے اتر آیا اور سلیمان کی طرف بڑھا۔ "یہ لعنتی دستانے اتار دو۔" اس نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

سلیمان نے اس کے دستانے کھولتے ہوئے کہا۔ "کمال کا ایکٹ ہے۔ تم نے بے مثال اداکاری کا مظاہرہ کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ایکٹ بے حد مقبول ہو گا۔"

بیکر ابھی کچھ سننے اور سمجھنے کے قابل ہی نہیں تھا کہ اس پر احتجاج کرتا۔ "اے' یہاں کسی کے پاس سونگھنے والا پوڈر ہو گا؟" اس نے بمشکل کہا۔

قریب کھڑے ہوئے کسی پروفیشنل نے امونیا کی قلموں کی بوتل کھول کر بیکر کی طرف بڑھا دی۔ بیکر نے تین چار بار اسے سونگھا۔ چند لمحے بعد اس کی آنکھوں کی دھندلاہٹ چھٹ گئی۔ "اس خبیث کی طرف سے ذرا دھیان ہٹا اور اس نے جمایا ہاتھ!" اس نے سہلاتے ہوئے کہا۔ "بہرحال' اسے انعام تو ملنا چاہئے۔ اے مٹلڈا! یہاں آؤ کھیل ختم۔" یہ کہہ کر اس نے تھیلے میں ہاتھ ڈالا اور چاکلیٹ نکال کر مٹلڈا کو تھما دی' جو ایک ہی جست میں رِنگ سے واپس آ گیا تھا۔ مٹلڈا نے بڑی خوشی سے چاکلیٹ لی اور پسر کر بیٹھ گیا۔ اب ایک بار پھر وہ غیر اہم اور بے ضرر معلوم ہونے لگا۔ جمنازیم تبصروں سے گونج رہا تھا۔ "مائی گاڈ! کیا پنچ تھا.......... تم نے جھکائیاں دیکھیں.......... وہ رائٹ دیکھا۔ اس کا ہاتھ چھ انچ سے زیادہ متحرک نہیں ہوا تھا.......... ہرگز نہیں وہ لیفٹ تھا.......... گاڈ! میں اپنے کسی لڑکے کو اس کے ساتھ پریکٹس نہیں کرنے دوں گا۔ یہ مردود الف سے لے یے تک باکسنگ کے سارے گر جانتا ہے.........."

بیکر نے تمام سامان سوٹ کیس میں رکھ دیا تھا اور اب مٹلڈا کی زنجیر تھامے کھڑا تھا۔ پروفیسر اس کی طرف چلا آیا۔ "یہ جانور خطرناک ہے۔" اس نے کہا۔ "میں تم سے کوئی فیس نہیں لوں گا بس ایک مہربانی کرو۔ اسے یہاں سے لے کر چلتے بنو۔ میں یہاں کوئی گڑبڑ نہیں چاہتا۔"

سلیمان وہاں وہ واحد آدمی تھا' جو حقیقت سے ناآشنا تھا۔ وہ تو ایکٹ کی کامیابی پر خوش ہو رہا تھا۔ "جو حکم پروفیسر ڈین' شکریہ! واہ' کیا ایکٹ تھا۔"

باہر جاتے ہوئے پیٹرک نے سلیمان کو روک لیا۔ "تم مجھے اس میں حصے دار بنانا پسند کرو گے؟" اس نے کہا۔

"کیوں مذاق کرتے ہو؟" سلیمان نے جواب دیا۔ "یہ میرا ایکٹ ہے۔ اسے میں نے دریافت کیا ہے۔ اس کے کم از کم چار سو ڈالر فی ہفتہ وصول کروں گا۔"

"ٹھیک ہے۔" پیٹرک نے سر ہلا کر کہا۔ "کاش' میرے پاس کوئی اتنا قابل مڈل ویٹ باکسر ہوتا۔"

یہ محض اتفاق ہے جمنازیم میں کوئی اہم شخصیت موجود نہیں تھی۔ کوئی منیجر' کوئی بڑا باکسر نہ پریس کا کوئی نمائندہ چنانچہ اگلے کئی روز تک اخبار میں باکسنگ کنگارو کے عجوبے کے بارے میں کوئی خبر نہیں چھپی۔ جمنازیم کے حاضرین نے شروع میں تو اسے اہمیت دی لیکن پھر اس تیز ترین رائٹ ہک ناک آؤٹ کو محض اتفاق قرار دے کر بھول گئے۔

☆------------☆------------☆

اس رات بلی بیکر اور مٹلڈا ایک مال بوگی میں الابابا کی طرف سفر کر رہے تھے' جہاں انہیں میسن کارنیوال کے مالک مسٹر میسن سے ملنا تھا۔ سلیمان' حنا علی کے ساتھ ایک مہنگے ریستوران میں بیٹھا کامیابی کا جشن منا رہا تھا۔ دو دن پہلے تک وہ اس عیاشی کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ دونوں کھانا کھا چکے تھے اور اب سلیمان' حنا کو گزشتہ دو روز کی تفصیل بتا رہا تھا۔ "آج میں نے انہیں گاڑی پر بٹھایا اور مسٹر میسن کو مطلع کر دیا کہ ایکٹ روانہ کر دیا ہے۔ وہاں سے چار سو ڈالر فی ہفتہ ملے گا' دو سو میرے اور دو سو بیکر کے۔ بس' اب تم تماشا دیکھتی رہو۔ تمہارے ابا جان بھی عنقریب میرے گن گاتے نظر آئیں گے۔"

"لیکن سلیمان' یہ تو بددیانتی ہے۔" حنا نے احتجاج کیا۔ "میں نے سنا ہے کہ ایجنٹ صرف دس فیصد لیتے ہیں۔"

سلیمان کو اس پر کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ حنا تھی ہی ایسی۔ جہاں تک خود اس کا تعلق تھا تو اس کا ضمیر مطمئن تھا۔ کاروبار میں صورت حال کے تحت قدریں بدل بھی تو جاتی ہیں۔ "دیکھو حنا' یہ معاملہ مختلف ہے۔ اگر میں نہ ہوتا تو اس وقت وہ بھوکے مر رہے ہوتے۔ پھر مٹلڈا فائٹر ہے اور فائٹر کے ایجنٹ زیادہ کمیشن لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے

بدترین وقت میں اپنی جیب سے بھی تو آدھی رقم دی تھی۔ اس اعتبار سے بھی میں پچاس فیصد کا حقدار ہوں۔ ذرا سوچو تو' میری جیب میں کل بیس ڈالر تھے۔ میں نے ایک آدمی اور ایک کنگارو کی کہانی سن کر دس ڈالر اسے دے دئے۔ حالانکہ وہ فراڈ بھی ثابت ہو سکتا تھا۔"

حنا کالج کے زمانے میں سلیمان کی کلاس فیلو رہی تھی۔ اس کے ماں باپ' دونوں پاکستانی تھے۔ انہوں نے جیسا دیس ویسا بھیس کے اصول پر عمل کرتے ہوئے حنا کو آزادی دے رکھی تھی لیکن حنا اندر سے خالص مشرقی لڑکی تھی۔ وہ سلیمان کے سوا کبھی کسی اور کے ساتھ باہر نہیں گئی اور نہ ہی مردوں سے بے تکلفی پسند کرتی تھی۔ اس کا باپ اس صورت حال سے سخت نالاں تھا کیونکہ اس کے نزدیک سلیمان ایک ناکام اور نااہل آدمی تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ حنا کو سلیمان میں کون سی خوبی نظر آئی ہے۔

لیکن حنا کو سلیمان کی رجائیت بہت پسند تھی۔ سلیمان کو یقین تھا کہ ایک دن وہ بے حد کامیاب انسان ثابت ہو گا اور اپنی کامیابی میں حنا کو بھی حصے دار بنائے گا۔ حنا کو بس ایک ہی فکر تھی کہ کامیابی کے راستے پر پہنچ کر کہیں سلیمان کسی ترغیب یا بددیانتی کی تنگ اور بدبودار گلی میں نہ مڑ جائے۔ وہ بے حد پاکیزہ خیالات کی مالک تھی۔ سلیمان کے بھٹکنے کا تصور ہی اس کے لئے سوہان روح تھا۔ "ٹھیک ہے سلیمان' تم نے نیکی کی اور خدا نے تمہیں اس کا صلہ دیا۔ میں جانتی ہوں' تم دل کے بہت اچھے ہو۔" اس نے آہستہ سے کہا لیکن وہ اب بھی سلیمان کی طرف سے فکرمند تھی۔

☆------------☆------------☆

روزنامہ مرکری کا اسپورٹس ایڈیٹر کالم نویس ڈیوک روانہ تو سان انتونیو کے لئے ہوا تھا لیکن بعض فنی خرابیوں کے باعث اس کے طیارے کو کاموگو نامی چھوٹے سے قصبے کے قریب ایئرفورس ٹریننگ سینٹر کے رن وے پر اترنا پڑا۔ لینڈنگ کے بعد پائلٹ نے نیویارک سے رابطہ قائم کر کے مسافروں کو مطلع کیا کہ انہیں رات وہیں گزارنا ہو گی۔ صبح دوسرا طیارہ انہیں لے کر آگے روانہ ہو گا۔ ٹریننگ سینٹر والوں نے مسافروں کو آفیسرز کلب میں مدعو کیا اور ان کے قیام کا بندوبست ایک بیرک میں کر دیا گیا۔

ڈیوک بے حد ناخوش تھا۔ اس کے ساتھی مسافر کاروباری تھے' نرے بور۔ دوسری طرف وہ زیر تربیت افسروں سے بھی خائف تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اسپورٹس کے متعلق عجیب عجیب سوالات کر کے اس کا ناطقہ بند کر دیں گے۔ ڈیوک کے لئے یہ سب کچھ اپنے کالم میں لکھنا ہی بہت کافی تھا' کیا یہ بھی ضروری تھا کہ اس پر گفتگو بھی کی جائے۔ وہ تو عام حالات میں بھی اپنے ساتھی صحافیوں سے کم ہی گفتگو کرتا تھا۔ بات یہ تھی کہ جو کچھ وہ لکھنے والا تھا' اس پر گفتگو کرنا اس کے لئے بے حد اذیت ناک تھا۔

اب صورت حال یہ تھی کہ تمام مسافر اس ایڈونچر پر بے حد خوش تھے' جب کہ ڈیوک کسی گوشہ عافیت کی تلاش میں تھا۔ کیمپ کے سینما میں جو فلم چل رہی تھی وہ اس کی دیکھی ہوئی تھی۔ وہ اسے دوبارہ دیکھنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا تھا۔ صورت حال کو زیر لب کوستا ہوا وہ ادھر ادھر گھومتا رہا۔ پھر ریکری ایشن ہال کی دیوار پر اسے ایک پوسٹر نظر آیا۔ مینا پوسا کاؤنٹی تشریف لایئے......... نیچے کاؤنٹی گراؤنڈ کاموگا کیم تا پندرہ اپریل تحریر تھا۔ پوسٹر کو پڑھ کر ڈیوک کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ وہ مضافاتی علاقے میں پلا بڑھا تھا۔

یہ میلے ٹھیلے اس کے لئے کوئی نئی چیز نہیں تھے۔ کارنیوال اور سرکس والوں کے لئے اس کے دل میں نرم گوشے موجود تھے۔

ڈیوک نیویارک کی بے حد اہم شخصیت تھا۔ عمائدین شہر اور حکام تک اسے اہمیت دیتے تھے۔ اس کی مقبولیت کا سبب نہ تو روزنامہ مرکری کی بڑی اشاعت تھی اور نہ یہ بات کہ اس کے ذریعے اہم لوگوں کو کھیلوں کے مقابلے کے پاس مل جایا کرتے تھے۔ اس کی مقبولیت کی پہلی وجہ تو اس کی شخصیت تھی۔ ساڑھے چھ فٹ قد اور کسرتی جسم' ذہانت سے بھرپور مقابل کے باطن کے پار دیکھ لینے والی آنکھیں۔ دوسری وجہ اس کی اصول پرستی اور دیانت داری تھی۔ اس نے تو مافیا کو بھی نہ بخشا تھا۔ جو اب اچانک پروفیشنل گیمز میں دلچسپی لینے لگی تھی۔

روزنامہ مرکری میں اس کا کالم بہت نمایاں طریقے سے شائع ہوتا تھا۔ بہت سے لوگ اس کالم سے خوفزدہ رہتے تھے۔ وہ اگر تین سطر میں کسی کی تعریف کر دیتا تو اسے سادہ چیک سے زیادہ اہمیت دی جاتی۔ ہر شخص جانتا تھا کہ ڈیوک نے جو لکھ دیا سند ہے۔ پھر بات صرف اتنی نہیں تھی......... مرکری کی اشاعت بیس لاکھ سے زیادہ تھی۔ غرباء کے بچے اس سے عشق کرتے تھے کیوں کہ اس نے روزنامہ مرکری کے حوالے سے بھوکے بچوں کے لئے مفت خوراک فنڈ قائم کیا تھا۔ اس فنڈ میں لوگ دل کھول کر چندہ دیتے تھے اور اس فنڈ کا ایک ایک سینٹ انتہائی دیانت داری سے خرچ کیا جاتا تھا اور ہر سینٹ کا حساب رکھا جاتا تھا۔

ڈیوک ہر سال ملک کا سب سے بڑا امیچور باکسنگ ٹورنامنٹ بھی منعقد کراتا تھا' ڈائمنڈ بیلٹ چیلنج۔ ہیروں سے جڑی اس بیلٹ کو حاصل کرنے کے لئے ہر سال چار ہزار امیچور نوجوان مقابلے میں حصہ لیتے تھے۔ فائنل نیویارک میں ہوتا تھا' جہاں کم از کم پچیس ہزار تماشائی بڑی دلچسپی سے مقابلہ دیکھتے تھے۔ ان مقابلوں سے حاصل ہونے والی آمدنی مفت خوراک فنڈ میں دی جاتی تھی۔ ٹورنامنٹ کی مقبولیت اور کامیابی مشتہرین کو اکساتی تھی کہ اشتہار دینے کے لئے مناسب ترین جگہ روزنامہ مرکری کے کالم ہیں۔

چالیس سالہ ڈیوک ہواؤں کی طرح آزاد تھا۔ وہ اپنی ادیب بیوی سے طلاق لے چکا

تھا۔ درحقیقت شادی اس کے لئے تلخ تجربہ ثابت ہوئی تھی۔ اس کی بیوی اسے حقارت سے دیکھتی تھی کیوں کہ وہ محض ایک اسپورٹس رائٹر تھا جب کہ وہ خود دنیائے ادب کی ایک محترم شخصیت تھی۔ وہ خوبصورت ہی نہیں' ذہین بھی تھی اور ڈیوک کو اس کی انہی خوبیوں نے اسیر کیا تھا لیکن بعد میں ڈیوک پر عقدہ کھلا کہ ان دونوں خوبیوں کی یکجائی کس قدر جان لیوا ہوتی ہے۔ لوسی اسٹونر نے کبھی لوسی ڈیوک بننے کی کوشش نہیں کی۔ وہ ادیبوں میں اٹھتی بیٹھتی تھی اور اس کے حلقے کے لوگ ڈیوک کو جاہل اور گنوار قرار دیتے تھے۔ یہ بات وہ اس کے منہ پر کرتے تھے۔ ایک دن وہ گھر آیا تو ادبی محفل جمی ہوئی تھی اور اس کے کالم پر دلآزار تبصرے کئے جا رہے تھے۔ جملوں کی ساخت پر اعتراض کئے جا رہے تھے' مذاق اڑایا جا رہا تھا۔ ڈیوک نے خاموشی سے دروازہ بند کیا اور صرف فلیٹ سے ہی نہیں' لوسی کی زندگی سے بھی نکل آیا۔ اس دن سے وہ آزاد تھا۔

پوسٹر دیکھتے ہی ڈیوک نے ایک زیر تربیت افسر سے اس کی کار مستعار لی اور کاموگا کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ میلے میں موجود تھا۔ میسن کارنیوال کی گاڑیاں دیکھ کر اس کا جی خوش ہو گیا۔ ایک ڈالر دے کر وہ اندر داخل ہو گیا۔ اس وقت اس کی مسرت کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔ دیر تک وہ ادھر ادھر گھومتا رہا۔ اس نے کھیل تماشے دیکھے' آئس کریم کھائی' برگر کھائے اور دل ہی دل میں میسن کا شکریہ ادا کیا' جس نے اس کی شام غارت ہونے سے بچالی تھی۔

وہ گیند سے بوتلیں گرانے والے کھیل کے اسٹال پر کھڑا تھا کہ اچانک ایک جانی پہچانی آواز نے اسے چونکا دیا۔ صاحب آواز کسی کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ اس کے ساتھ تین افراد اور تھے۔ اب ڈیوک کو خیال آیا کہ کاموگا کا نام اسے جانا پہچانا کیوں لگ رہا تھا۔ مڈل ویٹ عالمی چیمپئن لیوڈیکرٹی کاموگا کا ہی رہنے والا تھا۔ لیو بکتا جھکتا اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اسٹال سے رخصت ہو گیا۔ ڈیوک نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا کہ لیو کی نظر اس پر نہیں پڑی تھی۔ ویسے اس کا اندازہ تھا کہ لیو کسی قدر نشے میں ہے۔

نیویارک میں یہ افواہ عام تھی کہ لیوڈیکرٹی مافیا کے مقامی چیف انکل نونو کے زیر اثر ہے۔ انکل نونو کا اصل نام کسی کو معلوم نہیں تھا........ اگر کوئی اس سلسلے میں کچھ جانتا

بھی تھا تو اسے چپ رہنے ہی میں عافیت نظر آتی تھی۔ بہرحال' یہ طے تھا کہ انکل نونو ایک متمول اور معزز اطالوی ہے' جس کا امپورٹ اور ایکسپورٹ کا کاروبار ہے۔ ڈیوک اس کی شخصیت پر سے پردہ اٹھانا چاہتا تھا۔ اسی لئے وہ لیو اور اس کے منیجر پنکی کے سوئیاں چبھوتا رہتا تھا لیکن اب تک اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا۔ ان باتوں کے علاوہ ذاتی طور پر بھی ڈیوک........ لیو اور پنکی کو سخت ناپسند کرتا تھا۔ وہ گھٹیا انسان تھے اور باکسنگ کے دامن پر دھبے کی حیثیت رکھتے تھے۔

کاموگا میں لیو کی موجودگی تعجب خیز نہیں تھی۔ البتہ ڈیوک کو محض ایک اتفاق نے وہاں پہنچایا تھا۔ ڈیوک' لیو کے حوالے سے اس بات کے امکانات پر غور کرتا رہا کہ کیا اسے اپنے کالم کے لئے کچھ مواد مل سکتا ہے۔ پھر اس نے مسکراتے ہوئے سر کو جھٹکا دیا اور آگے بڑھ گیا۔ وہ چلتا رہا' پھر ایک پوسٹر نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرالی۔ آیئے........ انگلینڈ کے سابق لائٹ ویٹ چیمپئن بلی بیکر اور اس کے مشہور زمانہ باکسنگ کنگارو مٹلڈا سے ملئے' پوسٹر پر تصویریں بھی تھیں........ ایک تصویر میں ایک باکسر جسم پر برطانوی پرچم لپیٹے کھڑا تھا۔ دوسری تصویر ایک کنگارو کی تھی' جس کے جسم کا نچلا حصہ آسٹریلوی پرچم میں لپٹا ہوا تھا۔ انسان اور جانور' دونوں فائٹنگ پوز میں تھے۔

اچانک خیمے سے اعلان ہونے لگا "جلدی کیجئے حضرات! آیئے اور مشہور زمانہ باکسنگ کنگارو کو بلی بیکر سے مقابلہ کرتے دیکھئے۔ آیئے' اپنی بیوی کو بھی لایئے' بچوں کو بھی لایئے۔ صرف ایک ڈالر میں خونی مقابلہ دیکھئے۔ انسان بمقابلہ جانور' سنسنی خیز مقابلہ' صرف ایک ڈالر' ایک ڈالر جلدی کیجئے۔ شو شروع ہونے والا ہے۔"

ڈیوک زیر لب مسکرایا "ہاں........ یہ ہوئی نا بات۔" اس نے خود کلامی کی۔ پھر ایک ڈالر کا ٹکٹ لے کر وہ اندر چلا گیا۔

☆----------☆----------☆

اعلان کرنے والے نے غلط نہیں کہا تھا۔ شو شروع ہونے ہی والا تھا۔ ٹینٹ خاصا بڑا تھا۔ وسط میں رِنگ تھا اور رِنگ کے گرد دائرے کی صورت میں نشستوں کی کئی قطاریں تھیں۔ تقریباً چار سو نشستیں ہوں گی جن میں سے دو تہائی پُر ہو چکی تھیں۔ رِنگ کے ایک

جانب بیگ پنچنگ پلیٹ فارم تھا۔ "خواتین و حضرات!" اناؤنسر کی آواز ابھری "میں سب سے پہلے آپ کو برطانیہ کے سابق لائٹ ویٹ چیمپئن بلی بیکر سے ملواتا ہوں۔ آپ موسیقی کی لے پر بلی بیکر کو پنچنگ بیگ پر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے دیکھیں گے۔" اس کے ساتھ ہی رنگ روشنیوں میں نہا گیا۔ ایک جانب سے ایک پستہ قامت اور گٹھے ہوئے جسم کا باکسر نمودار ہوا۔ اس نے تالیوں کا جواب سر خم کرکے دیا اور پھر وہ پنچنگ بیگ پر گھونسے برسانے لگا۔ اس کے انداز میں اتنی مہارت اور پھرتی تھی کہ ڈیوک سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ وہ شخص نہ صرف پروفیشنل تھا بلکہ باکسنگ کے فنی حسن سے پوری طرح آشنا معلوم ہوتا تھا۔ اس کے گھونسے، کہنیوں اور سر کی حرکت ٹینٹ میں گونجنے والی موسیقی سے پوری طرح ہم آہنگ تھی۔

ڈیوک کو بلی بیکر کے بارے میں بہت کچھ یاد آ گیا۔ بے شک، وہ برطانیہ کا لائٹ ویٹ چیمپئن رہ چکا تھا۔ اس نے ایک بار ورلڈ لائٹ ویٹ چیمپئن لوامبرز سے پندرہ راؤنڈ تک مقابلہ کیا تھا۔ مقابلے کا فیصلہ متنازعہ تھا اور لوامبرز صرف ایک پوائنٹ کی بنیاد پر اپنا ٹائٹل بچانے میں کامیاب ہوا تھا۔

موسیقی کی لے تیز سے تیز ہوتی گئی لیکن بیکر کے ہاتھوں اور جسم کی، اس دھن سے ہم آہنگی برقرار رہی۔ وہ اب حالت رقص میں معلوم ہو رہا تھا۔ پھر اس مظاہرے کا خاتمہ یوں ہوا کہ موسیقی کے کلائمکس کو پہنچتے ہی بینگ کی ایک زوردار آواز پر بیکر نے ایک خوبصورت اور زوردار لیفٹ ہک مارا تھا۔ پنچنگ بیگ پھٹ گیا تھا اور موسیقی تھم گئی تھی۔ ٹینٹ دیر تک تالیوں سے گونجتا رہا۔ تماشائیوں کے پیسے ایکٹ شروع ہونے سے پہلے ہی وصول ہو گئے تھے۔

"میں شرط لگاتا ہوں لیو، کہ تم ایسا نہیں کر سکتے۔" ڈیوک کو قریب ہی سے کسی کی آواز سنائی دی۔

"بالکل کر سکتا ہوں۔" کسی نے جواب دیا "بیگ کسی ایک جگہ سے کمزور ہوتا ہے اور آخری پنچ وہیں مارا جاتا ہے۔ میں یہ سب کچھ ٹریننگ کیمپ میں دیکھ چکا ہوں۔"

ڈیوک نے اچک کر دیکھا، لیوڈیکرٹی تین قطار آگے بیٹھا تھا۔

"اور اب خواتین و حضرات! اس صدی کا سب سے سنسنی خیز مقابلہ۔" اناؤنسر کی آواز گونجی۔ "بلی بیکر بمقابلہ مشہور زمانہ باکسنگ کنگارو مٹلڈا فرام آسٹریلیا۔" اس کے ساتھ ہی بلی بیکر نمودار ہوا۔ اس کے پیچھے ایک سرمئی رنگ کا کنگارو تھا۔ کنگارو اس اعتبار سے اور عجیب لگ رہا تھا کہ اس کے اگلے پیروں پر آٹھ اونس والے دستانے بندھے ہوئے تھے۔ اس کی کمر پر ایک سرخ رسی بھی بندھی ہوئی تھی جو شاید فاؤل لائن ظاہر کرتی تھی۔ کنگارو نے طویل جست لگائی اور رسیوں کے اوپر سے ہوتا ہوا رنگ میں پہنچ گیا۔ تماشائی ابتدا ہی میں چونک اٹھے۔ ڈیوک بھی مسحور ہو کر رہ گیا۔ وہ سوچ میں پڑ گیا۔ "یہ سب کیا ہے؟ کیا جانور واقعی سابق چیمپئن سے مقابلہ کرے گا۔ یا یہ محض ایک ایکٹ ہے؟"

لیکن جب ایکٹ شروع ہوا تو وہ واقعی باکسنگ کے ایک مقابلے کا منظر تھا۔ بیکر اور مٹلڈا اپنے اپنے کارنر میں بیٹھے تھے۔ ان کے سیکنڈ ان کے ساتھ تھے۔ پھر ریفری نے انہیں رنگ کے وسط میں بلایا اور رسمی ہدایات دیں۔ دونوں نے دوستانہ انداز میں ایک دوسرے کے دستانوں کو چھوا اور اپنے اپنے کارنر کی طرف چلے گئے۔ گھنٹی بجتے ہی وہ وسط میں آئے اور لڑنے لگے۔ انہوں نے تین تین منٹ کے دو راؤنڈ تک مقابلہ کیا پھر اختتامی گھنٹی بجی اور ریفری نے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مقابلہ برابر رہا ہے۔ تماشائیوں نے زبردست تالیوں اور قہقہوں کے ذریعے ان دنوں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

"میرے خدا!" ڈیوک بڑبڑایا "اگر میں یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتا تو مجھے کبھی یقین نہ آتا۔" وہ اب بھی یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اسے یقین آ گیا ہے لیکن اس نے اپنی آنکھوں سے ایک کنگارو کو اعلیٰ ترین باکسنگ کا مظاہرہ کرتے دیکھا تھا۔ اس نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ باکسنگ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔ "میرے خدا.......... یہ جانور تو باکسنگ کی تکنیک سے پوری طرح واقف ہے۔" وہ پھر بڑبڑایا۔ لیکن اس نے فوراً ہی اپنی بات کی تردید بھی کر دی۔ "نہیں، یہ ناممکن ہے، یہ محض ایک ایکٹ تھا۔"

تالیوں کی گونج ختم ہو گئی تھی۔ اچانک ڈیوک کو لیوڈیکرٹی کی آواز سنائی دی۔ "فراڈ

ہے سالا' بیکر اسے مارنے کی کوشش ہی نہیں کر رہا تھا۔"

"میرا خیال ہے کہ کنگارو ایک بہت اچھا باکسر ہے۔" لیو کے ساتھی نے اختلاف کیا۔

"پاگل ہوئے ہو۔ یہ کنگارو تو ایک پنچ بھی نہیں سہہ سکتا۔ چلو......... اب یہاں سے نکلیں میں کچھ پینا چاہتا ہوں۔" لیو نے کہا۔

لیو کے ایک ساتھی نے جیب سے شراب کی چھوٹی بوتل نکال کر لیو کی طرف بڑھا دی "اوہ' تو تم نے ہاتھ کی صفائی دکھائی ہے۔" لیو نے ہنستے ہوئے کہا اور بوتل کھول کر منہ سے لگالی۔

"خواتین و حضرات! میں میسن کارنیوال کی طرف سے ہر اس شخص کے لئے پانچ سو ڈالر کے انعام کا اعلان کرتا ہوں' جس کا وزن ۱۷۰ پونڈ سے زیادہ نہ ہو اور جو مٹلڈا سے تین تین منٹ کے دو راؤنڈ تک مقابلہ کرے اور اپنے پیروں پر کھڑا رہے۔" اس بار ریفری اعلان کر رہا تھا۔ "لیکن زخموں اور موت کی ذمے داری کارنیوال پر نہیں ہوگی۔" ریفری نے نوٹ لہرائے۔

اس اعلان پر بڑے زور کا قہقہہ لگا......... لیکن تماشائیوں میں سے کوئی یہ چیلنج قبول کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ "اب میں آخری بار پیش کش کر رہا ہوں۔ آزما دیکھئے ممکن ہے قسمت آپ کا ساتھ دے۔"

"لیو' تم یہ پانچ سو ڈالر کیوں نہیں کماتے۔" ڈیوک کو لیو کے ساتھی کی آواز سنائی دی۔ "مزے آجائیں گے پیارے' قحبہ خانے میں چل کر جشن منائیں گے۔"

"پاگل ہوئے ہو' اگر انہیں معلوم ہوگیا کہ میں کون ہوں تو وہ مجھے ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔" لیو نے جواب دیا۔

"انہیں معلوم کیسے ہوگا۔" دوسرے ساتھی نے کہا "تم انہیں اپنا اصلی نام بتانا۔ ایڈ گورڈن کو کوئی نہیں جانتا۔"

"واقعی......... ایک پنچ کے پانچ سو ڈالر۔ سودا مہنگا نہیں۔ اینی کے گھر پر جشن ہوگا تمام رات۔" پہلا ساتھی بولا۔ "پلیز لیو! دوستوں کے کام آنے میں حرج کیا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" لیو نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

اناؤنسر نے فوراً ہی اسے دیکھ لیا "خواتین و حضرات! میرا خیال ہے مٹلڈا کو حریف مل گیا ہے۔ اے مسٹر' اس طرف آجایئے۔" اس نے لیوڈیکرٹی کو پکارا۔

وہ تینوں رِنگ کی طرف بڑھ گئے۔ ڈیوک سوچتا رہا کہ آخر لیو کس حد تک نشے میں ہے۔ اب بلی بیکر اور ریفری' جو اناؤنسر بھی تھا' لیوڈیکرٹی کا تنقیدی جائزہ لے رہے تھے۔

"تمہارا نام کیا ہے؟" ریفری نے پوچھا۔

"ایڈ گورڈن۔" لیوڈیکرٹی نے جواب دیا۔

"کہاں رہتے ہو؟" ریفری نے سوال کیا۔

"۴۳۸' ایسٹ چیسٹ نٹ۔"

"تم نے کبھی پروفیشنل کی حیثیت سے باکسنگ کے مقابلوں میں حصہ لیا ہے؟" اس بار بیکر نے سوال کیا۔

"ناں۔" لیو نے جواب دیا۔ "کیا میں تمہیں پروفیشنل نظر آتا ہوں؟"

ڈیوک نے محسوس کیا کہ لیو جان بوجھ کر نسبتاً تاریک جگہ کھڑا تھا جو اس بات کی دلیل تھی کہ وہ زیادہ نشے میں نہیں تھا بلکہ اس کا ذہن پوری طرح کام کر رہا تھا۔

"امیچور مقابلوں میں حصہ لیا ہے کبھی؟" بیکر نے پوچھا۔

"ناں۔ بس کبھی کبھی بچوں کے ساتھ ہاتھ چلاتا رہا ہوں۔ یہ تو پانچ سو ڈالر کی کشش کھینچ لائی ہے مجھے۔ کیا تم ڈر رہے ہو کہ میں اس جانور کو ناک آؤٹ کر دوں گا؟"

"نہیں بیٹے......... یہ سوال تو ہم ہر شخص سے کرتے ہیں۔ ویسے یہاں کوئی ایسا شخص موجود ہے' جو تمہیں جانتا ہو۔" ریفری نے کہا۔

"ہاں۔" لیو نے کہا اور دوسری قطار میں بیٹھے ہوئے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا۔

ریفری اس شخص کی طرف متوجہ ہوگیا۔ "آپ کی تعریف؟" اس نے پوچھا۔

"میرا نام فرینک ہے۔ قصبے میں میری ہارڈ ویئر کی دکان ہے۔ میں ایڈ کو جانتا ہوں۔ یہ یہیں پلا بڑھا ہے۔ ٹھیک ٹھاک لڑکا ہے۔"

ڈیوک مسکرا دیا۔ ظاہر ہے' قصبے والوں کو تو لیو ہی کا ساتھ دینا تھا۔ اس کے صلے میں وہ مفت لیو کی باکسنگ دیکھتے۔

"ٹھیک ہے۔" ریفری نے ایک کاغذ لیو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "اس پر دستخط کر دو۔"

"یہ کیا ہے؟" لیو نے پوچھا۔

"یہ معاہدہ ہے۔ ہر راؤنڈ تین منٹ کا ہو گا اور اگر تم دو راؤنڈ جھیل گئے تو ہم تمہیں پانچ سو ڈالر ادا کر دیں گے لیکن تمہاری ٹوٹ پھوٹ کی ذمے داری ہم پر نہیں ہو گی۔"

"ٹھیک ہے۔" لیو نے کہا اور دستخط کر دیئے۔

"اب اپنے جوتے اور قمیض اتار دو اور اپنا وزن کراؤ۔"

لیو نے تعمیل کی' ریفری نے وزن دیکھا اور اعلان کیا۔ "۱۶۰ پونڈ جب کہ مٹلڈا کا وزن ۱۵۹ پونڈ ہے۔" پھر اس نے لیو سے پوچھا۔ "تمہیں جوتوں کی ضرورت ہو گی۔"

"ناں.......... مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔" لیو نے کہا اور رِنگ میں داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی اسے دستانے پہنانے میں مصروف ہو گئے۔ ڈیوک نے دیکھا کہ بیکر' لیو کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ غالباً اسے شک تھا کہ لیو نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ ڈیوک نے سوچا کہ بیکر اور ریفری پر حقیقت واضح کر دے۔ کنگارو ایک تربیت یافتہ جانور تھا اور اپنے مالک کے لئے ایک قیمتی اثاثے کی حیثیت رکھتا تھا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ لیو ڈیکرٹی اسے کوئی نقصان پہنچا دے اور ہمیشہ کے لئے بیکار کر دے لیکن پھر اس نے یہ خیال ذہن سے جھٹک دیا۔ یہ اس کا دردِ سر نہیں تھا' پھر وہ کیوں اپنی تفریح برباد کرتا۔

بلی بیکر گھنٹی کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ہاتھ میں اسٹاپ واچ تھی۔ مٹلڈا اپنے کارنر میں کھڑا تھا۔ ڈیوک کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا' لیکن وہ حلفیہ کہہ سکتا تھا کہ اس نے کنگارو کے چہرے پر بے تابی اور مسرت کا ملا جلا تاثر دیکھا تھا۔ پھر ریفری نے دونوں باکسروں کو اصول و ضوابط سمجھائے اور دونوں اپنے اپنے کارنر کی طرف چلے گئے۔ گھنٹی بجنے والی تھی۔

☆------------☆------------☆

روزنامہ مرکری کے گرین ایڈیشن کا ہر روز بے چینی سے انتظار کیا جاتا تھا۔ ۷ اپریل کی رات شائع ہونے والا ایڈیشن تہلکہ خیز ثابت ہوا۔ پنکی اس وقت ایک ریستوران میں بیٹھا تھا۔ وہ خبر پڑھ کر اس کا چہرہ سیاہ پڑ گیا' آنکھیں حلقوں سے نکلتی محسوس ہونے لگیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا چہرہ پسینے میں تر ہو گیا اور جسم غصے کی شدت سے لرزنے لگا۔ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے پیٹرک کا جسم بھی بری طرح لرز رہا تھا لیکن اس زلزلے کا سبب اس کے قہقہے تھے۔ وہ دیوانہ وار ہنس رہا تھا اور اپنی رانیں پیٹ رہا تھا۔ اس سے تین بلاک دور' اپنے فلیٹ میں سلیمان یوسف نے وہ خبر پڑھی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے ہاتھ اور گھٹنے لرزنے لگے۔ اس لرزش کا سبب مسرت آمیز ہیجان تھا۔ اسے ایسا لگا' جیسے وہ بے ہوش ہو جائے گا۔

ان تینوں نے ایک ہی خبر پڑھی تھی۔ وہ خبر مرکری کے اسپورٹس کے صفحے پر شہ سرخی کے ساتھ شائع ہوئی تھی۔

آسٹریلیا کا مٹلڈا نیا عالمی مڈل ویٹ چیمپئن بن گیا۔

ٹائٹل ہولڈر لیو ڈیکرٹی دوسرے راؤنڈ کے دوسرے منٹ میں ناک آؤٹ!

سرخی کے نیچے کاموگا' مسی سپی' ۷ اپریل تحریر تھا۔ یہ خبر ڈیوک کی بالائی لائن کے ساتھ شائع ہوئی تھی۔ ڈیوک نے اسے باکسنگ کی دنیا کا سب سے بڑا اپ سیٹ قرار دیا تھا۔ مزید تفصیل کچھ یوں تھی۔ میسن کارنیوال ایرینا میں آسٹریلین ٹائٹل ہولڈر' ۱۵۹ پونڈ وزنی' چھ فٹ کے کنگارو مٹلڈا نے دوسرے راؤنڈ کے دوسرے منٹ میں لیو ڈیکرٹی کو ناک آؤٹ کر کے اسے مڈل ویٹ چیمپئن کے ٹائٹل سے محروم کر دیا۔ نئے چیمپئن نے اب تک کسی سے شکست نہیں کھائی ہے۔ مٹلڈا نے پہلے ہی راؤنڈ میں چیمپئن کو باکسنگ کا ناقابل فراموش سبق دیا۔ پہلے راؤنڈ کے آخری لمحوں میں مٹلڈا نے لیو کو گرا دیا تھا لیکن راؤنڈ ختم ہونے کی وجہ سے گنتی شروع نہ ہو سکی۔ دوسرے راؤنڈ میں مٹلڈا نے چیمپئن کے جبڑے پر لیفٹ اور رائٹ کا کامبی نیشن جمایا اور لیو ڈیکرٹی بے ہوش ہو گیا۔ لیو ڈیکرٹی کو دس منٹ بعد ہوش آیا تو اس نے چھوٹتے ہی پوچھا۔ "وہ لوگ کتنے تھے؟ انہوں نے مجھے

کس چیز سے مارا؟ کیا وہ میرا بٹوا لے گئے؟" اس کا خیال تھا کہ اس کے ساتھ راہ زنی کی واردات ہوئی ہے۔ اسے بتایا گیا کہ وہ باکسنگ کے مقابلے میں اپنے ٹائٹل سے محروم ہو گیا ہے' تو اس نے ماننے سے انکار کر دیا اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کہیں غائب ہو گیا۔ تادم تحریر راقم الحروف اس سے رابطہ قائم نہیں کر سکا ہے۔

لیکن یہ حقیقت ہے کہ صورت حال کے پیش نظر اس ٹائٹل فائٹ کو تسلیم کرنے سے انکار ممکن نہیں ہے۔ لیوڈیکرٹی نے معاہدے پر دستخط کئے' جس کی رو سے جیتنے والے کو پانچ سو ڈالر ملنا تھے۔ اس کے حریف کا وزن اس کے ۱۶۰ پونڈ کے مقابلے میں ۱۵۹ پونڈ تھا۔ مقابلہ ایک ریفری کی نگرانی میں اصول و ضوابط کے عین مطابق ہوا۔ اس وقت ایرینا میں چار سو کے لگ بھگ تماشائی موجود تھے۔ فائٹ لیوڈیکرٹی کے اصل نام ایڈگورڈ سے ہوئی۔ یعنی ٹائٹل فائٹ کے تمام التزامات ملحوظ رکھے گئے۔ آسٹریلین چیمپئن کا منیجر سابق برطانوی چیمپئن بلی بیکر ہے۔

ریفری کی ہدایات سننے کے بعد دونوں حریفوں نے ایک دوسرے کے دستانے چھوئے۔ گھنٹی بجتے ہی وہ ایک دوسرے پر جھپٹے۔ اب میں آپ کو اس دلچسپ و عجیب فائٹ کا راؤنڈ ٹو راؤنڈ حال بتاتا ہوں۔

پہلا راؤنڈ: گھنٹی کی آواز سنتے ہی مٹلڈا ایک ہی جست میں رنگ کے وسط میں جا پہنچا۔ لیو تیزی سے اس کی طرف جھپٹا اور اس کے پیٹ میں وہ مشہور زمانہ لیفٹ ہک رسید کیا جو عموماً فائٹ کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوتا ہے لیکن مٹلڈا پینترا بدل چکا تھا۔ لیو اپنے ہی زور میں بری طرح لڑکھڑایا اور رنگ سے باہر گرتے گرتے بچا۔ کچھ تماشائی ہنس پڑے۔ ان کے نزدیک وہ ایک کامیڈی ایکٹ تھا۔ اس موقع پر مٹلڈا نے بہترین اسپورٹس مین شپ کا مظاہرہ کرتے ہوئے لیو پر حملہ نہیں کیا۔ لیو کا چہرہ غصے سے تمتما اٹھا۔ اس کے ایک ساتھی نے پکارا.......... "لیو بے بی' جلدی کی ضرورت نہیں' وقت بہت ہے۔"

مٹلڈا کا اسٹائل اور ایکشن بہت خوبصورت تھا۔ مسلمہ اصولوں کے عین مطابق۔ بایاں ہاتھ آگے بڑھا ہوا' دایاں چہرے کا دفاع کرتا ہوا اس کی تھوتھنی پر بے پناہ محویت کا تاثر تھا۔ لیو نے لیفٹ جیب آزمایا۔ مٹلڈا نے رائٹ سے اسے بلاک کیا اور تیزی سے حملہ

آور ہوا۔ اس نے تین شارٹ لیفٹ ہکس لیو کے جمائے اور ایک رائٹ سر پر ٹکا دیا۔ اس نے زیادہ طاقت نہیں آزمائی تھی ورنہ میری رائے میں وہ لیو کو اسی وقت ناک آؤٹ کر سکتا تھا۔ پھر اس نے پیچھے ہٹ کر گویا جائزہ لیا کہ اس کے حریف پر حملے کے کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

لیو نے سر کو زور سے جھٹکا دیا اور اپنے دفاع کا خاص خیال رکھتے ہوئے محتاط انداز میں آگے بڑھا۔ اس نے دو لیفٹ جیب اور ایک رائٹ سے مٹلڈا کی آنکھ کو نشانہ بنانا چاہا لیکن مٹلڈا نے انہیں بلاک کر دیا۔ پھر اس نے اپنے لیفٹ سے لیو کا دفاع توڑا اور چیمپئن کے چہرے پر تین ہلکے جیب لگائے۔ لیو چکرا گیا۔ مٹلڈا کا رائٹ خوش قسمتی سے لیو کے کندھے کو چھوتا ہوا گزرا لیکن اب مٹلڈا نے چیمپئن کو گھیر لیا تھا۔ اس نے چیمپئن کے پیٹ میں دو لیفٹ اور ایک رائٹ مارا۔ چیمپئن دہرا ہو گیا۔ مٹلڈا نے رائٹ اپر کٹ مارا۔ لیو اس سے لپٹ گیا۔ مٹلڈا نے زبان باہر نکالی اور بڑی محبت سے چیمپئن کا رخسار چاٹنے لگا۔ چیمپئن نے ریفری سے احتجاج کیا۔ "اے' اسے سنبھالو۔" ریفری نے جواب دیا۔ "یہ تو اس کا اظہار محبت ہے۔" اس پر لیو نے غرا کر کہا۔ "لیکن مجھے اس بدبودار مخلوق کی محبت نہیں چاہئے۔ اسے ہٹاؤ۔" ریفری نے کہا۔ "بریک مٹلڈا۔" اور کنگارو پیچھے ہٹ گیا۔ میرے خیال میں وہ اظہار محبت کے سراہے نہ جانے پر افسردہ ہو گیا تھا لیکن ممکن ہے' یہ محض میرا وہم ہو۔ بہرحال اگلے ایک منٹ تک مٹلڈا نے لیو کے حملے ناکام بنانے کے سوا کچھ نہیں کیا۔ وہ پینتروں اور جھکائیوں کا بے حد خوبصورت مظاہرہ کر رہا تھا۔ اس کی بلاکنگ بھی پرفیکٹ تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ فائٹ کے ایک ایک لمحے سے محظوظ ہو رہا ہے۔

مٹلڈا کی کمر میں ایک سرخ رسی بندھی تھی۔ وہ فاؤل لائن تھی۔ پھر لیو نے فاؤل کیا۔ مٹلڈا نے پینترا بدل کر خود کو بچایا اور فوری طور پر لیو کو سزا بھی دی۔ لیو اپنے وار کی ناکامی کے بعد سنبھل بھی نہیں پایا تھا کہ مٹلڈا نے اس کی کنپٹی پر ایک شارٹ لیفٹ ہک جڑ دیا۔ اسی وقت گھنٹی بج گئی' یہ مٹلڈا کا راؤنڈ تھا۔

لیو کے ساتھیوں نے اسے سہارا دے کر اٹھایا۔ "ایڈ' بہتر ہے' اس مقابلے سے

دست بردار ہو جاؤ۔" اس کے ایک ساتھی نے مشورہ دیا لیکن لیو اب سنبھل چکا تھا۔ وہ بہت بپھرا ہوا تھا اور مغلظات بک رہا تھا۔ مٹلڈا اپنے کارنر میں چلا گیا تھا لیکن اس نے اسٹول پر بیٹھنا قبول نہیں کیا۔ وہ دونوں ہاتھ پھیلائے، رسیاں تھامے کھڑا رہا۔ اس کا ساتھی بڑے پیار سے اس کا سر سہلا رہا تھا۔

دوسرا راؤنڈ: گھنٹی بجتے ہی لیو رِنگ کی طرف جھپٹا۔ شاید اس نے فیصلہ کر لیا کہ مٹلڈا سے فاصلہ رکھ کر لڑنا بے سود ہے۔ وہ برق رفتاری سے گھونسے برسا رہا تھا لیکن مٹلڈا نے بھی دفاع کا بہترین مظاہرہ کیا اور کوشش کے باوود لیو اسے چھو بھی نہ سکا۔ لیو جانتا تھا کہ انعام کی رقم اب اس سے محض چند منٹ کے فاصلے پر ہے۔ اپنے زخمی وقار کی جراحت کے لئے یہی ایک صورت تھی کہ وہ انعام جیت کر اپنے دوستوں کے سامنے سرخ رو ہو جائے، جو اب سناٹے کے عالم میں بیٹھے یہ سنسنی خیز فائٹ دیکھ رہے تھے۔

لیو برق رفتاری کا مظاہرہ کر رہا تھا کہ اچانک مٹلڈا اس سے لپٹ گیا۔ وہ اس طرح لپٹا کہ لیو کے دونوں ہاتھ حرکت کے قابل نہیں رہے۔ پھر مٹلڈا نے لیو کے بائیں رخسار کو بڑی محبت سے چاٹا۔ اتفاق سے میری نظر مٹلڈا کے سیکنڈ یعنی بلی بیکر پر پڑی۔ اس کی باچھیں کھلی جا رہی تھیں۔ اس کا سبب مجھے بعد میں معلوم ہوا۔ مٹلڈا کا وہ بوسہ دراصل بوسہ مرگ تھا...... اس بات کا اظہار تھا کہ تفریح کا وقت ختم ہوا اور اختتام کا وقت آ پہنچا۔

"بریک مٹلڈا۔" ریفری نے کہا اور مٹلڈا پیچھے ہٹا...... لیکن لیو نے پیچھے ہٹنے کے بجائے اصول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مٹلڈا کی طرف ایک بے حد زور دار رائٹ اچھالا۔ مٹلڈا شاید بھانپ چکا تھا۔ اس نے پھرتی سے جھکائی دی۔ وہ رائٹ اس کی گردن کو تقریباً چھوتا ہوا گزرا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا، میں باکسنگ کے بارے میں سب کچھ جاننے کے باوجود اس کے بیان سے قاصر ہوں۔ میں نے تو بس مٹلڈا کے کندھوں میں دوبارہ خفیف سے جنبش دیکھی۔ وہ یقیناً لیفٹ ہک اور رائٹ کراس کا کامبی نیشن ہو گا لیکن میں دیکھ نہیں سکا۔ البتہ میں نے آواز ضرور سنی، جو بہت زوردار تھی۔ ساتھ ہی میں نے لیو ڈیکرٹی کو کسی کٹے ہوئے شہتیر کی طرح زمیں بوس ہوتے دیکھا۔ میرے تجربے نے بتا دیا کہ اس طرح گرنے والے ریفری کی گنتی کے محتاج نہیں ہوتے۔ ان کی آنکھ بہت دیر میں

کھلتی ہے۔

مٹلڈا ایک طرف جا کھڑا ہوا تھا۔ پھر گنتی مکمل ہونے سے پہلے ہی اس نے اپنے ہاتھ فضا میں بلند کئے، جیسے اپنے فاتح ہونے کا اعلان کر رہا ہو اور یہ حقیقت بھی تھی۔ مٹلڈا نئے چمپئن کی حیثیت سے سامنے آیا تھا۔ پرانا چمپئن ناک آؤٹ ہو چکا تھا۔

یوں ایک اور عہد کا خاتمہ ہوا۔ ایک اور چمپئن سابق چمپئن ہو گیا لیکن اس چمپئن کی کمی محسوس نہیں کی جائے گی۔ لیوڈیکرٹی نے صرف دو سال پہلے ٹائٹل حاصل کیا تھا...... اور ان دو برسوں میں اس نے صرف ایک بار اپنے ٹائٹل کا دفاع کیا ہے۔ نہ تو اسے عظیم چمپئنوں کی صف میں شمار کیا جاتا ہے، نہ ہی اسے عوامی سطح پر مقبولیت حاصل ہے۔ تاہم یہ ضرور کہوں گا کہ وہ حوصلہ مند تھا۔ اس کے پاس وہ پنچ بھی تھا، جو کسی باکسر کو خطرناک بناتا ہے۔

لیوڈیکرٹی کی شکست کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ وہ غیر ضروری خوداعتمادی میں مبتلا تھا اور فارم میں بھی نہیں تھا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کے حریف نے بہترین مہارت کا مظاہرہ کیا اور ثابت کیا کہ وہ ہر زاویے سے اس کھیل پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔ فائٹ ۴ منٹ ۳۷ سیکنڈ تک جاری رہی اور اس دوران لیو، مٹلڈا کو چھو بھی نہیں سکا۔

یہ کہنا مشکل ہے کہ فی الوقت نئے چمپئن کے لئے کون سا باکسر حریف ثابت ہو سکتا ہے۔ موجودہ باکسروں میں کوئی اتنا اچھا نہیں ہے۔ مٹلڈا کو شکست دینے کے لئے جس مہارت اور تجربے کی ضرورت ہو گی، موجودہ باکسر اس سے محروم ہیں۔ مٹلڈا نے خود کو پنچ پروف ثابت کر دیا ہے۔

اس مقابلے کے دوران چمپئن کا منیجر پنکی موجود نہیں تھا۔ وہ یقیناً جوابی مقابلے پر اصرار کرے گا اور یہ بات یقینی ہے کہ جوابی مقابلے میں لوگ بہت زیادہ دلچسپی لیں گے۔ تاہم میرا خیال ہے کہ نیا چمپئن جوابی مقابلے سے پہلے چند نمائشی مقابلوں کے ذریعے اپنی شہرت کو کیش بھی کرائے گا اور اس میں اضافہ بھی کرے گا۔ فی الوقت تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ شاہ رخصت ہو گیا۔ نیا شاہ زندہ باد۔ میں نئے چمپئن کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں،

جو ایک باکسر' ایک فائٹر' ایک پنچر اور جنٹلمین ہونے کے علاوہ ایک جانور کنگارو بھی ہے۔

☆------------☆------------☆

پیٹرک دیوانہ وار قہقہے لگا رہا تھا جب کہ پنکی بری طرح پھنکار رہا تھا۔ ڈیوک کی چھوڑی ہوئی پھل جھڑی رنگ لا رہی تھی۔ "میرے خدا! اس مردود لیو نے کوئی بہت بڑی حماقت کر دی ہے۔" پنکی نے دہاڑ کر کہا۔ "مجھ سے تو اس نے صرف اتنا کہا تھا کہ چند روز کے لئے گھر جا رہا ہوں۔" چند لمحے توقف کر کے اس نے اپنی سانس درست کی اور پھر دہاڑا۔ "مجھے کیا پتا تھا کہ وہ خبیث وہاں کسی کنگارو سے لڑے گا اور ناک آوٹ ہو کر اس مردود ڈیوک کو ہنسنے کا موقع دے گا۔"

"برادر' عزت اسی میں ہے کہ دو ایک دن کے لئے یہ شہر چھوڑ جاؤ۔" پیٹرک نے بڑے خلوص سے مشورہ دیا۔

"لیکن وہ ٹائٹل فائٹ تو نہیں تھی۔" پنکی نے الجھتے ہوئے کہا۔ "آخر ڈیوک نے یہ کیسے لکھا کہ لیو اب چیمپئن نہیں رہا۔ میں تو ڈیوک کو عدالت میں کھینچ لوں گا۔"

پیٹرک کی آنکھوں میں شیطانی چمک سی لہرا گئی۔ "ہاں' یہ ٹھیک ہے۔ تم رہی سہی کسر ڈیوک کو عدالت میں کھینچ کر پوری کر دو۔ تاکہ پوری دنیا کو علم ہو جائے کہ لیو صرف پانچ سو ڈالر کے لالچ میں مارا گیا۔"

پنکی اب وہ خبر تیسری بار پڑھ رہا تھا۔ پیٹرک کی بات وہ پوری طرح سمجھ نہ سکا۔

"ڈیوک مذاق کر رہا ہے نا؟" اس نے کہا۔

"ڈیوک کبھی مذاق نہیں کرتا۔" پیٹرک نے سوئی چبھونے والے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ تو مذاق ہی ہے۔" پنکی نے روہانسا ہو کر کہا۔ "دو راؤنڈ کے نمائشی مقابلے کو ٹائٹل فائٹ کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ ٹائٹل فائٹ کے لئے تو باقاعدہ لائسنس لینا پڑتا ہے۔"

"یہ کس نے کہہ دیا تم سے؟" پیٹرک نے پوچھا۔
"لو' یہ تو قانون ہے۔ قانون ہونا چاہئے کہ نہیں۔ ڈیوک یقیناً مذاق کر رہا ہے۔" پنکی کے لہجے میں یقین کی کمی تھی۔
"انکل نونو یہ نظریہ تسلیم نہیں کرے گا۔" پیٹرک نے سب سے نکیلی سوئی چبھوئی۔ "وہ یہ خبر پڑھ لے' پھر دیکھنا۔ وہ خود کو احمق محسوس کرے گا اور مزہ آ جائے گا۔"

اچانک پنکی کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا اور چہرہ سپید پڑ گیا۔ "نہیں.......... وہ یقین نہیں کرے گا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہو۔"
"اس خبر کے ساتھ ڈیوک نے خاص طور پر اپنا نام دیا ہے۔" پیٹرک نے اخبار تھپتھپاتے ہوئے کہا۔
"لیکن.........." پنکی اس سے آگے کچھ نہ کہہ سکا۔
"اوہ.......... اب سمجھ میں آیا۔" پیٹرک گویا اچھل پڑا۔ "میسن کارنیوال.......... اوہ' اس کا مطلب ہے کہ سلیمان کے کنگارو نے تمہارا بیڑہ غرق کیا ہے۔"
دوسری طرف سلیمان کے گھٹنے اب بھی کانپ رہے تھے' وہ دولت اور اس کے ذریعے حاصل ہونے والی آسائشات کے تصور میں گم تھا.......... کاریں' ملبوسات' مسز حنا سلیمان کے زیورات' خوبصورت مکان' مسٹر علی رشید کے توصیفی کلمات' وہ چکرا کر رہ گیا۔ اگر ڈیوک نے مذاق نہیں کیا تو اب وہ یعنی سلیمان یوسف' عالمی مڈل ویٹ چیمپئن کا منیجر تھا۔
"باپ رے باپ!" وہ بڑبڑایا۔ "اپنی تو قسمت ہی جاگ گئی۔ مٹلڈا پر کنٹرول تو میرا ہی ہے۔ میں اکیاون فی صد کا حقدار ہوں۔" معاہدہ اس کے پاس موجود تھا۔ جو اب ایک اہم ترین دستاویز کی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ خوشی کے مارے اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ اس نے خبر کو ایک بار پھر پڑھ ڈالا۔ خبر کے نیچے ڈیوک کا نام تھا اور ڈیوک جو بھی لکھ دے' وہ مستند قرار پاتا تھا۔
سلیمان' حنا کو فون کرنے کے لئے نیچے آیا۔ سڑک پار کرتے ہوئے وہ ایک ٹیکسی کی لپیٹ میں آتے آتے بال بال بچا۔ اسے یقین تھا کہ اب حنا کا باپ اس سے اپنی بیٹی کے

تعلقات پر فخر محسوس کرے گا۔ آخر اب وہ عالمی مڈل ویٹ چیمپئن کا منیجر تھا' بلکہ نیا چیمپئن اس کی دریافت تھا۔

☆------------☆------------☆

دی ٹائمز' پوسٹ' نیوز ڈے اور ڈیلی نیوز کے دفاتر میں بھی یہی خبر زیر بحث تھی۔ چاروں روزناموں کے اسپورٹس ایڈیٹر خبر کا جائزہ لے چکے تھے اور اب اس سلسلے میں اپنے اپنے اسپورٹس رائٹر سے تبادلہ خیال کر رہے تھے۔
ڈیلی نیوز کے دفتر میں جیک نے مرکری کا شمارہ میز پر پٹختے ہوئے کہا۔ "کیا بکواس ہے یہ' یقیناً ڈیوک نشے میں رہا ہو گا۔"
اس کے ایڈیٹر نے نفی میں سرہلایا۔ "اگر ایسا ہوتا تو مرکری والے اسے ہرگز شائع نہ کرتے۔ ویسے میں نے ڈیوک کے متعلق کبھی یہ نہیں سنا کہ وہ پیتا ہے۔"
نیوز ڈے کے دفتر میں ہوبرٹ نے کہا۔ "ایسا لگتا ہے کہ یہ سب مذاق ہے۔"
"ڈیوک کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔" اس کے ایڈیٹر نے محتاط انداز میں کہا۔
"تو اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟" ہوبرٹ نے پوچھا۔
"فی الوقت کچھ بھی نہیں۔" ایڈیٹر کا جواب تھا۔
دی پوسٹ کے دفتر میں بھی یہی خبر موضوع گفتگو تھی۔ "کیا خیال ہے' میں کاموگا جاؤں؟" فرینک نے اپنے ایڈیٹر سے پوچھا۔ "ممکن ہے' یہ سب حقیقت ہو۔"
"نہیں فرینک' ہمیں انتظار کرنا ہو گا۔" ایڈیٹر نے جواب دیا۔ "پنکی سے رابطہ قائم کرو۔ دیکھو' وہ اس سلسلے میں کیا کہتا ہے۔"
دی ٹائمز کے دفتر میں اسپورٹس ایڈیٹر نے اپنے باکسنگ رائٹر جونز سے پوچھا۔ "اس سلسلے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"
"اگر ڈیوک کہتا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے تو یقیناً یہ سب کچھ ہوا ہو گا۔" جونز نے جواب دیا۔
"تب تو ہمیں بھی کور کرنا چاہئے۔ ایک پیراگراف تیار کر دو۔ انداز ایسا ہو' جیسے

رائٹر کی خبر ہے۔"

مرکری کے دفتر میں گنجے مینجنگ ایڈیٹر کلے کی باچھیں کھلی جا رہی تھیں۔ عام حالات میں وہ دفتر کی حدود میں مسکرانے سے پرہیز کرتا تھا۔ اس نے بٹن دبایا اور اپنی سیکرٹری کو ڈیوک کے نام ایک پیغام ڈکٹیٹ کرایا۔ "یہ خبر دیوار قہقہہ ثابت ہوئی ہے۔ اگر یہ درست ہے تو کنگارو کی تصویریں بھی بھیجو۔ کلے۔"

"مسٹر کلے......... اگلے روز کے لئے باکسنگ کنگارو کی کہانی موصول ہونا شروع ہو گئی ہے۔" سیکرٹری نے اسے بتایا۔

"ٹھیک ہے' میرے پاس لے آؤ۔"

ابھی ڈیوک کی کہانی آدھی ہی آئی تھی کہ اسٹوڈیو سے تصویریں آنے لگیں۔ ڈیوک کے ساتھ کوئی فوٹوگرافر نہیں تھا' لہٰذا وہ لیو کی تصویروں کا بندوبست نہیں کر سکا تھا۔ تاہم اس نے ایک مقامی فوٹوگرافر کی خدمات حاصل کیں اور مٹلڈا اور بلی بیکر کو تصاویر کھنچوانے پر آمادہ کر لیا۔ بعض تصویروں میں مٹلڈا اور بیکر ایکشن میں نظر آ رہے تھے۔

کلے نے تصویروں کا جائزہ لیا اور سر ہلا کر رہ گیا۔ کنگارو واقعی دیو قامت تھا اور بیکر کا چہرہ فخر و انبساط کا مرقع بنا ہوا تھا۔ خاص طور پر وہ تصویر' جس میں بیکر نے جھکائی کے ذریعے مٹلڈا کے لیفٹ ہک کا دفاع کیا تھا۔ ہک کی قوت اور رفتار کا یہ عالم تھا کہ کیمرا اسے صحیح طور پر عکس بند نہیں کر سکا تھا۔ مٹلڈا کا بایاں ہاتھ دھندلا کر رہ گیا تھا۔

"یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے۔" کلے نے خود کلامی کی۔ "لیکن ڈیوک کہتا ہے کہ یہ سچ ہے تو یہ سچ ہے۔" وہ مسکرا کر اگلے روز کی کہانی کا جائزہ لینے لگا۔ ڈیوک نے پوری تفصیل فراہم کی تھی کہ اتفاق نے کس طرح اسے اس میلے تک پہنچایا تھا۔ اس کے بعد کہانی آگے بڑھی تھی۔ مسٹر بیکر نے مجھے بتایا کہ مٹلڈا کوئی عام کنگارو نہیں۔ وہ باکسنگ کو دل کی گہرائیوں سے پسند کرتا ہے اور اپنے حریفوں کے ساتھ بڑی محبت سے پیش آتا ہے۔ مسٹر بیکر کا اصرار ہے کہ مٹلڈا سراپا محبت ہے۔ میں خود اس محبت کا مظاہرہ دیکھ چکا ہوں۔ مسٹر بیکر نے وضاحت کی کہ مٹلڈا کو باکسنگ سے عشق ہے۔ وہ اپنے حریفوں سے

بت کرتا ہے کیونکہ انہی کی وجہ سے اسے اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس کا آخری بوسہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا جذبہ تشکر اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔ میں اس آخری بوسے کا مظاہرہ گزشتہ روز دیکھ چکا ہوں۔ اس سلسلے میں مسٹر بیکر نے مجھے ایک اقعہ سنایا۔ مٹلڈا کی عمر اس وقت سوا سال تھی اور مسٹر بیکر ایک سرکس سے متعلق تھے۔ ہ وہاں بیگ پنچنگ کا مظاہرہ کرتے تھے۔ سرکس میں دو کنگارو اور تھے۔ ایک بڑا کنگارو تھا' جس کا وزن ۱۷۵ پونڈ تھا۔ دوسرا کنگارو چھوٹا تھا۔ ایک دن ان تینوں کو کھیت میں چرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ وہاں بڑے کنگارو نے چھوٹے کنگارو کے ساتھ کچھ زیادتی کی' بلکہ مسلسل اسے ستاتا رہا۔ کنگارو فطری باکسر ہوتے ہیں اور ایک دوسرے پر اپنی برتری باکسنگ ہی کے ذریعے ثابت کرتے ہیں۔

بیکر پریشان تھا کہ چھوٹے کنگارو کے بعد بڑا کنگارو اس کے مٹلڈا کی طرف متوجہ ہو گا وہ جلدی سے لپکا تاکہ مٹلڈا کو وہاں سے نکال لائے لیکن اس دوران مٹلڈا چھوٹے کنگارو کو اپنی اوٹ میں چھپا کر بڑے کنگارو کو چیلنج کر چکا تھا۔ بیکر سحرزدہ سا وہ تماشا دیکھ رہا تھا۔ بڑا کنگارو بری طرح جھپٹا لیکن مٹلڈا نے بڑے سکون سے اسے اپنے پیروں کی مدد سے روک لیا۔ اس کے بعد وہ ایکشن میں آیا' دو لیفٹ اور ایک شارٹ رائٹ اور بڑا کنگارو محض چند سیکنڈ میں گر پڑا۔ وہ بے ہوش چکا تھا۔ یوں مسٹر بیکر کو پہلی بار احساس ہوا کہ ان کا مٹلڈا پیدائشی باکسر ہے اور اس فن کی باریکیاں قدرتی طور پر سمجھتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کنگارو کو تربیت دی اور صرف ایک سال کے اندر مٹلڈا ایک ایسا باکسر بن گیا' جسے باکسنگ سے عشق تھا۔ وہ ایک سچا اسپورٹس مین ہے۔ اس کے بعد ڈیوک نے بیکر اور مٹلڈا کی طویل خواری کی داستان رقم کی تھی اور بتایا تھا کہ بیکر کس طرح سلیمان تک پہنچا۔ میں نے بیکر سے مستقبل کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ مٹلڈا ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ لیو ڈیکرٹی سے جوابی مقابلے کے بارے میں میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے بیکر نے کہا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں' بشرطیکہ سابق چیمپئن اپنی اہلیت ثابت کر سکے۔ اگر لیو نے خود کو ٹاپ چیلنجر ثابت کر دیا تو ہم اسے ضرور موقع دیں گے۔

☆----------☆----------☆

پیٹرک نے وہ خبر بے حد سنجیدگی سے پڑھی اور سر ہلاتے ہوئے بولا "یہ بیکر بہت سمجھ دار معلوم ہوتا ہے۔ اس کا استدلال بے حد معقول ہے۔ واقعی چیمپئن شپ کے لئے باقاعدہ رینکنگ ہونی چاہئے۔ گویا مٹلڈا کسی بھی باکسر سے لڑنے کو تیار ہے۔ میرے پاس ایک ایسا لڑکا ہے' جو کسی بھی باکسر کے لئے مصیبت بن سکتا ہے۔"

"یہ کیا بکواس ہے!" پنکی پھٹ پڑا۔ "رینکنگ فضول چیز ہے۔ لیو کسی سے نہیں لڑے گا اور یہ ڈیوک کون ہوتا ہے فیصلے صادر کرنے والا؟"

سلیمان تو جیسے بادلوں پر پرواز کر رہا تھا۔ "واقعی' لیو اب کسی سے نہیں لڑے گا۔" اس نے جلدی سے کہا "اب میں مڈل ویٹ چیمپئن کا منیجر ہوں۔" پھر اس کی نظر اخبار پر پڑی۔ "ایں' یہ کیا بکواس ہے!" اس نے چونک کر کہا "بیکر کا دماغ خراب ہوگیا ہے۔ کہتا ہے' ہم ہر باکسر سے لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ اوہ' اس سے پہلے کہ وہ مزید حماقت کرے' مجھے وہاں پہنچ جانا چاہئے۔ ہمیں ہر ایک سے لڑنے کی کیا پڑی ہے۔ آخر ہم چیمپئن ہیں۔"

"شاباش سلیمان' تم واقعی کسی منیجر کے انداز میں سوچ رہے ہو۔" پیٹرک نے کہا۔

لیکن پنکی کے لئے یہ سب ناقابل برداشت تھا۔ "یو.......... یو مسلم باسٹرڈ.......... تم ہو کیا چیز۔" اس نے دہاڑ کر کہا "تمہارے پاس تو منیجر کا لائسنس بھی نہیں ہے۔ نکل جاؤ میرے دفتر سے۔"

سلیمان کرسی سے اٹھا اور آستینیں چڑھانے لگا۔ "تم نے مجھے مسلم باسٹرڈ کہا۔" وہ غرایا "تم ہو کیا چیز.......... میں ابھی تمہیں بتاتا ہوں۔ تم مجھے جانتے نہیں ہو۔"

پنکی کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ "میں معافی چاہتا ہوں۔ اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں لیکن تمہیں بھی ایسی بات نہیں کہنی چاہئے۔ میرے خیال میں یہ سب پیٹرک کا کیا دھرا ہے۔ ورنہ ڈیوک کو کیسے معلوم ہوتا کہ لیو کاموگا جا رہا ہے.........."

"ان دنوں تمہاری قسمت ہی عروج پر ہے۔" پیٹرک نے زہر خند کیا "ڈیوک کے طیارے میں خرابی ہوگئی تھی۔ تفصیل اخبار میں پڑھ لو۔ وہ اتفاق سے وہاں پہنچا.........."

"اور انہوں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔" سلیمان نے لقمہ دیا۔

"اب تم بولے تو میں تمہارا منہ توڑ دوں گا۔" پنکی نے کہا۔ "نکل جاؤ یہاں سے

اور کوئی دوسرا ٹھکانا ڈھونڈو۔"

"پنکی خود کو سنبھالو۔ کہیں تمہیں ہارٹ اٹیک نہ ہو جائے۔" پیٹرک نے پنکی کو چمکارا۔ "اس دفتر پر جتنا تمہارا حق ہے' اتنا ہی میرا بھی ہے۔" پھر وہ سلیمان سے مخاطب ہوگیا۔ "اس چیمپئن کا کچھ حصہ مجھے بھی دے دو۔ دس فی صد کے عوض میں تمہیں بیس ہزار ڈالر دے سکتا ہوں۔ ویسے بھی تمہیں میری مدد کی ضرورت پڑے گی۔" لیکن وہ نیم سنجیدہ تھا۔ دراصل وہ پنکی کے سوئی چبھو رہا تھا۔

"کیوں مذاق کرتے ہو۔" سلیمان نے کہا "میں کیوں بیچوں اسے۔ وہ میری دریافت ہے اور ۵۱ فی صد میرا ہے۔ تم نے جمنازیم میں اسے دیکھا تھا۔ اب میں سمجھا ہوں کہ وہ محض ایکٹ نہیں تھا۔ واقعی.......... وہ پیدائشی باکسر ہے۔ سب کا صفایا کر دے گا اور میرے وارے نیارے ہو جائیں گے۔ فائٹس' پھر ٹیلیویژن اور فلم.........."

"اے! تم کیا چاہتے ہو؟ تم تو مجھے پاگل کر دو گے۔" پنکی نے اپنا سر پیٹتے ہوئے کہا "ٹائٹل پر تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ وہ ٹائٹل فائٹ نہیں تھی۔" اچانک اسے کچھ خیال آیا۔ اس نے ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کیا۔ "ہیلو آپریٹر' میں باکسنگ کمیشن کے چیئرمین سے بات کرنا چاہتا ہوں۔" اس نے ماؤتھ پر ہاتھ رکھا اور پیٹرک سے پوچھا "مسی پی کا دارالحکومت؟"

"جیکسن" پیٹرک نے تمباکو چباتے ہوئے کہا۔

"جیکسن' مسی پی میں باکسنگ کمیشن کا چیئرمین۔" پنکی نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ پھر وہ چیخنے لگا۔ "نہیں۔ مجھے نمبر معلوم نہیں۔ وہاں کے آپریٹر سے معلوم کر لینا۔" اس نے ریسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر خاموشی رہی' پھر گھنٹی بجی۔ پنکی نے ریسیور اٹھا لیا "کیا.......... ناممکن.......... ہونا چاہئے.......... نہیں ہے.......... اچھا ٹھیک ہے۔" اس نے آخری الفاظ مرے مرے لہجے میں کہے اور ریسیور رکھ کر پیٹرک سے مخاطب ہوگیا۔ "وہ کہتی ہے' مسی پی میں باکسنگ کمیشن ہی نہیں ہے۔"

"اگر تم نے مجھ سے پوچھ لیا ہوتا تو اس کال پر تمہاری رقم ضائع نہ ہوتی۔" پیٹرک نے کہا "مسی پی میں باکسنگ کے قوانین سرے سے نہیں ہیں۔ کاموگا جیسے قصبے کا خود

تصور کرلو۔"

سلیمان یہ سن کر اچھل پڑا۔ "اگر ایسا ہے تو مسٹر ڈیوک کی بات حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیوں، ہے نا پیٹرک؟"

پیٹرک بے حد تجربہ کار منیجر تھا۔ اب تک وہ محض پنکی کے سوئیاں چبھوتا رہا تھا۔ اس کے خیال میں ڈیوک کی رپورٹ محض ایک دلچسپ مذاق کی حیثیت رکھتی تھی لیکن اب وہ سوچ میں پڑ گیا۔ سلیمان کی بات درست بھی ثابت ہو سکتی تھی۔ ایک ایسی ریاست میں جہاں نہ باکسنگ کمیشن ہو اور نہ کوئی قانون۔ کوئی طے شدہ فائٹ، خواہ وہ سو راؤنڈ کی ہو یا دو راؤنڈ کی، ایک ہی جیسی اہمیت رکھتی تھی۔ بشرطیکہ معاہدہ دستاویزی شکل میں ہو۔ ڈیوک نے جو کچھ لکھا تھا اگر وہ حرف بہ حرف درست تھا تو وہ کنگارو سونے کی کان ثابت ہونے والا تھا اور پیٹرک ہمیشہ جیتنے والے کے ساتھ رہنا پسند کرتا تھا۔ "تمہاری بات میں وزن ہے سلیمان۔" اس نے کہا۔ "ڈیوک کی بات کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اس کے پرستاروں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔"

سلیمان بہت تیزی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ "اے لڑکے تم کہاں جا رہے ہو؟" پیٹرک نے اسے پکارا۔

"لائسنس کمشنر کے پاس۔" سلیمان نے جواب "مجھے منیجر کا لائسنس درکار ہوگا۔ پنکی نے میری صحیح رہنمائی کی ہے۔"

"میں تمہارے ساتھ چلوں گا بیٹے۔ تمہیں مدد کی ضرورت ہوگی۔" پیٹرک نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

اب پنکی دفتر میں تنہا تھا۔ اس کا غصہ دیوانگی کی حد کو پہنچ گیا تھا۔ اس نے ریسیور اٹھایا اور ماؤتھ پیس میں دھاڑا۔

"لیو ڈیکرٹی سے ملاؤ، کاموگا مسی پی، فون نمبر........"

☆------------☆------------☆

تین رکنی باکسنگ کمیشن کا سب سے بڑا مسئلہ تھا، اختلاف رائے۔ تینوں کسی بات پر متفق ہی نہیں ہوتے تھے۔ چنانچہ نیویارک اسٹیٹ نے کمیشن کو توڑ کر صرف ایک لائسنس کمشنر کا تقرر کیا، جو صرف گورنر کو جواب دہ تھا۔ یہ طریقہ کامیاب ثابت ہوتا اگر لائسنسنگ کمشنر کا تقرر خالص سیاسی بنیادوں پر نہ کیا جاتا۔ کرنل ولیم باکسنگ کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ کرنل کا تعلق ایری زونا سے تھا۔ طبعاً وہ دیہاتی کاؤ بوائے تھا۔ جینز میں ملبوس رہتا اور جیب میں ہروقت ریوالور رکھتا۔ وہ انتہائی چالاک سیاستدان تھا اور اسے ہروقت یہ فکر رہتی تھی کہ اس کے کسی اقدام سے ووٹرز برگشتہ نہ ہو جائیں۔

اس وقت سلیمان یوسف اور پیٹرک اس کے سامنے بیٹھے تھے۔ پیٹرک کا خون کھول رہا تھا کیونکہ سلیمان نے دفتر میں داخل ہوتے ہی بولنا شروع کر دیا تھا اور بغیر کسی وقفے کے بولے جا رہا تھا۔ اس نے مٹلڈا کے تذکرے سے گفتگو کا آغاز کیا تھا اور اب ڈیوک کے کالم تک آ پہنچا تھا جو اب تک اسے زبانی یاد ہو چکا تھا۔ "میرا کنگارو............" وہ کہتے کہتے رک گیا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کا تاثر ابھر آیا، یہ تاثر پیٹ کے درد کی وجہ سے پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ پیٹرک نے دانستہ طور پر اپنے بوٹ سے اس کا پاؤں مسل ڈالا تھا.......... گویا اس نے سلیمان کی گفتگو میں بریک لگایا تھا۔

"کیا.......... کیا باتیں کر رہے ہو، میں کچھ سمجھا نہیں!" کرنل بوکھلایا ہوا نظر آ رہا تھا۔ سلیمان کی طویل تقریر کا بیشتر حصہ اس کے پلے نہیں پڑا تھا۔ "یہ عورت کون ہے، جس کا نام مٹلڈا ہے، اور اس کا لیو ڈیکرٹی سے کیا تعلق ہے؟ اور یہ کنگارو کا کیا چکر ہے۔ میری سمجھ میں تو ڈیوک کا کالم بھی نہیں آیا۔ میرے پاس کیوں آئے ہو تم؟ اس چکر سے میرا کیا تعلق ہو سکتا ہے؟"

اتنی دیر میں پیٹرک خود کو تیار کر چکا تھا۔ اس نے آنکھیں نکال کر سلیمان کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا' پھر اس نے خود تقریر شروع کر دی۔ "نہیں مسٹر کمشنر' کوئی تعلق نہیں۔ دراصل سلیمان نوجوان ہے اور کبھی کبھی جوش میں آکر بہکنے لگتا ہے' لیکن ہے یہ اچھا لڑکا۔ میرے پاس بہت سے باکسر ہیں اور یہ اس سلسلے میں میری مدد کرتا ہے' میرا معاون ہے یہ۔ میری مصروفیات بڑھ گئی ہیں اور اکثر اسے میری ذمے داریاں سنبھالنا پڑتی ہیں۔ اپنا کام بہتر طور پر سرانجام دینے کے لئے اسے منیجر کا لائسنس درکار ہے۔"

کرنل شکر گزار نظر آنے لگا۔ یہ زبان وہ تھی جو وہ آسانی سے سمجھ سکتا تھا۔ "میں سمجھ گیا۔ لائسنس چاہئے' ٹھیک ہے' میں اس کا ریکارڈ چیک کروں گا۔"

"یہ بہت اچھا لڑکا ہے مسٹر کمشنر' کبھی کسی جرم میں ملوث نہیں ہوا۔ بہت سے لوگ اس کے کردار کی گواہی دیں گے۔ خود میں اسے پانچ سال سے جانتا ہوں۔" پیٹرک نے جلدی سے کہا۔

"بہت خوب۔ اس کا کیا نام ہے؟"

"سلیمان.......... سلیمان یوسف۔ مسلمان ہے۔ یہیں پیدا ہوا ہے.......... میرا مطلب ہے' امریکا میں۔"

کرنل نے سلیمان کو غور سے دیکھا "بہت زیادہ بولتا ہے لیکن میرا خیال ہے' تمہارے کام میں یہ چیز اہلیت میں شمار کی جاتی ہے۔" اس نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"یہ میرے دفتر میں بیٹھتا ہے۔ مختلف نائٹ کلبوں کے لئے ایکٹ بک کرتا ہے۔"

کرنل خود کچھ نہیں جانتا تھا' اس لئے فیلڈ کے پرانے لوگوں پر انحصار کرتا تھا اور پیٹرک پرانا آدمی تھا۔ "ٹھیک ہے پیٹرک' تم اس کی ذمے داری لیتے ہو؟"

"جی ہاں کرنل! اور مجھے دو لائسنس درکار ہیں۔ درحقیقت مجھے دو آدمیوں کی ضرورت ہے۔ دوسرا لائسنس بلی بیکر کے نام پر بنا دیجئے۔ شکریہ سر۔"

کرنل خوش تھا کہ اسے کارکردگی دکھانے کا موقع ملا ہے۔ اس نے فوراً ہی پیٹرک کا کام کر دیا۔

وہ دونوں باہر نکل آئے۔ سلیمان حیران دکھائی دے رہا تھا۔ "واہ پیٹرک! تم نے تو

کمال ہی کر دیا۔ اتنی آسانی سے۔" اس نے ستائشی لہجے میں کہا۔

"خدا کی پناہ' تم تو اسے کنگارو کی مکمل داستان سنانے بیٹھ گئے تھے۔ یقین کرو' اگر تم مزید ایک منٹ اور بول لیتے تو وہ ہم دونوں کو باہر پھنکوا دیتا۔" پیٹرک نے کہا۔ "اب دیکھو.......... میں نے تمہارا کام کروایا ہے۔ کیا خیال ہے' اس کنگارو کے دس فیصد حقوق مجھے منتقل کر دو۔ میں تمہیں ۲۵ ہزار ڈالر دے سکتا ہوں۔"

سلیمان جانتا تھا کہ شکر گزاری اپنی جگہ اور کاروبار اپنی جگہ۔ اس نے صاف انکار کر دیا۔ "میں اب مڈل ویٹ چیمپئن کا منیجر ہوں۔ میں اور بیکر مل کر خوب کمائیں گے۔"

پیٹرک کو اس پر کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ وہ جانتا تھا کہ فائٹنگ بزنس میں احسان اور تشکر سے کام نہیں چلتا۔ "اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟" اس نے پوچھا۔

"میں کاموگا جاؤں گا۔ ورنہ وہ احمق بیکر بنا بنایا کھیل بگاڑ دے گا۔ نمائشی مقابلوں سے ہمیں ایک ہزار ڈالر یومیہ آمدنی ہو سکتی ہے۔"

"میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔" پیٹرک نے پیشکش کی۔ "تم اس لائن میں نئے ہو۔ تمہیں قدم قدم پر میری مدد کی ضرورت ہو گی۔"

سلیمان کو اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ اس مدد کا ایک نمونہ تو وہ دیکھ ہی چکا تھا.......... اور پھر وہ مدد بلامعاوضہ تھی۔

☆-----------☆-----------☆

مین کارنیوال کاموگا سے رخصت ہو چکا تھا اور اب اوکلاہوما کی سرحد پر تھا۔ مٹلڈا اور بلی بیکر کی شہرت ساری دنیا میں پھیل چکی تھی۔ مین نے بیکر کا معاوضہ بڑھا دیا تھا اور اس کا ایکٹ اب کارنیوال کا سب سے اہم حصہ بن گیا تھا۔

لیکن بیکر بے حد ناخوش تھا۔ وہ برسوں سے آوارہ گرد کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ اس کی بیوی آسٹریلیا میں فوت ہو گئی تھی اور وہ اولاد سے بھی محروم تھا۔ دریائے ٹیمز کے کنارے پر واقع اپنا آبائی پب اسے شدت سے یاد آتا تھا۔ وہ وہاں واپس جانا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کی شہرت اس کے پب کو بے تحاشا رونق بخشے گی۔ اسی لئے وہ ہمیشہ رقم بچانے کی فکر میں رہتا تھا لیکن مصیبت یہ تھی کہ اسے ایک مہینے کام ملتا تو تین مہینے کی بے

کاری سر پر آجاتی تھی۔ اس حالت میں بچت کا سوال ہی کہاں تھا۔ ایک وقت کا کھانا بھی مسئلہ بن جاتا تھا۔ اس کے باوجود وہ اپنے خواب سے کبھی دست بردار نہیں ہوا۔ وہ اپنا آبائی سب خرید کر عمر کے آخری ایام وہاں سکون سے گزارنا چاہتا تھا۔

اب اچانک تقدیر اس پر مہربان ہو گئی تھی۔ اسے یوں لگ رہا تھا کہ جلد ہی اس کا یہ خواب حقیقت بن جائے گا۔ اب تو ٹیلی ویژن کمپنیوں کی طرف سے بھی اسے پیشکشیں مل رہی تھیں لیکن وہ ناخوش تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ مٹلڈا سے بہت محبت کرتا تھا۔ یہ شہرت اسے ناپسند تھی کیونکہ یہ مٹلڈا کے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتی تھی۔ کسی بھی وقت کوئی امیچور یا پروفیشنل باکسر انعام کے چکر میں مٹلڈا کے مقابلے میں آکر اسے نقصان پہنچا سکتا تھا۔ وہ کس کس کو چیک کرتا۔ وہ تو مڈل ویٹ چمپئن کو بھی نہیں پہچان سکا تھا۔ مٹلڈا کو نقصان پہنچنے کا تصور بھی اس کے لئے اندوہناک تھا۔ یہ بات نہیں کہ اسے مٹلڈا کی صلاحیت اور مہارت پر اعتماد نہیں تھا' لیکن وہ جانتا تھا کہ عظیم ترین باکسر بھی مقابلوں میں دو پنچ کھا ہی لیتے ہیں اور یہ سوچ کر اس کا بدن کپکپا کر رہ گیا کہ مٹلڈا کے کبھی پنچ لگ گیا تو کیا ہو گا۔ وہ پردیس میں تھا اور تنہا' کوئی دوست نہیں تھا۔ صرف مٹلڈا تھا اور اسی کو وہ حال دل سنا سکتا تھا۔ مٹلڈا کا سر تھپتھپاتے ہوئے اس نے کہا۔ "تمہیں تو معلوم ہی نہیں مٹلڈا کہ تم نے کیا کارنامہ انجام دیا ہے۔ تم نے چمپئن کو ناک آؤٹ کیا ہے چنانچہ اب بے فکری کے دن گئے پیارے۔ اب تم صرف مجھ سے کھیل سکتے ہو۔ میرے سوا جو بھی سامنے آئے' اسے پہلی فرصت میں ناک آؤٹ کرنا ہے۔ دیر لگانے کی ضرورت نہیں' پہلی فرصت میں ہاتھ رسید کر دو۔ سمجھے؟"

مٹلڈا پہلو کے بل لیٹا تھا۔ اس نے اپنا سر اگلے پیروں پر ٹکا رکھا تھا۔ بلی بیکر کی باتیں اسے اچھی لگتی تھیں۔ اسی لئے وہ اس وقت اُک اُک کی آوازیں نکال رہا تھا۔ ویسے وہ بے چارہ ایک لفظ بھی نہیں سمجھ پایا تھا۔ اسے علم نہیں تھا کہ مستقبل میں اس کے لئے کیا کچھ ہے.......... اسے بڑے بڑے باکسروں سے لڑنے کا موقع ملنے والا ہے۔ وہ تو بس بلی بیکر پر اعتماد کرتا تھا' جو اس سے پیار کرتا تھا۔ اس سے باتیں کرتا تھا' اسے غذا فراہم کرتا تھا' اس کا خیال رکھتا تھا اور اسے تفریح کے لئے کسی کنگارو سے لڑنے کا موقع

فراہم کرتا تھا۔ اگرچہ یہ کنگارو مختلف قسم کے تھے۔ اس کے نزدیک دنیا کنگاروؤں سے بھری ہوئی تھی.......... نسلی اختلاف اپنی جگہ' اس کے خیال میں وہ سب کنگارو ہی تھے۔

"اے بلی' دو افراد تم سے ملنے آئے ہیں۔" کسی نے بلی بیکر کو آواز دی۔ اس نے مٹلڈا کا سر تھپتھپایا اور باہر چلا آیا۔ سلیمان اور پیٹرک کار کے پاس کھڑے ملے۔ وہ انہیں ٹل میں اپنے کمرے میں لے آیا اور شروع ہو گیا۔ "تم لوگ مجھے تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہو۔ یہ مڈل ویٹ چمپئن کا راگ کیسا ہے۔ تم لوگ ایک معصوم جانور سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہو سمجھے۔ اسے چوٹ لگ سکتی ہے۔"

سلیمان پہلے تو سکتے میں رہ گیا پھر مدافعانہ انداز میں بولا۔ "لیوڈیکرٹی عالمی چمپئن تھا' جسے مٹلڈا نے ناک آؤٹ کیا ہے۔"

"مجھے اس لیوڈیکرٹی سے کیا' مجھے تو مٹلڈا کی فکر ہے۔" بیکر غرایا۔ "اگر اسے کچھ ہو گیا تو؟ وہ میرے لئے بیٹے کی طرح ہے۔ ہم نے اچھا برا وقت ساتھ گزارا ہے۔ میں اسے نقصان نہیں پہنچنے دوں گا۔"

"لیکن لیو کو ہم نے تو نہیں بھیجا تھا۔" سلیمان نے صفائی پیش کی۔ "وہ خود آیا تھا اور اب مٹلڈا مشہور ہو چکا ہے۔ ہم بے حساب دولت کما سکتے ہیں۔"

"مشہور ہو گیا ہے!" بیکر نے زہریلے لہجے میں کہا۔ "ہم مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔ گزشتہ رات بھی ایک پروفیشنل رِنگ میں اتر آیا اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلا۔ خوش قسمتی سے مٹلڈا نے اسے ناک آؤٹ کر دیا۔ ہوش میں آنے کے بعد اس نے اعتراف کیا کہ وہ ایک پیشہ ور باکسر ہے۔"

"لیکن مٹلڈا نے لیوڈیکرٹی کو بچوں کی طرح کھلایا تھا۔" پیٹرک نے پہلی بار زبان کھولی۔ "میں خود بھی جمنازیم میں اسے دیکھ چکا ہوں۔ وہ ایک رات میں بارہ پروفیشنل باکسروں کو ناک آؤٹ کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ آخر تم خوفزدہ کیوں ہو مسٹر بیکر؟"

"خوفزدہ ہونے کی کیا بات ہے اس میں۔ مٹلڈا اپنا دفاع کرنا جانتا ہے لیکن اسے اس طرح مڈل ویٹ چمپئن قرار دینا.........."

"چمپئن تو وہ ہے۔" سلیمان نے چیخ کر کہا۔ "ڈیوک نے اسے چمپئن قرار دیا ہے تو

اسے کوئی چیلنج نہیں کر سکتا۔"

"مسٹر بیکر........ مجھے اپنی پریشانی کا سبب تو بتاؤ۔" پیٹرک نے کہا۔

"تم ہو کون؟" بیکر اس پر الٹ پڑا۔ "مٹلڈا میرا سب سے قیمتی اثاثہ ہے۔ دو سال بعد میں باعزت طور پر ریٹائر ہو سکتا ہوں۔ پھر میں اپنے وطن میں ایک پب خریدوں گا اور مٹلڈا کے ساتھ سکون سے رہ سکوں گا۔"

"لیکن یہ تو سوچو کہ مٹلڈا اب مڈل ویٹ چمپئن ہے۔" سلیمان نے اصرار کیا۔ "ڈیوک نے اسے چمپئن قرار دیا ہے۔ اسی لئے تو پنکی خوفزدہ ہے۔ ڈیوک کا لکھا قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیوں پیٹرک؟"

"بالکل درست ہے۔ پنکی بوکھلایا ہوا ہے۔ یہ ایک بالکل نئی بات ہے کہ کنگارو نے عالمی چمپئن کو ناک آوٹ کیا ہے۔ ویسے کیا یہ حقیقت ہے؟" پیٹرک نے بیکر سے پوچھا۔

"ہاں یہ سچ ہے۔" بیکر نے خفا ہو کر کہا۔ "مجھے تو شروع ہی سے شک تھا کہ وہ کوئی باکسر ہے لیکن میں کیسے ثابت کرتا۔ مٹلڈا کو تو اس سے غرض ہی نہیں ہوتی کہ اس کا حریف کون ہے۔ وہ اس سے کھیلتا رہا اور جب لیو شرارت پر اتر آیا تو مٹلڈا نے اسے زیپ کر دیا۔"

"اور اب مٹلڈا عالمی چمپئن ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ چمپئن کتنی دولت کماتا ہے' اور پھر چمپئن کنگارو ہو تو سبحان اللہ!" سلیمان روانی میں کہہ گیا۔ بہرحال اس نے اپنی تقریر جاری رکھی۔ "یہ مٹلڈا اب میرے اور تمہارے لئے سونے کی کان ہے' سمجھے؟ اب تم ایک نہیں سینکڑوں پب خرید سکتے ہو۔ مسٹر ڈیوک' مٹلڈا کی پبلسٹی کر رہے ہیں۔ اس کارنیوال کو جہنم میں جھونکو۔ میں مٹلڈا کے لئے فائٹس مرتب کروں گا۔ دس لاکھ ڈالر تو ہمیں جوابی مقابلے ہی میں مل سکتے ہیں۔"

"دس لاکھ ڈالر!" بیکر اچھل پڑا۔ "اے' تم لوگ مجھے بے وقوف بنا رہے ہو اور کون کہتا ہے کہ میں کارنیوال چھوڑ دوں؟"

"میں کہتا ہوں۔" سلیمان نے سینہ ٹھونک کر کہا۔ "میں مٹلڈا کا منیجر ہوں۔ مٹلڈا ۵۱ فیصد میرا ہے' لہٰذا میرا حکم چلے گا۔ میں نے تمہارے لئے منیجر کا لائسنس لے لیا ہے۔ رنگ

میں مٹلڈا کی دیکھ بھال تم کرو گے۔"

بیکر کے چہرے پر عجیب تاثر نظر آیا' جیسے وہ ہنسی ضبط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

"اوہ' تم منیجر ہو' اور یہ کون ہے؟" اس نے پیٹرک کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ مشیر ہے۔ بہت تجربہ کار آدمی ہے۔ دوست ہے میرا۔"

"دوست دوست کچھ نہیں" پیٹرک نے منہ بنا کر کہا۔ "تمہارا جانور بہترین باکسر ہے۔ میں نے سلیمان کو دس فیصد کے عوض پچیس ہزار ڈالر کی پیشکش کی تھی لیکن یہ رضامند نہیں ہوا۔ تمہارا کیا خیال ہے اس پیشکش کے بارے میں؟ یقین کرو' مٹلڈا باکسنگ کی دنیا میں انقلاب برپا کر دے گا۔ بولو' کیا کہتے ہو؟"

بیکر نے عجیب سی نظروں سے باری باری ان دونوں کو دیکھا۔ "تم لوگ مجھے بے وقوف بنا رہے ہو؟"

"ہرگز نہیں۔ جو شخص' میرا مطلب ہے' جو جانور' لیوڈیکرٹی کو ساڑھے چار منٹ میں زمین چاٹنے پر مجبور کر دے' وہ چھ ماہ کے اندر اندر مڈل ویٹ باکسروں کی پوری کھیپ کو نمٹا سکتا ہے۔" پیٹرک نے کہا۔

بیکر چند لمحے ان دونوں کو دیکھتا رہا' پھر سرگوشی میں بولا۔ "میرا خیال ہے' ہمیں رازداری کے ساتھ گفتگو کرنا ہو گی۔ کوئی اور سننے نہ پائے۔"

پیٹرک نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے باتھ روم کی طرف اشارہ کیا۔ وہ تینوں باتھ روم میں داخل ہو گئے۔ انہوں دروازہ بند کیا اور تمام نل کھول دئے۔ بیس منٹ بعد وہ باہر آئے تو ان کے درمیان ایک معاہدہ مرتب ہو چکا تھا اور اس پر دستخط بھی کئے جا چکے تھے۔ اب وہ تینوں مٹلڈا کی آمدنی میں برابر کے حصے دار تھے۔ یہ ایک معما تھا کہ پیٹرک کو کیسے قبول کیا گیا۔ کیونکہ اس نے کوئی رقم ادا نہیں کی تھی۔

☆-----------☆-----------☆

معاہدے پر دستخط ہونے کے ایک ماہ بعد چپراسی نے ڈیوک کے سامنے ایک پرچی رکھ دی۔ "یہ صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔" اس نے کہا۔ ڈیوک نے پرچی کا جائزہ لیا۔ سلیمان یوسف کسی اہم کام کے سلسلے میں اس سے ملنا چاہتا تھا۔ ڈیوک اس وقت کام

کر رہا تھا۔ ایسے ملاقاتی ہمیشہ اسے گراں گزرتے تھے۔ تاہم اس نے چپراسی سے کہا کہ سلیمان یوسف کو اندر بھیج دے۔ سلیمان یوسف پہلی نظر میں اسے پسند نہیں آیا۔ شاید اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ وہ اسے ڈسٹرب کرنے کا سبب بنا تھا۔ وہ خاصا نروس نظر آ رہا تھا۔ "کہئے' میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟" ڈیوک نے کہا۔

سلیمان دفتر کی آرائش دیکھ کر دنگ رہ گیا تھا۔ تاہم اس نے ٹائپ رائٹر پر چڑھی ہوئی شیٹ کو بغور دیکھا اور بولا۔ "کیا آپ مٹلڈا کے بارے میں لکھ رہے تھے؟"

"نہیں' البتہ اس کے بارے میں لکھنے کا ارادہ ہے۔" ڈیوک نے جواب دیا۔ "خیر' آپ کس سلسلے میں مجھ سے ملنا چاہتے تھے؟"

سلیمان نے فیصلہ کیا کہ اپنا مدعا تیزی سے کہہ دینا چاہئے' ایک ہی سانس میں۔ ورنہ بات پوری نہیں ہو سکے گی۔ چنانچہ وہ شروع ہو گیا۔ "مسٹر ڈیوک! بات یہ ہے کہ میں آپ کو مٹلڈا کا دس فیصد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صرف اتنا کریں کہ اسے عالمی مڈل ویٹ چیمپئن لکھتے رہیں۔ اس کی آمدنی کا دس فیصد اظہار تشکر کے طور پر آپ کو ملتا رہے گا۔ ہم تینوں اس پر متفق ہیں۔ یہ معاوضہ نہیں ہو گا' نذرانہ ہو گا۔ کیونکہ ہم آپ کی تحریر کا صلہ پیش کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ بس آپ ہفتے میں ایک بار اپنے کالم میں اس کا تذکرہ کر دیں۔ جی چاہے تو زیادہ بھی لکھ سکتے ہیں آپ........"

ڈیوک کے چہرے پر حیرت نظر آئی۔ "یعنی میں ہفتے میں کم از کم ایک بار مٹلڈا کے بارے میں لکھوں اور دس فیصد وصول کر لوں؟ اپنی مرضی سے زیادہ بھی لکھ سکتا ہوں۔"

"جی ہاں جناب' یہ پیشکش قبول کر کے آپ ہم پر احسان کریں گے۔" سلیمان نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

ڈیوک کے نتھنے پھولنے پچکنے لگے۔ "مسٹر سلیمان! ذرا دروازے کی طرف دیکھو۔ وہ چٹخا ہوا شیشہ تمہیں نظر آ رہا ہے نا؟" اس نے کہا۔ سلیمان نے پلٹ کر دیکھا۔ "یہ شیشہ ایک انچ موٹا ہے اور یہ اس خبیث آدمی کا سر ٹکرانے سے چٹخا تھا' جس نے پچھلی بار مجھے رشوت دینے کی کوشش کی تھی۔ میں تمہیں اپنے قدموں پر چل کر اس کمرے سے نکلنے کے لئے صرف تین سیکنڈ کی مہلت دے رہا ہوں۔ اس کے بعد تم یہاں سے پرواز کرتے

ہوئے نکلو گے۔" یہ کہہ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔

سلیمان نے پلٹ کر دیو قامت ڈیوک کو دیکھا اور جیسے مجسمے میں تبدیل ہو گیا۔ اسے ایسا لگا' جیسے اس کے جسم میں جان ہی نہ رہی ہو۔ گویا یہ بات یقینی تھی کہ وہ پرواز کرنے والا ہے کیونکہ اس کے قدموں نے زمین چھوڑنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے لب ہلتے رہے۔ آخر کار وہ بولنے میں کامیاب ہو گیا۔ ایسا بھی صرف دہشت کی وجہ سے ہوا تھا۔

"پلیز مسٹر ڈیوک ایسا نہ کریں۔ میں رشوت کی بات نہیں کر رہا تھا۔ میری پیشکش کا سبب محض اظہارِ تشکر تھا۔" پھر اس نے ایک ایسی بات کہی' جس نے ڈیوک کا غصہ ٹھنڈا کر دیا۔

"آپ نہیں جانتے مسٹر ڈیوک کہ آپ نے مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔" اس نے مزید کہا۔ "آپ کی وجہ سے مجھے میری محبت مل گئی ہے۔ اب مسٹر علی رشید کو میرے حنا سے ملنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں گیارہ بجے تک ان کے گھر ٹھہر سکتا ہوں۔"

ڈیوک کو پہلی بار احساس ہوا کہ اس نے اس نوجوان کو کس حد تک دہشت زدہ کر دیا تھا۔ اسے پہلی بار احساس ہوا کہ نوجوان کے انداز میں عجیب سی معصومیت تھی۔ رشوت دینے کی تردید کرتے ہوئے اس کے لہجے میں سچائی تھی........ حقیقی اظہارِ تشکر تھا' پھر درمیان میں ایک داستان محبت بھی تو تھی۔ اس کا غصہ صابن کے جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ "تم آخر ہو کیا بلا؟" اس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ اس بار لہجہ قدرے نرم تھا۔

"میں........ میں مٹلڈا کا منیجر ہوں جناب!"

"کب سے؟ پچھلی بار تو بلی بیکر تھا۔ تم کہاں سے آ ٹپکے۔ تم نے یقیناً دھونس سے کام چلایا ہو گا۔"

"نہیں جناب! بیکر تو میرے پاس اس وقت آیا' جب وہ چار دن سے بھوکا تھا اور اس کا کنگارو بھی بھوکا مر رہا تھا۔ میں نے اسے مین کارنیوال کے لئے بک کیا تھا........" سلیمان نے کہا اور پوری کہانی سنا دی۔

"تو پیٹرک بھی تمہارے ساتھ شامل ہے۔" ڈیوک کے لہجے میں حیرت تھی۔ "میں

اس کا سبب سمجھنے سے قاصر ہوں۔"

"اس کے خیال میں مٹلڈا عظیم ترین باکسر ہے۔" سلیمان نے جواب دیا۔ لیکن اس نے پیٹرک کی شمولیت کی وجہ بیان کرنا ضروری نہیں سمجھا۔

"میں سمجھ گیا۔ اچھا تم بیٹھ جاؤ۔" ڈیوک نے کہا۔

سلیمان بیٹھ گیا۔ "مسٹر ڈیوک! میں تو آپ سے مشورہ لینے آیا تھا۔ آپ کے کالم نے مٹلڈا کو ایک بیش قیمت اثاثہ بنا دیا ہے۔ پیٹرک کا کہنا ہے کہ وہ صرف ایک ہاتھ سے کسی کو بھی ناک آؤٹ کر سکتا ہے۔ اب تک وہ دو اور پروفیشنل باکسروں کو شکست دے چکا ہے۔ جوزف کو ۴۷ سیکنڈ میں اور کارٹر کو ڈیڑھ منٹ میں۔ اگر آپ اپنے کالم میں مٹلڈا کا تذکرہ کرتے رہیں تو ہمیں فائنس آسانی سے ملتی رہیں گی۔ لیکن مسٹر ڈیوک' خدا کی قسم دس فیصد کی پیشکش کا وہ مطلب نہیں تھا' جو آپ نے لیا۔"

ڈیوک نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ یہ سب کچھ مذاق میں شروع ہوا تھا۔ وہ تو صرف لیو اور پنکی جیسے گھٹیا لوگوں کو سوئی چبھونا چاہتا تھا۔ لیکن اس کالم کے بعد سے مرکری کی اشاعت مسلسل بڑھ رہی تھی۔ اس کے پرستاروں کی ڈاک بھی بڑھ گئی تھی۔ اب یہ معاملہ اور ہی رخ اختیار کر رہا تھا۔ دوسری طرف کوئی علی رشید تھا' حنا بھی' گیارہ بجے تک ٹھہرنے کی اجازت تھی۔ "لیکن مسٹر سلیمان........ ان تمام باتوں کا علی رشید اور حنا سے کیا تعلق ہے؟" اس نے پوچھا۔

"میں حنا سے محبت کرتا ہوں۔" سلیمان نے شرمیلے لہجے میں کہا۔ "علی رشید حنا کے والد کا نام ہے۔ وہ مجھے نالائق سمجھتے تھے اور حنا کو مجھ سے ملنے سے روکتے تھے۔ ان کے خیال میں میں ایک ناکام اور نکما شخص تھا۔ چنانچہ حنا مجھ سے چھپ چھپ کر ملتی تھی۔ لیکن مسٹر علی رشید آپ کے کالم کے شیدائی ہیں۔ انہوں نے آپ کے کالم میں مٹلڈا کے بارے میں پڑھا۔ پھر انہیں پتا چلا کہ میں مٹلڈا کا منیجر ہوں تو میرے بارے میں ان کے خیالات بدل گئے۔"

"تمہیں منیجر کا لائسنس کیسے مل گیا؟" ڈیوک نے کہا۔

"اس سلسلے میں پیٹرک نے میری مدد کی تھی۔"

"لائسنس کرنل ولیم نے دیا ہے؟" ڈیوک کا اگلا سوال تھا۔

"جی ہاں جناب۔ پھر مسٹر علی رشید نے سوچا کہ ایک دن میرا نام یقیناً آپ کے کالم میں شائع ہو گا۔ انہوں نے مجھے حنا سے ملنے کی اجازت دے دی۔"

"کیا حنا بہت اچھی لڑکی ہے؟"

"جی ہاں جناب! بے حد خوبصورت' بہت اچھے خیالات کی مالک ہے وہ۔ ہر وقت اچھے اور برے کی فکر میں رہتی ہے۔ مجھے دیانت کا سبق دیتی ہے۔ وہ تو اس دور کی لڑکی ہے ہی نہیں جناب۔"

ڈیوک بے حد متاثر نظر آ رہا تھا لیکن اس کا ذہن بری طرح الجھا ہوا تھا۔ آخر کار اس نے کہا۔ "دشواری یہ ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی چھوٹے ذہن کے مالک ہیں۔ بڑی بات سوچ ہی نہیں سکتے۔ مجھے حنا کی دیانت داری والی بات پسند آئی۔ ہم لوگ بھی ہمیشہ دیانت کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ میرا اشارہ اخبار کی طرف ہے۔ اگر تم لوگ اپنے ہاتھ صاف رکھو تو میں مٹلڈا کے سلسلے میں تمہارا ساتھ دوں گا۔"

"آپ کا مطلب ہے' سائلنٹ پارٹنر؟"

"سائلنٹ تو نہیں کہا جا سکتا۔" ڈیوک نے ٹائپ رائٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

سلیمان کا دل فخر و انبساط سے بھر گیا۔ کامیابی ہی کامیابی تھی۔ کیسی ہی سہی' بہر حال ڈیوک جیسا عظیم انسان اسے شراکت کی پیشکش کر رہا تھا۔ اب اسے ہر حال میں ڈیوک کے معیارِ دیانت کو ملحوظ رکھنا تھا۔

"آخر میں تمہیں دس لاکھ ڈالر بھی مل سکتے ہیں۔" ڈیوک نے کہا۔

سلیمان کے کان بجنے لگے۔ "دس لاکھ ڈالر۔" اس نے خود بیکر سے یہی کہا تھا........ لیکن محض اسے قائل کرنے کے لئے۔ حقیقت میں تو وہ دس لاکھ ڈالر کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی سوچ تو ہزار ڈالر یومیہ سے آگے نہیں جا سکی تھی........... اور اس کے نزدیک وہ بھی بہت تھے لیکن اب ڈیوک دس لاکھ ڈالر کا تذکرہ کر رہا تھا۔ اس کا تصور پھر چل نکلا۔ حنا کے لئے بیش قیمت تحائف' بہترین بنگلہ' لندن کے راستے ہوا نا

سے منگوائے جانے والے سگار..........

"لیکن تم اس دوران میں کسی بددیانتی کے مرتکب ہوئے تو تمہاری کھال اتار کر امپائر اسٹیٹ بلڈنگ پر لہرا دوں گا اور تم مسٹر علی رشید کے گھر میں قدم بھی نہ رکھ سکو گے۔"

سلیمان نے کچھ نہیں سنا۔ وہ تو دس لاکھ ڈالر کے تصور میں گم تھا۔ "دس لاکھ ڈالر۔" وہ بڑبڑایا۔

"میں نے کہا ہے کہ تمہیں دس لاکھ ڈالر بھی مل سکتے ہیں۔ لیکن ممکن ہے' آخر میں تمہیں پھوٹی کوڑی بھی نہ ملے۔ اب تمہیں اوپر کا سفر کرنا ہو گا تاکہ لیوڈیکرٹی جوابی مقابلے کے لئے مجبور ہو جائے۔ اس اوپر کے سفر میں بھی تم پانچ لاکھ ڈالر کما سکتے ہو۔ لیکن اس کے لئے حوصلے کی ضرورت ہو گی۔ جانتے ہو' لیوڈیکرٹی کا مالک کون ہے؟"

"پنکی۔" سلیمان نے جواب دیا۔ اس کا ذہن اب بھی دس لاکھ ڈالر کے تصور میں الجھا ہوا تھا۔

"ابھی تمہیں بہت کچھ سیکھنا ہے سلیمان یوسف!" ڈیوک نے کہا۔ "یہ سوال تم پیٹرک سے کرنا۔ لیو کا مالک انکل نونو ہے' مافیا کا مقامی چیف۔ اس کا اصل نام کوئی نہیں جانتا۔ اس کی شخصیت پردے میں ہے۔ صرف انکل نونو کا نام چلتا ہے۔ جو پروگرام ہم نے بنایا ہے' وہ اسے ناپسند کرے گا۔ اس کے لفنگے مجھے نقصان پہنچانے کی جرات نہیں کر سکتے لیکن تم ان کے لئے آسان ہدف ثابت ہو گے۔"

سلیمان پر اس کا بھی کچھ اثر نہیں ہوا۔ اس کے تصور میں شادی کا منظر تھا۔ مسٹر علی رشید کسی سے کہہ رہے تھے۔ "اس سے ملئے' یہ ہے میرا داماد۔ عالمی مڈل ویٹ چیمپئن کا کروڑ پتی منیجر۔ اے سلیمان! یہ ہوانا والے سگار اور ہوں گے تمہارے پاس؟"

"میں اس سلسلے میں اپنے باس سے بات کروں گا۔" ڈیوک نے مزید کہا۔ "ممکن ہے' میں غلطی پر ہوں لیکن ایسے موقعے زندگی میں ایک بار ہی ملتے ہیں اور وہ بھی بڑی مشکل سے۔ ممکن ہے' مٹلڈا ان ذلیل اور پنچ لوگوں کے لئے خدا کی لاٹھی بن کر آیا ہو۔"

"مسٹر ڈیوک' یہ تو بتائیں' ہمیں کیا کرنا ہو گا۔" آخرکار سلیمان نے پوچھا۔ لیکن

اب بھی وہ اپنے تصور کے طلسم سے پوری طرح آزاد نہیں ہوا تھا۔

اس وقت تک ڈیوک بھی حتمی نتیجے پر پہنچ چکا تھا۔ "سب سے پہلے ایک پریس کانفرنس کا بندوبست کرو۔" ڈیوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اخبار والوں سے مسلسل رابطہ رکھو۔ مٹلڈا کے لئے حریف تلاش کرنے کا کام پیٹرک پر چھوڑ دو۔ تم صرف بزنس منیجر... لیکن ایک بات یاد رکھنا۔ انکل نونو کی وجہ سے تم کسی بڑی دشواری میں پڑ سکتے ہو۔ اس سلسلے میں میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا۔ پیٹرک یہ بات زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکے گا۔ جہاں تک میرے منافع کا تعلق ہے' ممکن ہے مجھے پلٹزر پرائز مل جائے۔" پلٹزر پرائز والی بات ڈیوک نے مذاق میں کہی تھی۔ تاہم سلیمان کی طرح اس کی آنکھوں میں بھی خواب جاگ اٹھے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ مٹلڈا جیسے معجزے روز روز رونما نہیں ہوتے۔ لہٰذا اس موقعے سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔

"بہت بہتر مسٹر ڈیوک' جیسا آپ کہیں گے' ویسا ہی ہو گا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کا شکریہ کیسے ادا کروں۔"

"بس اب بھاگ جاؤ۔ اور ہاں' اپنا منہ بند رکھنا۔"

"یقیناً مسٹر ڈیوک۔ بہت بہت شکریہ۔" سلیمان نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے عقب میں دروازہ بند کیا' پھر کچھ سوچ کر دروازہ تھوڑا سا کھول کر اندر جھانکا اور بولا۔ "مسٹر ڈیوک' کیا آپ پانچ فیصد بھی قبول نہیں کریں گے؟" لیکن پھر اس نے تیزی سے اپنا سر پیچھے کر لیا۔ ٹیلیفون ڈائریکٹری دروازے پر اسی جگہ ٹکرائی' جہاں کچھ دیر پہلے اس کا سر تھا۔

☆-----------☆-----------☆

میٹروپولیٹن ایرینا اور جیریکو اسٹیڈیم کے مالک والٹر نے باکسنگ کو نئی زندگی دی تھی۔ میٹروپولیٹن ایرینا میں ۲۵ ہزار اور جیریکو اسٹیڈیم میں ایک لاکھ سے زائد تماشائیوں کی گنجائش تھی۔ ڈیوک کا خیال تھا کہ والٹر کا تعلق کسی نہ کسی حد تک مافیا سے ضرور ہے۔ مٹلڈا کا تذکرہ اب ڈیوک کے کالم تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ مرکری کا باکسنگ رائٹر مرے بھی اس تحریری دوڑ میں شامل ہو گیا تھا۔ ڈیوک کے قارئین اور پرستاروں کی تعداد

بہت زیادہ تھی.......... اور ان سب نے مٹلڈا نامی باکسر کو عالمی مڈل ویٹ چیمپئن تسلیم کرلیا تھا۔ انہیں اس سے غرض نہیں تھی کہ وہ آدمی ہے یا جانور۔ مرکری کے کالم میں اب جب بھی لیوڈیکرٹی کا تذکرہ ہوتا' اسے سابق چیمپئن لکھا جاتا۔

جو کارپوریشن والٹر کے پروموشن بزنس کی پشت پناہی کر رہی تھی' اس کے دباؤ پر والٹر کو پنکی اور لیو کے لئے پریس کانفرنس کا اہتمام کرنا پڑا۔ اس پریس کانفرنس میں تمام باکسنگ رائٹرز نے شرکت کی۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل تھے جن کا اس سلسلے میں کچھ لکھنے کا ارادہ نہیں تھا۔ ان کے نزدیک مٹلڈا محض ڈیوک کا مذاق تھا۔ بہرحال والٹر نے انہیں یہ کہہ کر مدعو کیا کہ اس شام پنکی اور لیو اس کے دفتر میں موجود ہوں گے اور اخباری نمائندوں کے سوالوں کے جواب دیں گے۔ انہوں نے محض تفریح کی غرض سے یہ دعوت قبول کی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ وہاں ڈیوک بھی موجود ہوگا لیکن ڈیوک نے اپنی جگہ مرے کو بھیج دیا۔ ظاہر ہے' وہ پنکی اور لیو کو ٹائٹل کا حق دار تسلیم ہی نہیں کرتا تھا۔ اس لحاظ سے پریس کانفرنس میں اس کا شرکت کرنا مناسب نہیں تھا۔

والٹر کو جب بھی موقع ملتا' وہ اخباری نمائندوں کا مذاق اڑانے سے نہیں چوکتا تھا۔ لیکن وہ اپنے تمام معاملات بھی درست رکھتا تھا تاکہ کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملے۔ لیو کی تمام فائٹس اسی نے پروموٹ کی تھیں اور منافع بھی کمایا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا احترام کیا جاتا تھا۔

پریس کانفرنس میں مرے کے علاوہ دی ٹائمز کا جونز' دی پوسٹ کا ٹام' ڈیلی نیوز کا جیک اور نیوزڈے کا ہوبرٹ موجود تھے۔ پریس کانفرس سے پہلے والٹر نے خطاب کیا۔ "میں نے آپ حضرات کو اس لئے زحمت دی ہے کہ میرے خیال میں پنکی اور لیو کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ لیو کے ٹائٹل کو بلاوجہ متنازعہ بنا دیا گیا ہے۔ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ ایک کثیرالاشاعت اخبار نے یہ زیادتی کی ہے۔ اس کے نتیجے میں لوگوں کی اچھی خاصی تعداد اس مذاق کو حقیقت تسلیم کرنے لگی ہے اور میرے دوست پنکی اور لیو کی پوزیشن خاصی خراب ہوگئی ہے۔ لیو بہت اچھا لڑکا ہے اور اس نے اس مقام تک پہنچنے کے لئے بہت محنت کی ہے۔ یہ بہت اچھا چیمپئن ثابت ہوا ہے۔" یہاں تک پہنچ کر والٹر

رُکا اور اس نے دی پوسٹ کے نامہ نگار ٹام کی طرف دیکھا۔ ٹام نے اپنے مضمون میں لیوڈیکرٹی کی کامیابی کا راز فاش کیا تھا۔ اس نے ان باکسروں کی فہرست بھی شائع کی تھی' جو لیو کے چیمپئن شپ تک کے سفر میں اس سے جان بوجھ کر ہارے تھے۔ وہ چند لمحے ٹام کو دیکھتا رہا' پھر اس نے سلسلہ کلام جوڑا۔ "میرا خیال ہے' لیو کو اپنا کیس پیش کرنے کا حق ملنا چاہئے۔ وہ خود بہتر طور پر بتا سکتا ہے کہ درحقیقت کیا ہوا تھا۔ میری آپ حضرات سے گزارش ہے کہ لیو کے بیان کردہ حقائق کو اپنے کالموں میں جگہ دیں۔"

"میرے خیال میں یہ غیرضروری ہے۔" جونز نے اظہار خیال کیا۔ "میں اس چیز کی تردید کیوں کروں' جس میں میرا کوئی حصہ ہی نہیں۔"

"لیکن اگر وہ چیز مضحکہ خیز ہے تو ہمیں اس کی نفی کرنی چاہئے۔" ٹام نے کہا۔ "ہاں لیو' تم کیا کہتے ہو' اس جانور نے تمہیں کس چیز سے مارا تھا؟ کہیں یہ تمہارا پبلسٹی اسٹنٹ تو نہیں تھا۔"

یہ اچھا آغاز نہیں تھا' چنانچہ پنکی نے فوراً مداخلت کی۔ "دیکھئے جناب' سب کچھ ویسے نہیں ہوا' جیسا ڈیوک نے.........."

"شٹ اپ پنکی۔ لیو کو بات کرنے دو۔" ہوبرٹ نے اس کی بات کاٹ دی۔ "حقیقت کا علم تو لیو کو ہے۔"

لیو نے کھنکار کر وہ تقریر یاد کرنے کی کوشش کی جو' اسے رٹائی گئی تھی۔ اچانک اسے احساس ہوا کہ اسے تو ایک لفظ بھی یاد نہیں ہے۔ "وہ........... وہ........... میں گھر گیا تھا ایک ضروری کام سے' وہاں سے کچھ دوستوں کے ساتھ میلے میں چلا گیا تھا۔ میں نے دو چار ڈرنکس.........."

"لیو کا اشارہ کوک کی طرف ہے۔" پنکی نے جلدی سے کہا۔ "شراب کو تو یہ ہاتھ بھی نہیں لگاتا۔"

"ڈیوک نے بھی یہ کبھی نہیں لکھا کہ لیو اس وقت نشے میں تھا۔" جیک نے کہا۔

"پھر کیا ہوا؟" ہوبرٹ نے لیو سے پوچھا۔

"وہاں باکسنگ کنگارو کا ایکٹ نظر آیا۔ ہم تفریح کے خیال سے اندر چلے گئے۔ پھر

انہوں نے اعلان کر دیا کہ دو راؤنڈ تک کنگارو کے مقابلے میں ڈٹے رہنے والے کو پانچ سو ڈالر انعام دیا جائے گا۔ میرے دوستوں نے مجھے اکسایا۔ انہوں نے کہا کہ......... ارر......... اررر......... ارررر........." اچانک لیو گڑبڑا گیا۔ اسے احساس ہوا کہ پانچ سو ڈالر جیتنے کے بعد ان کا کیا پروگرام تھا' اس کے متعلق کچھ بتانا خطرناک ہے۔

جونز نے کاغذ پر بات نوٹ کی اور بولا۔ "بہت خوب......... پانچ سو ڈالر......... انعام......... یہ تو اچھا خاص باضابطہ مقابلہ ہو گیا۔ کیا خیال ہے؟"

"ایک منٹ......... پہلے لیو کو بات پوری کرنے دو........." والٹر نے کہا۔ اب وہ نروس ہو رہا تھا۔ انٹرویو اس کی توقعات کے برعکس ثابت ہو رہا تھا۔

"بہتر ہے' میں بتا دوں۔" پنکی نے کہا۔ وہ بھی انٹرویو کا رخ دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔ "سب جانتے ہیں کہ لیو بولنے کے معاملے میں کچا ہے۔"

"یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔" مرے نے اعتراض کیا۔ "تم تو وہاں موجود بھی نہیں تھے۔"

"نہیں پنکی' لیو کو ہی بولنے دو" والٹر نے بے حد آزردہ ہو کر کہا۔

"وہ......... وہ......... اس نے مجھے اس وقت ہٹ کیا' جب میں متوجہ نہیں تھا۔" لیو نے گڑبڑا کر کہا۔

"تو تم اس وقت کس طرف متوجہ تھے؟" ہوبرٹ نے قہقہہ لگاتے ہوئے پوچھا۔ "کیا وہاں کوئی لڑکی بھی تھی؟"

"مم......... میرا مطلب ہے' اس نے فاؤل کیا تھا۔ اس نے نیچے سے گھونسا مارا تھا۔" لیو اور زیادہ گڑبڑا گیا۔

"یہ کون سے راؤنڈ کی بات ہے؟" ٹام نے پوچھا۔

"دوسرے راؤنڈ کی۔" لیو نے جواب دیا۔

"پہلے راؤنڈ میں تم کیا کرتے رہے؟" جیک کے لہجے میں شرارت کا عنصر نمایاں تھا جسے سب نے محسوس کر لیا تھا۔

"لیو کو وارم اپ ہونے میں وقت لگتا ہے۔" پنکی نے جلدی سے کہا۔ "اس کے

علاوہ یہ اس جانور کو اذیت بھی نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔ یہ تو جانوروں سے محبت کرتا ہے۔ وہ مقابلہ اس کے لئے محض ایک مذاق تھا۔"

"لیکن پہلے راؤنڈ کے اختتام پر یہ زمیں بوس ہو چکا تھا۔" ہوبرٹ نے یاد دلایا۔

"وہ......... وہ تو میرا پاؤں پھسل گیا تھا......... اور گنتی بھی شروع نہیں ہوئی تھی۔" لیو نے مدافعانہ انداز میں کہا۔

جونز نے یہ بات بھی نوٹ کر لی۔ "اوہ......... تو وہاں ریفری بھی تھا؟"

"ہا...ہاں' تھا تو سہی' یوں سمجھ لو کہ ایک شخص ریفری کا کردار ادا کر رہا تھا۔"

"وزن بھی کیا گیا تھا؟" ہوبرٹ نے پوچھا۔

"ہاں......... ان کا مطالبہ تھا کہ مڈل ویٹ ہونا چاہ........."

"لیو کا وزن زیادہ تھا......... ۱۶۵ پونڈ......... دراصل جب آدمی زیادہ بیئر پئے تو........." پنکی نے کہنا چاہا۔

"کوکا کولا کہو مائی ڈیئر پنکی۔" ٹام نے اسے ٹوکا۔

"لیکن لیو کا وزن زندگی میں کبھی ۱۶۰ پونڈ سے نہیں بڑھا۔" ہوبرٹ نے اعتراض کیا۔

"اور کنگارو کا وزن کیا تھا؟" جیک نے پوچھا۔

"ایک سو انسٹھ پونڈ۔" لیو نے جواب دیا۔ وہ پنکی کا اشارہ نہیں دیکھ سکا تھا۔

"لیکن اسکیل میں گڑبڑ کر دی گئی تھی۔" پنکی نے خود ہی بات بنانے کی کوشش کی۔

"اور تم نے کسی کاغذ پر بھی دستخط کئے تھے؟" جونز نے پوچھا۔

"ہاں......... مجھ سے اس ضمانت نامے پر دستخط لئے گئے تھے کہ زخمی ہونے کی صورت میں میں خود ذمے دار ہوں گا۔ اس میں یہ بھی تھا کہ اگر میں دو راؤنڈ تک ڈٹا رہا تو مجھے پانچ سو ڈالر ادا کر دئے جائیں گے۔"

جونز نے اثبات میں سر ہلایا اور بولا۔ "رقم مقرر ہوئی' وزن کیا گیا' معاہدے پر دستخط ہوئے' ریفری بھی موجود تھا' مجھے تو یہ باضابطہ فائٹ معلوم ہوتی ہے۔"

والٹر نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ "تم لوگ یہاں کس کی مدد کرنے کے لئے آئے

ہو؟" اس کے لہجے میں خفگی تھی۔ "لیو کی........ یا اس ذلیل ڈیوک کی؟"

"ہم یہاں صرف سچائی کی تلاش میں آئے ہیں۔" جونز نے بے حد وقار سے کہا' پھر وہ دوبارہ لیو کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "ہاں........ تم نے فاؤل کا تذکرہ کیا تھا۔ ریفری نے وہ فاؤل دیکھا تھا........ تمہارے حریف کو وارننگ دی تھی؟"

"ناں۔" لیو نے جواب دیا اور بے حد پریشان نظر آنے لگا۔ وہ جونز سے خاص طور پر خوفزدہ تھا۔ پھر اس نے یکلخت پینترا بدلا۔ "ہاں........ وہ خبیث جانور میرا منہ چاٹ رہا تھا۔ اس کی بدبو نے میرا دماغ الٹ دیا تھا۔ مجھے بہت زور کا غصہ آیا۔"

"پھر کیا ہوا؟" اس بار بھی جونز نے سوال کیا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میرا چہرہ بھیگ گیا تھا۔ مجھے کچھ یاد نہیں۔ شاید اس کنگارو کی زبان زہر آلود تھی۔"

"لیکن اس نے تمہیں ہٹ کیا تھا؟" اگلا سوال تھا۔

"ہاں........ میرا خیال ہے' ایسا ہی ہوا تھا۔" لیو نے جواب دیا۔

"تم کتنی دیر بے ہوش رہے؟" کسی نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔" لیو نے بے بسی سے کہا۔

لیکن اب پنکی آپے سے باہر ہو چکا تھا۔ غصے میں اس کے منہ سے جھاگ اڑ رہے تھے۔ "یہ سب جھوٹ ہے۔ تم لوگ لیو پر ایسے جرح کر رہے ہو' جیسے وہ مجرم ہے۔ یہ عدالت نہیں ہے........ اور وہ مردود ڈیوک جھوٹا ہے۔ وہ سب کچھ محض ایکٹ تھا' ڈھونگ تھا۔ لیو صرف ہمدردی کی وجہ سے اس مقابلے میں شریک ہوا تھا۔ اگر ڈیوک کبھی مجھے مل گیا تو........"

"تو تمہیں منہ چھپا کر بھاگنا پڑے گا۔" جونز نے اس کی بات مکمل کر دی۔ "ڈیوک کو جھوٹا قرار دینے والے کی عافیت اسی میں ہوتی ہے۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچو پنکی ڈیوک کی ساکھ بلاوجہ نہیں بنی ہے۔ وہ جو کچھ لکھتا ہے' تصدیق کرنے کے بعد لکھتا ہے۔ اور خالص حقیقت لکھتا ہے۔ اگر تم اسے جھوٹا سمجھتے ہو تو اس پر کیس کر دو لیکن میرے خیال میں اس کے پاس شہادتیں موجود ہیں۔"

"میں........ میں کیس کر کے اس بات کی اہمیت کیوں تسلیم کروں۔" پنکی نے گڑبڑا کر کہا۔

"ہاں' پنکی ٹھیک کہتا ہے۔ اس معاملے کو اتنی اہمیت دینا فضول ہے۔" والٹر نے پنکی کی تائید کی۔

"تو پھر تم نے ہم لوگوں کو کیوں بلایا تھا؟" ٹام نے پوچھا۔

"آپ لوگوں کو چاہئے کہ لیو ڈیکرٹی کو عالمی مڈل ویٹ چیمپئن لکھیں۔" والٹر نے جواب دیا۔

"ہم نے کبھی اس کی نفی بھی نہیں کی۔ صرف ڈیوک اور مرے کے لئے لیو مڈل ویٹ چیمپئن نہیں ہے اور ان کے قارئین کے لئے جن کی تعداد صرف بیس لاکھ ہے۔" جیک نے کہا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ جب کوئی شخص چیمپئن شپ جیت لیتا ہے تو وہ سب کے لئے چیمپئن ہوتا ہے۔" پنکی نے چیخ کر کہا۔

"بے شک' لیکن جس شخص کو ایک جانور ناک آؤٹ کر دے' اسے کس قسم کا چیمپئن سمجھا جائے؟" ہوبرٹ نے کہا۔

"ہمارے نزدیک لیو اس وقت تک چیمپئن نہیں ہو گا' جب تک وہ اپنا چیمپئن ہونا دوبارہ ثابت نہ کر دے۔" مرے نے فیصلہ سنایا۔

"کیا؟" پنکی دہاڑا۔ "یعنی وہ ایک کنگارو سے مقابلہ کرے۔ تم لوگ چاہتے کیا ہو۔ لیو کو ٹائٹل کی اہلیت ثابت کرنے کے لئے کیا شیروں' ہاتھیوں سے لڑنا پڑے گا! پاگل ہو گئے ہو کیا؟"

"خود لیو ہی نے کنگارو سے مقابلہ کرنے کی مثال قائم کی ہے۔" مرے نے جواب دیا۔

"دیکھو پنکی' زمانہ بدل رہا ہے۔ جیک نے کہا۔ "ہر وہ مخلوق جو گلوز پہن کر' دو ٹانگوں پر کھڑے ہو کر اصول و ضوابط کے تحت مقابلہ کرنے کی اہلیت رکھتی ہو' چیمپئن کو چیلنج کرنے کا حق رکھتی ہے۔"

"کیوں پنکی.......... جوابی مقابلہ کرو گے؟" جونز نے پوچھا۔ اب تمام اسپورٹس رائٹرز مسکرا رہے تھے۔

اس بار پنکی بالکل ہی آپے سے باہر ہو گیا۔ "ہم کسی سے نہیں ڈرتے۔" وہ چلایا۔ "لیو ہر اس مخلوق سے لڑے گا' جو دو ٹانگوں پر............"

"ڈیوک نے لکھا ہے کہ لیو سے مقابلہ کرتے وقت کنگارو دو ٹانگوں پر کھڑا تھا۔" ہوبرٹ نے یاد دلایا۔

"اس کا مطلب ہے' جوابی مقابلہ ہو گا۔ مٹلڈا کا منیجر تو پہلے ہی کہہ چکا ہے کہ وہ تمہیں جوابی مقابلے کا موقع دینے کے لئے تیار ہے۔" ٹام نے کہا۔

"وہ.......... وہ ہمیں جوابی میچ کا موقع .. گے! وہ.......... وہ آخر چیز کیا ہیں؟ لیو نے سخت جدوجہد کے بعد یہ ٹائٹل حاصل کیا ہے جب کہ اس جانور کا ریکارڈ بک میں کہیں وجود نہیں ہے' وہ جانور تو بس سرکس کی چیز ہے۔ وہ ہمیں جوابی میچ کا موقع دیں گے! احسان کریں گے ہم پر!" پنکی اب غصے سے کانپ رہا تھا۔ "پہلے وہ لڑیں اور اپنی ساکھ بنائیں۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ اگر انہوں نے تمہاری طرح ساکھ بنالی' ریکارڈ بک میں آ گئے تو تم جوابی مقابلے کے لئے تیار ہو؟" مرے نے بے حد خوش ہو کر کہا۔

اب پنکی کو اندازہ ہوا کہ اس نے خود کو کس مشکل میں پھنسا لیا ہے۔ اب تو واپسی کا راستہ بھی نہیں تھا۔ "میں نے کہا نا کہ لیو کسی سے بھی لڑنے کے لئے تیار ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ معقول رقم مل رہی ہو۔" اس نے کہا لیکن وہ دل ہی دل میں اپنے غصے کو کوس رہا تھا۔ صحافیوں کے سامنے تو بہت محتاط رہا جاتا ہے۔ زبان کی ایک لغزش نے اسے بہت بڑی مشکل میں پھنسا دیا تھا۔ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ اب وہ ڈٹا رہے۔

والٹر اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بات مزید خراب ہو۔ پریس کانفرنس اس کے اندازے سے قطعی مختلف ثابت ہوئی تھی۔ پنکی کی حماقت نے سارا کھیل بگاڑ دیا تھا۔ جو کچھ ہوا تھا' وہ ایک بزنس مین کی حیثیت سے اسے پسند نہیں تھا لیکن ایک پروموٹر کی حیثیت سے وہ یہ سوچنے پر مجبور تھا کہ کنگارو اور لیو کا مقابلہ مالی اعتبار سے سابقہ تمام

ریکارڈ توڑ سکتا ہے۔

"حضرات.......... یہ معاملات بعد کے ہیں۔" اس نے اسپورٹس رائٹرز کو مخاطب کیا۔ "اپنی ساکھ بنائیں یا نہ بنائیں' یہ ان کا دردِ سر ہے۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ آپ نے لیو کی بات بھی سنی۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔"

یوں پریس کانفرنس ختم ہوئی اور لیو اور پنکی کی جان میں جان آئی۔

☆------------☆------------☆

اگلے روز کسی بھی اخبار میں اس پریس کانفرنس کا ذکر تک نہیں تھا۔ درحقیقت تمام اخباروں کے ایڈیٹر ڈیوک سے خائف تھے۔ وہ ڈیوک کے عزائم سے بے خبر تھے اور خود کو اندھیرے میں محسوس کر رہے تھے۔ خدا جانے' ڈیوک کس چکر میں ہو۔ وہ اندھا دھند کچھ لکھ کر خود کو مصیبت میں کیوں پھنساتے۔ البتہ مرکری نے اس کانفرنس سے خوب فائدہ اٹھایا۔ مرے نے سرخی جمائی۔

"لیو ڈیکرٹی اور مٹلڈا کا مقابلہ عنقریب ہو گا۔"

"لیو دو ٹانگوں پر کھڑے ہو کر مقابلہ کرنے والے کسی بھی جانور سے لڑنے کو تیار ہے۔"

نیچے کانفرنس کی تفصیل تھی۔ ڈیوک نے دانستہ اس میں دخل اندازی سے گریز کیا تھا لیکن نیویارک کے اخباروں کے سوا ملک بھر کے اخبارات اس معاملے میں دلچسپی لے رہے تھے۔ وہ پہلے ہی مٹلڈا والے معاملے کے متعلق ڈیوک کا حوالہ دئے بغیر خبریں چھاپتے رہے تھے' چنانچہ اس کانفرنس کو بھی لے اڑے۔ یوں یہ معاملہ ملک بھر میں اہمیت حاصل کر گیا۔

اس تازہ ترین خبر نے دو مختلف پارٹیوں پر مختلف اثرات مرتب کئے۔ مٹلڈا اینڈ کمپنی کے لئے یہ پیش قدمی کا اشارہ تھا۔ دوسری طرف نیویارک کے ایک بہت بڑے بزنس مین اور سماجی حلقوں کی مقتدر ہستی کے لئے وہ سرخ رومال تھا' جو کسی بھڑکے ہوئے سانڈ کے سامنے لہرایا جاتا ہے۔

اس روز دو مقامات پر دو اہم اجلاس ہوئے۔ ایک اجلاس بونڈ اسٹریٹ پر آربل

اینڈ مجم کے دفتر میں اور دوسرا پولی امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کمپنی کے دفتر میں ہوا۔ آربل اینڈ مجم بظاہر بروکرز کی فرم تھی اور پستہ قامت جونی کے لئے آڑ فراہم کرتی تھی، جو پُراسرار انکل نونو کا دست راست اور مافیا کا نمبر دو تھا۔ اس اجلاس میں جونی کے علاوہ پنکی اور جو بھی شریک تھے۔ جو سٹے کے ساتھ مافیا کے باکسنگ ڈویژن کا نگران اعلیٰ بھی تھا۔

جونی نے مرکری میں شائع ہونے والی پریس کانفرنس کی تفصیل پڑھی اور اخبار ایک طرف رکھ کر کچھ دیر سوچتا رہا، پھر اس نے سرد لہجے میں کہا۔ "انکل نونو بے حد ناخوش ہے۔"

پنکی کا پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔ "باس.......... میں.........." اس نے کہنا چاہا۔

"شٹ اپ، اس وقت میں بات کر رہا ہوں۔" جونی نے اس کی بات کاٹ دی۔

"پنکی اور جو، تم مجھے بتاؤ کہ یہ سب کیا ہے؟ پنکی! تم نے لیو کو اپنی نظروں سے اوجھل کیوں ہونے دیا؟ تم نے اپنی حماقت سے ڈیوک کو موقع فراہم کیا۔ میرا خیال تھا کہ تم اور جو، لیو کا خیال رکھتے ہو۔ تمہیں تنخواہ ہی اس بات کی ملتی ہے۔"

"باس.......... میں کیا بتاؤں۔" پنکی گڑگڑایا۔ "وہ گھر جانا چاہتا تھا، مجھے کیا معلوم تھا کہ وہاں جا کر اس قسم کی حماقت میں ملوث ہو جائے گا۔ میرا تو خیال ہے کہ یہ سازش ہے۔ لیو تو صرف ان لوگوں کی مدد.........."

"اے.......... تم کسے بے وقوف بنا رہے ہو!" جونی نے اسے ٹوک دیا۔ "لیو کسی پر مہربانی نہیں کر رہا تھا۔ ہم نے ایک آدمی کاموگا بھیجا تھا.......... تفتیش کے لئے۔ لیو نشے میں تھا۔ ہم اس پر زور دیتے اور آخر کار ڈیوک کو قلم روکنا پڑتا، لیکن تم نے یہ کانفرنس کر ڈالی اور جوابی میچ کے لئے بھی تیار ہو گئے۔ کتنی بڑی حماقت کی ہے تم نے۔ خواہ مخواہ بات بگاڑ دی۔"

اب پنکی کا جسم بری طرح پسینہ اگلنے لگا۔ "باس، وہ جھوٹے ہیں۔ میں نے یہ تو نہیں کہا تھا۔ وہ لفظوں کو توڑ مروڑ کر شائع کرتے ہیں۔ میں نے تو صرف اتنا کہا تھا کہ وہ جانور نہ تو ریکارڈ بک میں موجود ہے اور نہ ہی اس کی ساکھ ہے۔"

جونی نے اخبار لہراتے ہوئے کہا۔ "مجھے پڑھنا آتا ہے۔" پھر وہ جو سے مخاطب ہوا۔

"اور تم کہاں تھے اس دوران میں؟ مجھے بتاؤ، یہ لوگ کون ہیں؟"

"باس، میں بے قصور ہوں۔" جو نے کہا۔ "میرا خیال تھا کہ پنکی کو سب معلوم ہو گا۔ وہ لوگ اس کے دفتر ہی میں بیٹھتے تھے۔ پیٹرک کو تو آپ جانتے ہی ہوں گے۔ دوسرا سلیمان ہے، جو نائٹ کلبوں اور سرکسوں کے لئے ایکٹ بک کرتا ہے۔ بیکر سابق چیمپئن ہے۔ کنگارو کو اسی نے تربیت دی ہے۔ اب وہ تینوں مل گئے ہیں۔ حالانکہ پنکی آسانی سے انہیں توڑ سکتا تھا کیوں کہ یہ سب کچھ اس کی نظروں کے سامنے ہوا ہے۔"

"مجھے کچھ معلوم نہیں تھا۔" پنکی نے احتجاج کیا۔ "میں تو ابتدا ہی میں سلیمان کو نکالنا چاہتا تھا لیکن پیٹرک آڑے آ گیا۔ کہنے لگا، اس کا دھندا مختلف ہے۔ پھر جب اخبار میں.........."

جونی نے پنکی کو گھور کر دیکھا اور پنکی گڑبڑا کر خاموش ہو گیا۔ "خیر.......... جو ہوا سو ہوا۔ اب انہیں خریدنے کی کوشش کرو۔" جونی نے کہا۔ یہ مافیا کی پالیسی تھی کہ انتہائی اقدام سے پہلے آدمی کو خریدنے کی کوشش کی جاتی تھی۔

"کچھ کہہ نہیں سکتا۔" جو نے کہا۔ "پیٹرک تو ٹھیک ٹھاک آدمی ہے لیکن میں سلیمان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ باس! کہو تو اسے ٹھکانے لگا دیا جائے۔ گمنام آدمی ہے۔ اس کی پرواہ بھی کسی کو نہیں ہو گی۔"

"جب ایسا موقع آئے گا تو بتا دوں گا۔" جونی نے سرد لہجے میں کہا۔ "فی الحال وہ تینوں کہاں ہیں؟"

"وہ جنوبی علاقے میں ہیں اور اس احمق پنکی کی فرمائش پر مقابلے ترتیب دینے میں مصروف ہیں۔"

"میں نے تو نہیں کہا تھا۔" پنکی نے احتجاج کرنا چاہا۔

"شٹ اپ پنکی، میں اس وقت جو سے بات کر رہا ہوں۔" جونی نے اسے ڈانٹ دیا۔ "ٹھیک ہے جو، یہ خیال رکھنا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہونے پائیں۔"

"میں سمجھ گیا باس۔ اس سلسلے میں، میں کس حد تک آگے جا سکتا ہوں؟"

جونی چند لمحے سوچتا رہا، پھر بولا۔ "انکل نونو بے حد ناخوش ہے۔ اگر یہ مثلاً.......... اسے کچھ ہو جائے.......... مقابلہ کرنے کے قابل نہ رہے تو ڈیوک کی مہم خود

یہ خود ختم ہو جائے گی۔ جنوبی علاقے میں تو ویسے بھی طاقت کا قانون چلتا ہے۔"

"اور اس کے تینوں ساتھی؟" جو نے سوال کیا۔

"اگر وہ کسی طرح قابو میں نہ آئیں تو انہیں راستے سے ہٹایا جا سکتا ہے لیکن میرے خیال میں مٹلڈا پر زیادہ زور دیا جائے۔ پیٹرک تو ہمیں جانتا ہے۔ نہ جانے تو یہ اس کا ہی قصور ہو گا۔

جو نے اس سلسلے میں تین نام جونی کے سامنے رکھ دیے۔ جونی نے سر کو تائیدی جنبش دی اور پنکی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ پنکی سوچ رہا تھا کہ کاش وہ پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔ طے شدہ فائٹس کا بندوبست کرنا اور بات ہے اور قتل کے احکام سننا اور۔ پھر قتل بھی دو ایسے آدمی ہونے والے تھے' جو اس کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے رہے تھے۔ وہ سوچتا رہا کہ شاید ان کے بعد اس کی اپنی باری ہو گی۔

"تم خوش قسمت ہو پنکی۔ اس بار تمہیں معاف کر دیا گیا ہے۔ میں تو اس کے خلاف تھا لیکن انکل نونو نے کہا کہ اس میں تمہاری غلطی نہیں ہے۔ اگر ڈیوک کے طیارے میں خرابی نہ ہوتی تو اس قصے کا کسی کو علم بھی نہیں ہوتا۔ اب یہ تمہاری ذمے داری ہے کہ یہ معاملات نمٹنے تک لیو کو سامنے نہ آنے دو۔ ڈیوک کو اس بات کا موقع نہیں ملنا چاہئے کہ وہ لیو کو سابق چیمپئن قرار دے۔ اپنا منہ بھی بند رکھو اور رپورٹروں سے دور رہو۔ تم جتنا بے وقوف بن چکے ہو' وہی کافی ہے۔"

"او کے باس۔" پنکی نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اور جو' تم بھی محتاط رہنا۔ سارا کام خاموشی سے ہونا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ اس بار ہم ڈیوک کے کالم میں نظر آئیں۔ یہ تمہارے آدمی.........."

"ان کی فکر نہ کریں باس۔ وہ پہلے بھی ہمارے کئی کام کر چکے ہیں۔ اول تو پیٹرک ان کی بات سمجھ جائے گا اور عقل مندی کا مظاہرہ کرے گا۔"

"ٹھیک ہے' تم جا سکتے ہو۔" جونی نے کہا۔ ان کے جانے کے بعد وہ خود بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ نیچے پہنچ کر اس نے ٹیکسی روکی.........

☆-----------☆-----------☆

مس بین سن نے جیوڈی انجل کو فون پر جونی کی آمد کی اطلاع دی۔ جیو نے اسے فوراً ہی طلب کر لیا۔ کالج کے دنوں میں جیو ایک مزاحیہ رسالے کی ادارت کے فرائض انجام دے چکا تھا۔ ان دنوں وہ بے حد خوش مزاج آدمی مانا جاتا تھا۔ اس کے پاس مزاح کی حس بھی تھی اور وہ خود اپنا مضحکہ اڑانے کا حوصلہ رکھتا تھا۔ اب وہ بدل گیا تھا تو اس کا سبب کاروباری ذمے داریوں کا بوجھ تھا۔

ہارورڈ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اسے پہلی بار علم ہوا کہ اس کے باپ کا اصل کاروبار کیا ہے۔ اسے ہارورڈ بھیجا ہی اس لئے گیا تھا کہ اس کا باپ اسے ایک مختلف آدمی دیکھنا چاہتا تھا۔ تعلیم یافتہ' شائستہ' خوش مزاج اور خوش اطوار۔ جب اس کے باپ نے پہلی بار اسے اپنے کاروبار کے متعلق بتایا تو اس نے زوردار قہقہہ لگایا' جیسے اس کے باپ نے کوئی مزاحیہ بات کہہ دی ہو۔ لیکن بعد میں جب اسے معلوم ہوا کہ اب وہ مر کر ہی اس بزنس سے نکل سکتا ہے تو اس کی حس مزاح دب کر رہ گئی۔ پھر جب ساری ذمے داریاں اس کے کندھوں پر آ پڑیں تو وہ ہنسنا ہی بھول گیا۔

تاہم زمانہ تعلیم کے تعلقات کا ایک فائدہ ہوا۔ وہ اپنے دونوں روپ علیحدہ رکھنے میں کامیاب رہا۔ اس کا کاروبار بہت پھیلا ہوا تھا۔ دولت کی کوئی کمی نہیں تھی۔ اس کی شخصیت پُراثر تھی اور وہ ایک اچھا اسپورٹس مین تھا۔ خود کو جسمانی طور پر فٹ رکھنے کے لئے وہ اب بھی اسکواش کے لئے وقت نکال لیتا تھا۔ وہ بڑی بڑی پارٹیاں منعقد کرتا اور ان میں چیدہ چیدہ لوگ شریک ہوتے۔ وہ کھیلوں کے مقابلے دیکھنے جاتا۔ فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا۔ غرض وہ نیویارک کے سوشل حلقوں میں ایک محترم شخص کی حیثیت سے پہچانا جاتا تھا۔

لیکن قہقہوں سے محرومی کو وہ بہت شدت سے محسوس کرتا تھا۔ یہ اس کے نزدیک سب سے بڑا گھاٹا تھا۔ اسے دولت اور قوت ملی تھی' جس کی اس نے کبھی طلب نہیں کی تھی۔ تاہم اس قوت اور دولت ہی کے بل پر وہ اپنی دونوں شخصیتوں کو الگ الگ رکھنے میں کامیاب رہا تھا۔ انکل نونو کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ بیشتر لوگوں کے لئے وہ ایک خوف ناک شخص تھا' جس کی شخصیت پردے میں تھی۔ یوں انکل نونو کی حیثیت سے وہ کھیلوں میں

دلچسپی لیتا تھا۔ کھیل' جو ہارورڈ کے زمانے سے ہی اس کی کمزوری بن گئے تھے۔ اب اس کی اپنی پروفیشنل ٹیمیں تھیں۔ فٹ بال کی' ہاکی کی' باسکٹ بال کی۔ اس کے اپنے کئی باکسر تھے لیکن وہ لیوڈیکرٹی پر بے حد نازاں تھا۔ اس نے لیو کو مڈل ویٹ چیمپئن کے منصب تک پہنچنے کے لئے قدم قدم پر سہارا دیا تھا۔

جب بھی کوئی عجیب بات رونما ہوتی اور اس میں انکل نونو کا نام ہوتا' جیو بہت زیادہ خوشی محسوس کرتا۔ لوگ انکل نونو کا نام لیتے لیکن جیو کی طرف کسی کا خیال بھی نہیں جاتا۔ جیو اسپورٹس مین تھا۔ انکل نونو کی ٹیم ہارتی تو وہ کبھی ناخوش نہ ہوتا لیکن جب لیوڈیکرٹی کو ایک کنگارو نے ناک آؤٹ کر دیا تو وہ اس کے نزدیک ہنسنے کا مقام تھا۔ افسوسناک بات یہ تھی کہ وہ اس پر ہنس نہیں سکتا تھا اور دنیا اس پر ہنس رہی تھی' انکل نونو پر۔ یہ بات جیو کے لئے اذیت ناک تھی۔ اس کا تدارک بہت ضروری تھا۔

دروازہ کھلا اور جونی کمرے میں داخل ہوا۔ اس پر نظر پڑتے ہی خوش مزاج جیو' تند مزاج انکل نونو میں تبدیل ہو گیا۔ اس نے اپنے نائب کو بیٹھنے کے لئے کہا اور دراز سے مرکری کے وہ تمام شمارے نکال لئے' جن میں ڈیوک اور مرے کے اذیت ناک تبصرے چھپے تھے۔ "ہاں.......... کیا رہا؟" اس نے جونی سے پوچھا۔

"سب کچھ طے ہو گیا چیف' آپ فکر نہ کریں۔" جونی نے کہا۔ "البتہ ہمیں کچھ تبدیلیاں کرنا ہوں گی۔ پنکی اور جو دونوں احمق ہیں۔ ہمیں لیوڈیکرٹی کے لئے پیٹرک جیسا آدمی چاہئے' بشرطیکہ وہ زندہ ہو۔"

انکل نونو نے اخبار پر نظر ڈالی۔ وہ کارٹون دیکھ رہا تھا' جس میں لیو کو مٹلڈا نامی کنگارو گھیرے کھڑا تھا۔ ہمیشہ کی طرح جیو کو اپنی بے ساختہ مسکراہٹ کا گلا گھونٹنا پڑا۔ جیو ہنسنا چاہتا تھا لیکن انکل نونو اس کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ مافیا کے کارندے حسِ مزاح کا مفہوم ہی نہیں سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک یہ کمزوری کی دلیل تھی۔

اس بار وہ کارٹون دیکھ کر انکل نونو کا خون کھول اٹھا۔ ڈیوک اس کا اصل دشمن تھا۔ اسی نے لوگوں کو انکل نونو پر ہنسنے کا موقع فراہم کیا تھا۔ انکل نونو کی زخمی انا پوری طرح ابھر آئی۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے ایک اشارے پر ڈیوک کو کوئی "حادثہ" پیش آ سکتا

ہے۔ ایک منتقم مزاج اطالوی کی حیثیت سے اس کے دل میں شدت سے یہ خواہش ابھری' لیکن ایک تعلیم یافتہ اور مہذب امریکی شہری کی حیثیت سے اس نے اس خواہش پر قابو پا لیا۔ ایک صحافی' ایک اسپورٹس رائٹر کو قتل کروانے کا تصور بھی اس کے لئے محال تھا۔ اس کے علاوہ اس لمحاتی انتقام سے اس کی مملکت بھی خطرے میں پڑ سکتی تھی۔

جونی اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ "ڈیوک کی ٹانگ بھی ٹوٹ سکتی ہے۔" اس نے تجویز پیش کی۔

"نہیں جونی' اس کام کے اور طریقے بھی ہیں لیکن ڈیوک کو مزید بکواس کرنے کا موقع نہیں ملنا چاہئے۔ ڈیوک میں کچھ کمزوریاں بھی تو ہوں گی؟"

"دیانت داری۔ اور اس پیشے میں دیانت داری آدمی کو بہت سی مصیبتوں میں پھنسا دیتی ہے اور ہاں' وہ لڑکیوں کی قربت پسند کرتا ہے لیکن اس بنیاد پر اس کے خلاف کوئی کیس نہیں بنایا جا سکتا۔ ڈیوک نے پچھلے سال ہی طلاق لی ہے۔ جب سے وہ تنہا ہے' کسی لڑکی کے ساتھ وہ باقاعدہ نہیں دیکھا گیا ہے۔"

جیو کچھ دیر سوچتا رہا' پھر اس نے پوچھا۔ "کیا مین ایکٹ اب بھی مؤثر ہے؟"

جونی بری طرح چونکا۔ "کاغذ پر تو اب بھی مؤثر ہے لیکن برسوں سے اس کے تحت کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ہے۔" اس نے جواب دیا۔

"تصدیق کرو اس کی۔" جیو نے کہا۔ "اور ہاں' وہ دشمن ہوش و خرد کہاں ہے؟"

"آپ برڈی کے متعلق پوچھ رہے ہیں؟" جونی نے پوچھا۔

"ہاں' وہی پیاری سی لڑکی۔ بہت دن ہو گئے اسے دیکھے ہوئے۔"

"یہیں ہے۔ "ہیلو سولجر" میں اسے ایک ڈانسنگ پارٹ مل گیا ہے۔ خاصی کامیاب جا رہی ہے۔" جونی نے بتایا۔

"اچھی لڑکی ہے۔ دشمن ہوش و خرد یوں ہی تو نہیں کہا جاتا۔ وہ یقیناً کام آئے گی۔ میری مقروض بھی ہے۔ شکریہ جونی۔ اور ہاں' ایک لاکھ ڈالر کا چیک ڈی مرکری کے مفت خوراک فنڈ کے لئے بھیج دو میری طرف سے۔"

جونی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کل کے اخبار میں سب سے زیادہ تذکرہ اس عطیے کا ہو گا۔" جیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے شک چیف۔ آپ بہت عقلمند ہیں۔"

☆----------☆----------☆

پیٹرک نے مٹلڈا کے لئے فائٹس کا پروگرام مرتب کر لیا تھا۔ اس وقت وہ کنگ فشن اوکلاہوما میں تھے' جہاں مٹلڈا کو کاؤبوائے جونز نامی باکسر سے مقابلہ کرنا تھا۔ وہاں کے لوگ بہت اسپورٹنگ تھے اور مقامی باکسر کو ایک کنگارو سے لڑتے دیکھنے کے لئے بے چین بھی۔ کنگارو بھی وہ جو دو پیروں پر کھڑے ہو کر باقاعدہ باکسنگ کرتا تھا اور جس نے عالمی چیمپئن کو ناک آؤٹ کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی وہ کئی پروفیشنل کو ہرا چکا تھا۔ وہ پُرجوش انداز میں شرطیں لگا رہے تھے اور بڑی بے چینی سے مقابلے کے منتظر تھے۔

سلیمان' پیٹرک اور بیکر ہوٹل میں اپنے کمرے میں رمی کھیل رہے تھے کہ وہ تینوں بغیر اجازت کمرے میں چلے آئے۔ وہ شوخ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ڈیلزی ہمیشہ اعشاریہ تین دو کی آٹومیٹک استعمال کرتا تھا۔ اس کا نشانہ اچھا نہیں تھا' اس لئے وہ ہمیشہ اپنے ہدف کے جسم پر پستول کی نال لگا کر فائر کرتا تھا۔ چمپ بھاری بھرکم آدمی تھا اور خود کو بہت اچھا کامیڈین سمجھتا تھا۔ اس کا نشانہ غضب کا تھا۔ الفریڈ بے حد خوش گفتار آدمی تھا اور ہر وقت مسکرانے کا عادی تھا۔ وہ صرف خنجر استعمال کرتا تھا اور اپنے کام میں ماہر تھا۔

"ہیلو لڑکو........ کیا ہو رہا ہے؟" چمپ نے گویا اپنی آمد کا اعلان کیا۔ "کون جیت رہا ہے؟"

پیٹرک اس وقت ایک کارڈ اٹھانے والا تھا۔ اس کا ہاتھ ساکت ہو گیا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ "ہیلو........ آؤ اندر آ جاؤ۔" اس نے کہا۔ حالانکہ تینوں پہلے ہی کمرے میں موجود تھے۔ سلیمان ان میں سے کسی سے بھی واقف نہیں تھا لیکن اسے صورت حال کی سنگینی کا فوراً ہی احساس ہو گیا۔ اس نے پریشان ہو کر پیٹرک کو دیکھا اور پوچھا۔ "یہ کون ہیں؟ تمہارے دوست ہیں کیا۔"

"چلو........ تم لوگ اپنا کھیل پورا کر لو۔" الفریڈ نے نرم لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ خاصے غیر مہذب معلوم ہوتے ہیں۔" بیکر نے تبصرہ کیا۔

"شٹ اپ۔" پیٹرک نے سرگوشی میں اسے ڈانٹا۔ اس کا چہرہ سپید پڑ گیا تھا۔ وہ انکل نونو کے آدمیوں کی آمد کا سبب سمجھنے سے قاصر تھا۔

ڈیلزی نے ایک جیب سے اپنا آٹومیٹک نکالا' دوسری جیب سے رومال........ اور بڑی محبت سے ریوالور کو چمکانے لگا۔ چمپ اپنے ریوالور کو انگلیوں میں یوں گھما رہا تھا' جیسے کوئی کرتب دکھا رہا ہو۔ پیٹرک نے پتا اٹھایا' اتفاق سے وہ اس کا مطلوبہ پتا تھا۔ چنانچہ اس نے تمام پتے نیچے پھیلا دئے۔

"کہو' ہم تمہاری کیا خدمت کر سکتے ہیں؟" پیٹرک نے ان تینوں سے پوچھا۔

"کچھ بات کرنی تھی تم سے۔" ڈیلزی نے کہا۔ "ہمیں معلوم ہے کہ تم فوراً مان جاؤ گے۔ تمہارا لڑکا........ میرا مطلب ہے' تمہارا کنگارو آج کی فائٹ نہیں جیت سکے گا۔"

"کیا مطلب ہے' کیسے نہیں جیتے گا!" سلیمان نے اچھل کر کہا۔ "ہم بکنے والے نہیں ہیں۔"

"تم سمجھے نہیں۔" الفریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ہم تمہیں خریدنے کے لئے نہیں' صرف مطلع کرنے آئے ہیں۔ فرض کرو' چوتھے راؤنڈ میں تمہارے فائٹر کے پنچ لگتا ہے اور وہ لیٹ جاتا ہے۔ پبلک بھی خوش' ہم بھی خوش اور تم بھی محفوظ۔ اس کے فوراً بعد اس کی ریٹائرمنٹ کا اعلان۔"

پیٹرک کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔ "اور اگر ایسا نہ ہو تو؟"

الفریڈ نے اپنے دونوں ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "اس صورت میں انہیں غصہ آ جائے گا۔ ہم لوگ رنگ کے قریب ہی موجود ہوں گے۔ تم یقیناً اس موقعے پر آواز پسند نہیں کرو گے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے' میں خود بھی آواز پسند نہیں کرتا۔" یہ کہہ کر وہ بڑی بے نیازی سے خنجر کی دھار پر انگلی پھیرنے لگا۔

سلیمان کا واسطہ اب تک ایسے لوگوں سے نہیں پڑا تھا' اسی لئے وہ ڈرنے کے

بجائے سخت طیش میں تھا۔ "یعنی اگر تمہارے کہنے کے مطابق عمل نہ ہوا تو تم اس کنگارو کو قتل کرنے کا خطرہ مول لو گے؟" اس نے چیخ کر کہا۔

"نہیں.......... ہم قتل کا خطرہ کیوں مول لیں۔" الفریڈ کا لہجہ اور نرم ہو گیا۔

"بیٹے.......... اوکلاہوما میں کنگارو کو شوٹ کرنے پر قتل کا کیس نہیں بنتا۔ تم نے شاید قانون نہیں پڑھا ہے۔"

"لعنت ہے.......... اور تم کہتے ہو کہ یہ ایک مہذب ملک ہے!" بیکر دہاڑا۔

"ہمارا کمال تو یہی ہے کہ ہم غصے سے پاگل نہیں ہوتے۔" چمپ نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ تو سوچو کہ اس مقابلے پر بڑی بڑی شرطیں لگی ہوئی ہیں۔" پیٹرک نے مذاکرات چلانے کی کوشش کی۔

"ہمیں علم ہے لیکن ہو گا وہی جو ہم چاہیں گے۔" چمپ نے کہا۔

سلیمان کی آنکھیں بھر آئیں۔ اب اس کی سمجھ میں آیا کہ معاملہ کیا ہے۔ وہ لوگ اس سے اس کے خواب چھیننے آئے تھے۔ "تم ذلیل لوگ!" وہ دہاڑا۔ "جاؤ اور اسے شوٹ کر دو' وہ اصطبل میں ہے۔"

"جلدی کیا ہے۔" الفریڈ نے بے حد تحمل سے کہا۔ "اگر چوتھے راؤنڈ تک وہ نہ گرا تو ہم اسے گرا دیں گے۔ اچھا.......... اب ہم چلتے ہیں۔"

"اے.......... ایک منٹ۔" پیٹرک نے پکارا۔ "ہم ایک کنگارو کو یہ سب کیسے سمجھا سکتے ہیں؟" اس نے احتجاج کیا۔

"اوہ.......... تو آسٹریلیا میں انگریزی نہیں بولی جاتی؟" چمپ نے حیرت ظاہر کی۔

"بولی جاتی ہے.......... لیکن کنگارو تو نہیں سمجھتے۔ وہ تو کوئی زبان بھی نہیں سمجھتا۔ صرف اتنا جانتا ہے جو بھی دستانے پہن کر اس کے مقابل آئے' اسے ناک آؤٹ کرنا ہے۔"

"تب تو بہتر ہے کہ تم جلدی سے اس کی زبان سیکھ لو۔" الفریڈ نے شوخ لہجے میں کہا۔ "بہرحال یہ تمہارا دردِ سر ہے۔ ہم نے تمہیں اطلاع دے دی ہے۔"

ان کے جانے کے کچھ دیر خاموشی رہی۔ پھر پیٹرک نے کہا۔ "ڈیوک نے انکل نونو کو بتا دیا ہے۔"

"تو ان مردودوں کو چاہئے کہ جا کر ڈیوک کو شوٹ کریں۔" بیکر پھٹ پڑا۔

"اسپورٹس رائٹر کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔"

"کیوں نہ ہم پولیس کو مطلع کر دیں۔ آخر ہمیں تحفظ فراہم کرنا ان کی ذمے داری ہے۔" سلیمان نے تجویز پیش کی۔

"صورت حال اتنی مضحکہ خیز ہے کہ خود ہم تماشا بن جائیں گے۔" پیٹرک نے تلخ لہجے میں کہا۔ پھر وہ بیکر سے مخاطب ہوا۔ "تم مٹلڈا کو بس ایک بار ناک آؤٹ ہونے پر رضامند کر لو۔ پھر ہم کوئی حل نکال لیں گے۔ ابھی تو ابتدا ہے۔ ایک ناک آؤٹ سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔"

"کیا بکواس ہے! اول تو میں اسے سمجھا نہیں سکتا اور یہ ممکن بھی ہوتا تو وہ کبھی ایسا نہ کرتا۔ اسے کیسے سمجھاؤں! وہ صرف اپنا نام جانتا ہے یا لڑنا۔" بیکر نے بے حد خفا ہو کر کہا۔

"وہ لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔" سلیمان نے پُرجوش لہجے میں کہا۔ "میں ابھی مسٹر ڈیوک کو فون کرتا ہوں اور ہم فائٹ ملتوی کر دیتے ہیں۔ آخر یہ انکل نونو ہے کون؟"

"یہ سوال انسانی صحت کے لئے نقصان دہ سمجھا جاتا ہے۔" پیٹرک نے مہربانہ لہجے میں کہا۔ "تم نے کبھی مافیا کا نام نہیں سنا۔ میرے بچے سلیمان' اب وقت آ گیا ہے کہ تم بڑے ہو جاؤ۔ یہ ایکٹ ایجنسی نہیں ہے۔ اس بزنس میں سخت جانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈیوک کچھ نہیں کر سکتا اور فائٹ ملتوی کرنا بھی بے سود ہے۔ وہ فوراً مٹلڈا کو شوٹ کر دیں گے۔ مٹلڈا محفوظ ہے تو صرف ان کے لالچی پن کی وجہ سے۔ انہوں نے یقیناً کاؤبوائے جونز کے حق میں شرطیں لگائی ہوں گی۔ وہ آم کے آم' گٹھلیوں کے دام کی فکر میں ہیں' سمجھے کچھ؟"

بیکر اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ "اے' تم کہاں جا رہے ہو؟" سلیمان نے پکارا۔

"پستول خریدنے۔" بیکر پلٹ کر غرایا۔ "میرے کنگارو کو شوٹ کرنے والا زندہ نہیں بچ سکے گا"۔

☆------------☆------------☆

اسٹیشن سے ہوٹل آتے ہوئے بیکر نے اسلحے کی کئی دکانیں دیکھی تھیں لیکن کسی دکان کا رخ کرنے سے پہلے وہ اصطبل میں مٹلڈا کے پاس گیا۔ مٹلڈا اسے دیکھتے ہی اس سے لپٹ گیا اور اسے چاٹنے لگا۔ بیکر بڑی محبت سے اس کے بڑے بڑے کان مروڑتا رہا۔ "تم فکر نہ کرو مٹلڈا۔ تم بس رِنگ میں اترو اور کاؤبوائے جونز کو زیپ کر دو۔ باقی سب کچھ میں دیکھ لوں گا اور یہ ہے تمہارا انعام۔" اس نے چاکلیٹ بار مٹلڈا کی طرف بڑھائی۔ مٹلڈا نے اظہارِ تشکر کے طور پر اُک اُک کی گردان شروع کر دی۔

اسلحے کی دکان پر پہنچ کر بیکر نے اعشاریہ تین آٹھ کا ایک ریوالور منتخب کیا اور اپنا بٹوا نکالا۔ "آپ مقامی ہیں؟" دکاندار نے پوچھا۔

"نہیں......... مسافر سمجھ لو۔"

"تب تو آپ کو شیرف سے اجازت نامہ لینا ہو گا۔" دکاندار نے کہا۔

"اجازت نامہ؟ میں نے تو سنا ہے کہ اوکلاہوما میں پستول خریدنے کے لئے لائسنس کی ضرورت نہیں پڑتی۔" بیکر نے کہا۔

"یہ درست ہے۔ مقامی لوگوں کے لئے یہ قید نہیں ہے کیونکہ ہم لوگ بے حد مہذب ہیں۔ البتہ اجنبیوں کو شیرف سے اجازت لینی پڑتی ہے۔" دکاندار نے کہا۔ "لیکن فکر کی کوئی بات نہیں۔ شیرف بہت اچھا آدمی ہے۔ سام بیکر نام ہے۔ میرا حوالہ دے دیجئے گا۔ وہ آپ کو اجازت نامہ دے دے گا۔ میں آپ کی پیکنگ تیار رکھوں گا۔"

بیکر دکان سے نکل آیا اور شیرف کے دفتر پہنچ گیا۔ اس نے شیرف کے سامنے اپنا مدعا بیان کیا۔ شیرف چند لمحے تیز نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔ پھر بولا۔ "ٹھیک ہے۔ تم اس کنگارو کے محافظوں میں سے ہو نا' جو آج کاؤبوائے جونز سے مقابلہ کرنے والا ہے لیکن اس علاقے میں تمہارے کنگارو کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔"

"بس شیرف! مجھے پستول خریدنا ہے۔" بیکر نے خطرے کی وضاحت کرنا مناسب

نہیں سمجھا۔ پیٹرک پہلے ہی بتا چکا تھا کہ مذاق بن جائے گا۔

"ٹھیک ہے' میں اجازت نامہ دے دیتا ہوں۔ تمہارا نام؟"

"بلی بیکر۔" اس نے اطمینان سے بتایا۔

"آبائی پتہ!" شیرف نے کہا۔

"58' ونڈ رائز' برمونڈسے' لندن۔" بیکر نے کہا۔ "وہاں اب میرے انکل جارج رہتے ہیں' اگر زندہ ہیں تو........."

شیرف بے یقینی سے اسے دیکھتا رہا۔ "مجھے......... مجھے یقین نہیں آ رہا ہے۔" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں؟" بیکر بگڑ گیا۔

"اس کا مطلب ہے' ہم رشتے دار ہیں۔" شیرف نے بیکر کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "میرا نام سام بیکر ہے' میرے پردادا وہیں سے آئے ہیں۔ کچھ رشتے دار اب بھی موجود ہیں۔" پھر اچانک اسے کچھ خیال آیا اور اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ "اوہ' تم بلی بیکر ہو' برطانوی مڈل ویٹ چمپئن۔ اوہ! ہم تو تم پر فخر کرتے رہے ہیں۔ یہ لمحہ بھی میرے لئے باعث افتخار ہے۔" اچانک اس کی نظر کاغذ پر پڑی' جس پر اس نے بیکر کا نام لکھا تھا۔ اس کی نگاہوں سے الجھن جھانکنے لگی۔ "کزن بلی' تمہیں پستول کیوں چاہئے؟"

بلی بیکر ششدر بیٹھا تھا۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس نے شیرف کو سب کچھ بتا دیا۔ شیرف خاموشی سے سنتا رہا۔

"ٹھیک ہے کزن بلی' میرے ہوتے ہوئے تمہیں پستول کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم بے فکر ہو جاؤ۔ میں سنبھال لوں گا۔" شیرف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اب مجھے اپنے بارے میں بتاؤ' سب کچھ۔ انگلینڈ تم نے کب چھوڑا' کیا کچھ کیا۔ واہ کزن بلی.........."

☆------------☆------------☆

کاؤبوائے جونز بہت جاندار باکسر تھا لیکن مقابلہ بے حد مختصر ثابت ہوا۔ شاید اس کی وجہ یہ رہی ہو کہ کسی نے جونز کو یقین دلا دیا تھا کہ اس کا حریف چوتھے راؤنڈ میں ڈھے جائے گا لیکن پہلے راؤنڈ کی گھنٹی بجنے کے دو منٹ چھ سیکنڈ بعد مٹلڈا کا پنچ اس کے

جبڑے پر پڑا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ مٹلڈا نے ہاتھ فضا میں بلند کر کے اپنی فتح کا اعلان کیا۔

ریفری گنتی میں مصروف تھا کہ رنگ سائڈ کی طرف تین اجنبی اپنی نشستوں سے اٹھے' ان کے قریب کوئی چمک دار چیز لہرائی۔ اسی وقت شیرف بہت تیزی سے حرکت میں آیا' اس نے ہوائی فائر کر دیا۔ تینوں اجنبی اپنی جگہ ٹھٹک کر رہ گئے۔ ان میں سے دو کے ہاتھوں میں پستول اور ایک کے ہاتھ میں خنجر تھا۔ "یہ کھلونے مجھے دے دو بیٹو۔" شیرف نے ان سے فرمائش کی۔ اس کے تینوں نائبین بھی وہاں پہنچ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی ریوالور تھے۔ اجنبیوں نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ "چلو۔ انہیں ہتھکڑیاں لگا دو۔" شیرف نے اپنے نائبین کو ہدایت دی۔

"ہم پر الزام کیا ہے شیرف؟" الفریڈ نے پوچھا۔ "ہم نے کسی کو نقصان نہیں پہنچایا۔ ہم تو اس کنگارو کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ یہ خطرناک ہے۔"

"میں جانتا ہوں۔ میں تمہیں بغیر لائسنس کے شکار کھیلنے کے جرم میں گرفتار کر رہا ہوں۔ اوکلاہوما میں یہ ایک سنگین جرم ہے۔ جج ہرمن تمہیں کم از کم تیس دن قید اور پانچ سو ڈالر جرمانے کی سزا سنائے گا۔" شیرف نے کہا اور پھر اپنے نائبین کی طرف متوجہ ہوا۔ "انہیں جیل لے جاؤ۔"

تماشائی بھی خوش تھے۔ انہیں ایک ٹکٹ میں دو مزے ملے تھے۔

"کزن بلی' میرے گھر آنا نہ بھولنا۔" شیرف نے بیکر سے کہا۔ "اور مٹلڈا کو ضرور ساتھ لانا۔ میں نے بچوں سے وعدہ کر رکھا ہے اور مٹلڈا کے لئے چاکلیٹ اور آئس کریم کا بندوبست بھی کر لیا ہے۔"

سلیمان نے ڈیوک کو فون پر تمام حالات سے پوری طرح آگاہ کر دیا تھا۔ ڈیوک نے اگلے روز اپنے کالم میں انکل نونو کا حوالہ دئے بغیر مٹلڈا پر قاتلانہ حملے کی تفصیل پیش کر دی۔ انکل نونو اس پر بے حد ناخوش ہوا۔ تین ماہ بعد الفریڈ' ہمپ اور ڈیلزی کی لاشیں گٹر سے برآمد ہوئیں۔ بڑی مشکل سے انہیں شناخت کیا جا سکا۔ انکل نونو نے بڈی سے ملاقات کی اور اسے ضروری ہدایات دیں۔

اب پلان ہی پر عمل کیا جا رہا تھا۔

☆-----------☆-----------☆

اتوار کی رات ڈیوک ہمیشہ گوئٹے ریستوران میں کھانا کھاتا تھا۔ وہ ایک جرمن ریستوران تھا۔ ڈیوک کو نہ صرف جرمن کھانے پسند تھے بلکہ اسے اس ریستوران کا ماحول بھی اچھا لگتا تھا۔ اس ریستوران میں تھیٹر کی دنیا کے لوگوں کا جمگھٹا رہتا تھا۔ اسے ہمیشہ ایک مخصوص میز دی جاتی تھی' جہاں سے باہر کا نظارہ بھی کیا جا سکتا تھا۔ ریستوران کے سامنے ایک خاصا بڑا پلیٹ فارم تھا' جہاں وہ لوگ کھانا کھاتے تھے' جو میز ریزرو نہ کرا سکے ہوں۔ اس کے علاوہ وہاں شائقین کا بھی اجتماع رہتا تھا جو اپنے پسندیدہ فنکاروں کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے جمع ہو جاتے تھے۔

اس وقت بھی پلیٹ فارم پر بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ اچانک ڈیوک کی نظر ایک بے حد حسین اور خوش لباس لڑکی پر پڑی۔ اس کے ساتھ ایک مرد بھی تھا' جسے دیکھتے ہوئے ڈیوک کو احساس ہوا کہ اس نے اسے کہیں دیکھا ہے۔ کہاں؟ یہ اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔ لڑکی کو دیکھتے ہی اس کے دل میں ایک عجیب سا جذبہ بیدار ہو گیا۔ یہ اس کے لئے ایک بالکل نئی بات تھی۔

ڈیوک لڑکی کو دیکھتا رہا۔ اچانک ایک شناسا نے اسے مخاطب کیا۔ چند رسمی جملوں کے بعد وہ شخص اپنی میز کی طرف بڑھ گیا۔ ڈیوک نے پھر پلیٹ فارم کی طرف دیکھا لیکن لڑکی اب وہاں موجود نہیں تھی۔ نہ جانے کیوں' اسے مایوسی کا احساس ہوا۔ اس نے لڑکی کو ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کی اور اپنے جام کی طرف متوجہ ہو گیا۔ پھر اچانک اس نے نظریں جو اٹھائیں تو وہ لڑکی روبرو تھی۔ وہ اسے سہمی سہمی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ چہرے پر فکرمندی کا تاثر تھا۔ کھڑی ہوئی کا انداز ایسا تھا' جیسے کوئی سہما ہوا پرندہ اڑنے کے لئے چوکس ہو۔ ڈیوک نے ایک بار پھر اپنے وجود میں کسی ٹھنڈے' میٹھے گداز جذبے کو اڑتا محسوس کیا۔ لڑکی میں یقیناً کوئی غیر معمولی بات تھی۔

لڑکی نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بازو کو چھوا اور بولی۔ "پلیز آپ زحمت نہ کیجئے۔ آپ کو ڈسٹرب کرنا مجھے برا لگ رہا ہے۔ یہ میری زیادتی ہے لیکن میں آپ کو ایک زحمت دینا چاہتی ہوں یہ میرے بھائی کی آٹوگراف بک ہے۔ اس پر آٹوگراف دے دیجئے۔"

"بسرو چشم لیکن پہلے، تم بیٹھ جاؤ۔" ڈیوک نے کہا۔

لڑکی سامنے والی کرسی پر ٹک گئی۔ ڈیوک نے آٹوگراف بک کی ورق گردانی شروع کر دی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ لڑکی اب اس سے دور ہو۔ وہ کن انکھیوں سے لڑکی کو دیکھتا رہا۔ اسے حیرت تھی' کیونکہ آج تک کسی لڑکی کی وجہ سے اس کی دھڑکنیں اس طرح بے ربط کبھی نہیں ہوئی تھیں۔ اس نے آٹوگراف بک کے پہلے صفحے کو دیکھا۔ اس پر برڈی برائنڈ' عمر چودہ سال کلیٹن ہائی اسکول' نیویارک لکھا تھا۔ "میرا نام برڈی برائنڈ ہے اور میں........"

"اوہ........" ڈیوک نے کہا۔ اسے یاد آگیا۔ وہ لڑکی "ہیلو سولجر" میں ایک کردار کر رہی تھی۔ "تمہارا رقص مجھے بے حد پسند ہے۔ اس میں بہت تاثر ہے اور یہ صرف میرا ہی خیال نہیں ہے' میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے۔ تمہاری پرفارمنس پر ان کی آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔"

"ہاں........ میں رقص کرتے ہوئے افسردہ خیالات ذہن میں رکھتی ہوں۔ دیکھئے میں اس سپاہی کے ساتھ ویک اینڈ گزار رہی ہوں' جو مجھ سے دور جا رہا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اب وہ کبھی مجھ سے نہیں ملے گا کیونکہ اسے کوئی اور لڑکی پسند آگئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میرا رقص افسردہ کر دیتا ہے۔"

ڈیوک نے چونک کر اسے دیکھا۔ لڑکی جو منظر بیان کر رہی تھی' وہ اس نے بھی دیکھا تھا اور اسے اچھا بھی لگا تھا۔ "برڈی' تم کہاں سے آئی ہو؟" اس نے پوچھا۔

"میں مل واکی میں رہتی تھی۔" برڈی نے جواب دیا۔

"تمہارے گھر والے اب بھی وہیں ہیں؟"

"میری ممی اور بہنیں وہیں رہتی ہیں۔ پاپا کا انتقال ہو چکا ہے۔"

"تم نیویارک میں بہت عرصے سے ہو کیا؟"

"نہیں' صرف دو سال ہوئے ہیں۔ مل واکی میں سب میرے رقص کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے اس سلسلے میں کچھ کرنا چاہئے۔ پھر ممی نے مجھے نیویارک آنے کی اجازت دے دی۔"

معما اور الجھ گیا تھا۔ ڈیوک نے ایک بار پھر آٹوگراف بک کا جائزہ لیا۔ اس میں ان تمام لوگوں کے دستخط موجود تھے' جن سے عموماً آٹوگراف لئے جاتے ہیں۔ کھلاڑی' فائٹرز' ایکٹر' مصنفین وغیرہ۔ "تم اکیلی ہو یا کسی کے ساتھ؟" ڈیوک نے پوچھا۔ "کچھ پیو گی؟"

"نہیں۔ میں پہلے ہی آپ کا خاصا وقت برباد کر چکی ہوں۔" لڑکی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ مجھے خوشی ہو گی۔ کیا منگواؤں تمہارے لئے؟"

لڑکی نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور بولی۔ "بیئر منگوا لیجئے۔"

ڈیوک نے ویٹر کو بلا کر آرڈر دیا اور ایک گلابی صفحے پر آٹوگراف دے دئے۔ چند ہی لمحے بعد بیئر آگئی۔ دونوں کی نظریں ملیں اور لڑکی شرمیلے انداز میں مسکرا دی۔ اس نے بیئر کا گھونٹ لیا۔ پھر اس نے آٹوگراف بک کھولی۔ ایک لمحے کے لئے اس نے پہلے صفحے پر اپنے بھائی کے نام کو دیکھا اور پھر صفحہ کھول لیا' جس پر ڈیوک نے آٹوگراف دیا تھا۔ "شکریہ مسٹر ڈیوک۔" اس نے کہا وہ اس کے دستخط کو بڑی نرمی سے اپنی انگلی سے سہلانے لگی' جیسے یہ ڈیوک سے قریبی رابطے کی کوئی صورت ہو۔

ڈیوک کے لئے وہ انوکھا تجربہ تھا۔ وہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔ فنکارہ تھی' شہرت اور کامیابی کے زینے پر پہلا قدم رکھ چکی تھی۔ ڈیوک صورت حال کا تجزیہ کر رہا تھا۔ اس نے لڑکی کی چوری پکڑ لی تھی' پھر اسے لڑکی کی شخصیت کے لئے مناسب ترین لفظ بھی مل گیا۔ وہ خوبصورت تھی۔ خوبصورت لڑکیاں تو بہت ہوتی ہیں لیکن ان میں دشمن ہوش و خرد دو ایک ہوتی ہیں۔ اس کی گفتگو سے ظاہر تھا کہ وہ تعلیم مکمل نہیں کر سکی ہے۔ اس کا اندازِ گفتگو عامیانہ تھا لیکن گھٹیا نہیں تھا' وہ شوگرل تھی لیکن اس کا انداز باوقار تھا۔ وہ کم سخن معلوم ہوتی تھی کیوں کہ جب تک اسے مخاطب نہ کیا جائے' بولتی نہیں تھی۔ پھر ڈیوک نے اپنے ردعمل کا تجزیہ کیا۔ خوبصورت چہرے پر مرمٹنا اور بات ہے لیکن چند لمحوں کی ملاقات میں اتنی وارفتگی کچھ معنی رکھتی ہے۔

"تم یہاں پہلے کبھی آئی ہو؟" ڈیوک نے پوچھا۔

"نہیں........ کبھی نہیں۔" لڑکی نے جواب دیا۔

پھر ڈیوک مختلف موضوعات پر باتیں کرتا رہا' لڑکی خاموشی اور توجہ سے سنتی رہی لیکن اس نے ایک بار بھی تبصرہ نہیں کیا۔ یوں اس کے ایک اور ابتدائی اندازے کی تصدیق ہو گئی۔ لڑکی ذہین نہیں تھی۔ اس کے بعد ڈیوک نے براہِ راست حملہ کیا۔ "یہ آٹو گراف بک تمہارے بھائی کی تو نہیں ہے۔"

"نہیں۔" لڑکی نے تعجب سے اسے دیکھتے ہوئے اعتراف کیا۔ "آپ کو کیسے پتا چلا؟"

اس کے انداز کی معصومیت نے ڈیوک کے دل کو چھو لیا۔ اسے خود پر شرم آنے لگی۔ اس نے جال بچھایا اور لڑکی کتنی آسانی سے اس کے دام میں آ گئی۔ نقلی آٹوگراف بک.......... اور اصلی ڈانسر۔ ان دونوں میں باہمی ربط کیا ہو سکتا ہے؟ پھر اسے یاد آیا کہ اس نے بڑی کو کسی کے ساتھ دیکھا تھا۔ وہ کوئی ایسا شخص تھا جسے وہ جانتا تھا۔ ارے ہاں' اس نے اس شخص کو لیوڈیکرٹی کے ٹریننگ کیمپ میں دیکھا تھا۔ اس نے کہا۔ "باہر تم جس شخص کے ساتھ کھڑی تھیں' اس نے تمہیں میرے متعلق بتایا ہو گا؟"

"جی ہاں' آپ نے اسے بھی دیکھ لیا تھا!" لڑکی نے اس بار فوراً اعتراف کر لیا۔

"پھر وہ چلا گیا؟" ڈیوک نے سوال کیا۔

"جی ہاں۔" لڑکی نے جواب دیا اور اچانک اس نے بڑی سادگی سے بہت مشکل سوال کیا۔ "آپ اس بات پر ناراض ہیں کہ میں نے آپ سے دوستی کی کوشش کی ہے؟"

"نہیں' میں تو ذرا بھی ناراض نہیں ہوں۔" ڈیوک نے جواب دیا۔ "اچھا' جو شخص تمہارے ساتھ آیا تھا' تمہیں اس نے تو نہیں بھیجا؟"

"نہیں' اس سے تو مجھے ڈر لگ رہا تھا۔" لڑکی نے بے ساختہ کہا۔ "وہ تو بس مجھے کہیں ملا اور اپنے ساتھ لے آیا۔ اس نے مجھ سے بات بھی نہیں کی۔"

اب ڈیوک اس کشش کو پوری طرح سمجھ چکا تھا' جس نے ابتدا ہی سے اسے اسیر کر لیا تھا۔ اس کشش کا تعلق لڑکی کی بڑی بڑی آنکھوں سے تھا۔ اس کی خاموشی اور اس کی کم سخنی سے تھا۔ یہ سوچتے سوچتے اسے اس لڑکی پر اس طرح ٹوٹ کر پیار آیا کہ اس کے لئے خود پر قابو پانا مشکل ہو گیا۔ وہ محبت' وہ کشش ایک ذہین بیوی کے ساتھ کئی برس

گزارنے کا لازمی ردِ عمل تھی۔

پھر وہ دوسرے پہلو کی طرف متوجہ ہوا۔ عین ممکن تھا کہ اس کے لئے یہ تحفہ انکل نونو نے بھیجا ہو۔ بہرحال' وہ جانتا تھا کہ لڑکی اسے سب کچھ بتا دے گی۔ "کھانا کھاؤ گی؟" اس نے لڑکی سے پوچھا۔

لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ دیر بعد لڑکی کھانے میں مصروف تھی اور ڈیوک اپنی آئندہ حکمت عملی پر غور کر رہا تھا۔

"تمہیں انکل نونو نے بھیجا ہے؟" ڈیوک نے پوچھا۔

لڑکی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ بہت زیادہ حیران نظر آ رہی تھی۔ "کیا نام لیا آپ نے؟" اس نے پوچھا۔

"انکل نونو۔" ڈیوک نے کہا۔

لڑکی نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں کسی انکل نونو کو نہیں جانتی۔ میں نے تو آج تک یہ نام بھی نہیں سنا۔"

ڈیوک کو اندازہ تھا کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہی۔ شاید اس میں جھوٹ بولنے کی صلاحیت ہی نہیں تھی۔ "لیکن تمہیں کسی نے تو بھیجا ہی ہے کہ مجھ سے مل بیٹھو۔" اس نے نرم لہجے میں کہا۔

بڑی نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ ڈیوک کو اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی چمک نظر آئی۔ بڑی نے کہا۔ "میں شرمندہ ہوں لیکن اس کے مجھ پر بڑے احسانات ہیں۔ میری ماں بیمار تھی۔ اس کا آپریشن ہونا تھا۔ اس نے میری ماں کو ایک ہزار ڈالر بھجوائے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اس رقم نے میری ماں کی زندگی بچا لی۔" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"تم اس سے کہاں ملی تھیں؟" ڈیوک نے پوچھا۔

"وہ تھیٹر میں ملا تھا۔ اسے میرا رقص پسند آیا تھا۔ اس کے بعد دو یا تین بار اس کے ساتھ ڈنر پر گئی۔ وہیں میں نے اسے اپنی ماں کے متعلق بتایا تھا۔"

"تمہیں اس کا نام معلوم ہے؟"

"سب اسے جو کہتے ہیں۔ وہ مجھے فون بھی اسی نام سے کرتا تھا۔"

گویا یہ ایک جال تھا اور ڈیوک کی دھڑکنیں گواہی دے رہی تھیں کہ وہ اس جال میں پھنس چکا ہے۔ "اس کا حلیہ بتا سکتی ہو؟" اس نے پوچھا لیکن اسے امید نہیں تھی کیونکہ برڈی میں ذہانت نام کو نہیں تھی۔

وہ سوچ میں پڑ گئی۔ "اس کے سیاہ بال ہیں، آنکھیں بھی سیاہ ہیں اور......... اور.........." یہاں پہنچ کر گاڑی ٹھپ ہو گئی۔

ڈیوک کو یقین تھا کہ وہ اس جو کی تصویر دیکھ کر بھی اسے نہیں پہچان سکے گی۔

"اور......... بس میں اتنا کہہ سکتی ہوں کہ وہ بہت شریف آدمی ہے۔" برڈی نے کہا۔

"یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو؟" اس نے پوچھا۔

"ایسی باتیں تو محسوس کی جاتی ہیں۔" اس نے بے حد معصومیت سے کہا۔ "انہیں بیان کرنا ممکن نہیں۔"

"اور میرے بارے میں کیا خیال ہے؟" ڈیوک نے کہا۔

برڈی نے نظریں اٹھا کر اس کا تفصیلی جائزہ لیا۔ "آپ شریف بھی ہیں اور ذہین بھی۔" اس نے کہا۔ "آپ نے آٹوگراف بک کے بارے میں کیسے جان لیا؟"

"برڈی، یہ تو سادہ سی بات ہے۔ ایک ایسی لڑکی، جس کے گھر والے مل واکی میں رہتے ہوں اور جسے نیویارک آئے صرف دو سال ہوئے ہوں، اس کا کوئی چودہ سالہ بھائی نیویارک کے اسکول میں کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ روشنائی بتاتی ہے کہ آٹوگراف پرانے ہیں جب کہ تمہارے بھائی کا نام حال ہی میں لکھا گیا ہے۔ میرے خیال میں تمہارا کوئی بھائی سرے سے ہے ہی نہیں۔"

برڈی اسے تحسین آمیز نظروں سے دیکھتی رہی۔ "آپ شاندار آدمی ہیں۔" اس نے سرگوشی میں کہا۔

کافی رات ہو گئی تھی۔ ڈیوک نے بل ادا کیا اور برڈی سے پوچھا۔ "میرے گھر چلو گی؟"

"جی، آپ کے ساتھ! آپ کے گھر؟" وہ بری طرح گھبرا گئی۔

"تم سے یہی تو کہا گیا ہو گا؟" ڈیوک نے کہا۔

"اوہ، میں تو بھول ہی گئی تھی" برڈی نے کہا اور سر جھکا لیا۔

"چلنا چاہتی ہو؟" ڈیوک نے پوچھا۔

"کیا کہہ سکتی ہوں۔ عام حالات میں تو مجھے اچھا لگتا۔" اب وہ الجھی ہوئی نظر آ رہی تھی، جیسے کسی کشمکش میں مبتلا ہو۔

"اور اگر اچھا نہ لگتا تو؟" ڈیوک نے کہا۔

"تب بھی جاتی۔ اس نے مجھ پر احسان کئے ہیں اور کبھی کچھ نہیں مانگا۔" اس نے دل گیر لہجے میں کہا۔

"اب تو تم یہ بات نہیں کہہ سکتیں کہ اس نے تم سے کبھی کچھ نہیں مانگا۔"

"ہاں، لیکن مسٹر ڈیوک، میں اچھی لڑکی نہیں ہوں۔"

"مجھے تم اچھی لگی ہو۔ پلیز، چلو میرے گھر۔" ڈیوک نے اصرار کیا۔ برڈی چند لمحے اسے دیکھتی رہی، پھر اس نے ڈیوک کا ہاتھ تھام لیا۔

ڈیوک اب اس الجھن میں گرفتار تھا کہ انکل نونو نے اس لڑکی کو کیوں بھیجا ہے۔ جاسوسی کے لئے یا بلیک میل کرنے کی غرض سے؟ لیکن کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ برڈی بالغ تھی، یعنی کوئی کیس نہیں بن سکتا تھا۔ پھر؟ آخر چکر کیا ہے؟

برڈی کوئی گری پڑی لڑکی نہیں تھی۔ وہ شہرت کے دروازے پر کھڑی تھی۔ کیوں؟ آخر کیوں؟ ڈیوک سوچتا اور الجھتا رہا۔ آخر اس کام کے لئے ایک بے وقوف لڑکی کو کیوں منتخب کیا گیا ہے۔ کیا صرف اس لئے کہ اس کا حسن ہر کسی کو سپرانداختہ ہونے پر مجبور کر سکتا تھا؟ بہرحال ایک بات طے تھی۔ فی الوقت کوئی خطرہ نہیں تھا۔ انکل نونو نے شاید طویل پلاننگ کی تھی۔

☆------------☆------------☆

ڈیوک کو جلد ہی اندازہ ہو گیا کہ برڈی اس کے لئے آئیڈیل لڑکی ہے۔ وہ خوبصورت تھی۔ نازک اور لطیف جذبات رکھتی تھی۔ وہ اس پر بھروسا کرتی تھی۔ اس میں ہر وہ خوبی تھی' جو لوسی میں نہیں تھی اور وہ اس خامی سے پاک تھی' جس کی وجہ سے ڈیوک نے لوسی کو طلاق دی تھی۔ ایک دن بیٹھے بیٹھے ڈیوک مٹلڈا کا تذکرہ نکال بیٹھا۔ برڈی کے پوچھنے پر اس نے اسے بتایا کہ مٹلڈا ایک کنگارو کا نام ہے' جو باکسر ہے۔

"یہ کنگارو کیسا ہوتا ہے؟" برڈی نے پوچھا۔

ڈیوک اسے کنگارو اور آسٹریلیا کے متعلق بتاتا رہا اور وہ بڑی توجہ سے سنتی اور محبت آمیز نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔

"تم بولتے ہوئے مجھے بہت اچھے لگتے ہو۔" ڈیوک کے خاموش ہونے کے بعد برڈی نے شرمیلے لہجے میں کہا۔ اب وہ اس سے بے تکلف ہو گئی تھی۔

ڈیوک جانتا تھا کہ برڈی کی سمجھ میں اس کی بیشتر باتیں نہیں آتیں۔ بس وہ اسے محبت بھری نظروں سے تکتی رہتی تھی۔ ایسے میں وہ بہت خوش نظر آتی۔ خود ڈیوک بھی حقیقی مسرت کے مفہوم سے آشنا ہو رہا تھا۔ اسے احساس تھا کہ وہ برڈی کی محبت میں گرفتار ہو چکا ہے۔ ڈیوک کے لئے برڈی میں سب سے بڑی کشش یہ تھی کہ وہ کسی دو سالہ بچے کی طرح معصوم تھی۔ پھر ایک دن اچانک بیٹھے بیٹھے وہ کسی دو سالہ بچے ہی کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ ساتھ ہی وہ کچھ کہنے کی کوشش بھی کر رہی تھی۔ ڈیوک نے بڑی مشکل سے چمکار کر اسے چپ کرایا اور وجہ پوچھی۔

"میں جانتی ہوں کہ میں بے وقوف ہوں اور کچھ نہیں جانتی۔" اس نے سسکیوں کے درمیان کہا۔ "لیکن میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ میں کیا کروں۔" یہ کہہ کر وہ پھر رونے لگی' لیکن اس دوران وہ محبت پاش نظروں سے ڈیوک کو دیکھے جا رہی تھی۔ "تم اس جو کی وجہ سے پریشان ہو؟" ڈیوک نے پوچھا۔

"تم.......... تم مجھ سے ناراض تو نہیں ہو؟" برڈی کے لہجے میں خوف تھا۔

"ہرگز نہیں۔" ڈیوک نے اسے چمکارا۔ "آخر اس نے تمہارے سپرد کیا کام کیا تھا؟"

"کچھ بھی نہیں۔ اس نے کہا تھا کہ میں تم سے دوستی کر لوں۔ اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ تمہاری محبت میں.......... اوہ' یہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔"

"ٹھیک ہی کہہ رہی ہو میری جاسوسہ۔"

"لیکن میں جاسوسہ نہیں ہوں۔ اس نے مجھ سے جاسوسی کرنے کو نہیں کہا۔ مجھے جاسوسی کرنی آتی بھی نہیں۔"

ڈیوک جانتا تھا کہ وہ درست کہہ رہی ہے۔ "میرا یہ مطلب نہیں تھا برڈی۔" اس نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"ڈیوک' اب تم مجھ سے نفرت تو نہیں کرنے لگو گے؟" برڈی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں.......... بشرطیکہ تم جو کے احکامات پر خوش اسلوبی سے عمل کرتی رہو۔" ڈیوک نے شریر لہجے میں کہا۔

"شکریہ ڈیوک" وہ شرما گئی۔

ڈیوک کو اندازہ ہو گیا کہ وہ تمام عمر اس لڑکی سے محبت کر سکتا ہے۔ وہ اسے اپنے ساتھ ہر جگہ لے جاتا۔ وہ خاموش بیٹھی سامع تھی۔ وہ محبت اور وفا دونوں ہنر جانتی تھی۔ اس نے نہ کبھی ڈیوک کا کالم پڑھا' نہ اس پر تنقید کی۔ اسے یقین تھا کہ ڈیوک دنیا کا سب سے عقل مند آدمی ہے۔ کئی بار ڈیوک اسے اپنے ساتھ شہر سے باہر بھی لے گیا۔ اس کا حسن اور اس کی کم سخنی ہر ملنے والے کو متاثر کرتی تھی۔

ایک دن ڈیوک نے اس سے پوچھا۔ "برڈی، تمہیں مجھ سے دوستی کرنے کا معاوضہ بھی ملتا ہے؟"

اس نے اثبات میں سرہلا دیا لیکن وہ مجوب نظر آنے لگی۔ "کتنا؟" ڈیوک نے اس سے پوچھا "دو سو ڈالر فی ہفتہ"۔ برڈی نے جواب دیا۔ "ڈیوک، میں شرمندہ ہوں۔ کم از کم مجھے.........."

ڈیوک نے زوردار قہقہہ لگایا۔ "لیتی رہو اور چپکے سے جمع کرتی رہو۔ مجھے خوشی ہے کہ میری خوشیوں کی قیمت انکل نونو ادا کر رہا ہے۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

☆------------☆------------☆

شیطانی قوتیں مٹلڈا کو ریٹائرمنٹ پر مجبور نہیں کر سکتی تھیں لیکن انہوں نے ہتھیار بھی نہیں ڈالے تھے۔ ڈیوک اپنے کالموں میں بارہا کلیٹن والے واقعے کا حوالہ دے چکا تھا چنانچہ اس کے بعد مٹلڈا پر کوئی قاتلانہ حملہ نہیں ہوا۔ ویسے بھی سنڈیکیٹ والے غلطی کو دہرانے کے قائل نہ تھے۔

پیٹرک جانتا تھا اور سلیمان سیکھ رہا تھا کہ انہیں پریشان کرنے کے اور بہت سے ذرائع ہیں۔ دشواری یہ تھی کہ انہیں یہ علم نہیں تھا کہ کب، کس طرف سے وار ہو گا۔ تاہم کلیٹن والے واقعے کے بعد سے وہ مٹلڈا کے تحفظ کے معاملے میں چوکس ہو گئے تھے۔ بیکر نے پستول خرید لیا تھا۔ کچھ محافظ بھی مقرر کر دئے گئے تھے جو چوبیس گھنٹے ڈیوٹی دیتے تھے۔ مٹلڈا کی خوراک کی کڑی نگرانی کی جاتی تھی اور بیکر مستقل طور پر اصطبل میں اس کے ساتھ سونے لگا تھا۔

ایگل سٹی، نویڈا کے آڈیٹوریم میں مٹلڈا اور سولجر بارٹن سے مقابلے کے دوران انہیں معلوم ہوا کہ اس بار ریفری کو بطور ہتھیار استعال کیا جا رہا ہے۔ بظاہر ایسا لگتا تھا کہ ریفری نسیان کا مریض ہے۔ وہ بار بار دونوں باکسروں کے درمیان آ جاتا تھا اور ایسا ہر بار کسی نازک موقعے پر ہوتا تھا۔ وہ مٹلڈا کے حملے کا رِدھم مجروح کر دیتا تھا۔ وہ بہت چالاک تھا اور باکسنگ کی تمام باریکیاں بھی جانتا تھا۔ تماشائیوں کو اندازہ بھی نہیں تھا کہ کوئی گڑبڑ ہے۔

تجربہ کار پیٹرک نے فوراً بھانپ لیا۔ بلی بیکر پہلے ہی شور مچا رہا تھا اور رِنگ کے قریب تعینات پولیس مین کئی بار اسے باہر نکال پھینکنے کی دھمکی دے چکا تھا۔

مٹلڈا نے سولجر کو ہک لگایا۔ سولجر رسیوں سے ٹکرایا اور نیچے گر گیا۔ مٹلڈا معمول کے مطابق رسیوں پر ہاتھ پھیلا کر کھڑا ہو گیا۔ ریفری نے سہارا دے کر سولجر کو اٹھایا اور بظاہر اس کے دستانے صاف کرتے ہوئے یہ معائنہ کرنے لگا کہ اسے زیادہ چوٹ تو نہیں آئی لیکن درحقیقت اس نے سولجر کو سنبھلنے کے لئے تیس سیکنڈ کی مہلت دے دی۔ بیکر اور پیٹرک کڑھے کھولتے رہے لیکن وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔

"کم بخت، خبیث، بکا ہوا ہے۔" پیٹرک نے دل گرفتہ لہجے میں تبصرہ کیا۔

"میں تولیہ پھینک رہا ہوں۔ ورنہ یہ ذلیل شخص، مٹلڈا کو مروا دے گا۔" بیکر نے فیصلہ سنایا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو؟" پیٹرک غرایا۔ "تولیہ پھینک دو گے، جب کہ مٹلڈا اس پر چھایا ہوا ہے۔ تماشائی ہماری دھجیاں اڑا دیں گے۔"

"تو کیا ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے؟" سلیمان نے چیخ کر کہا۔

پیٹرک جانتا تھا کہ رِنگ میں اترنے کے بعد کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ راؤنڈ شروع ہونے کے بعد تین منٹ تک ریفری بادشاہ ہوتا ہے اور کوئی شخص اس کے کام میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ اس کی حرکتوں پر احتجاج ہی کیا جا سکتا ہے لیکن عموماً اس وقت بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔

"ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا؟" سلیمان پھر چلایا۔

اسی وقت گھنٹی بج گئی۔ پیٹرک نے کہا۔ "ایک راؤنڈ اور دیکھتے ہیں۔ پھر مقابلہ روک کر اپنا پروٹسٹ فائل کریں گے۔"

ایک منٹ کے وقفے میں بیکر، مٹلڈا کا کان تھام کر اس میں یوں ہدایات انڈیلتا رہا تھا، جیسے وہ مائیکروفون ہو۔ "تمہیں محتاط رہنا ہو گا پیارے۔ ریفری تمہارے خلاف ہے۔ کچھ عجب نہیں ہے کہ کسی موقعے پر وہ تمہارے ہاتھ بھی پکڑ لے۔ تمہیں اس سے دور رہنا ہو گا۔ اس بدبخت کو اپنے قریب نہ آنے دو۔ ملبورن میں ایک بار میرے ساتھ بھی

ایسا ہی ہوا تھا۔ ایسے موقعوں پر ہمیں دو خبیثوں سے نمٹنا پڑتا ہے۔ ایسے موقعوں پر گدی پر بھی آنکھوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ تمہیں دونوں سے دور رہنا ہوگا۔ سولجر کو زیپ کرنا بھی بے کار ہے۔ تم نے دیکھا' پچھلی بار ریفری نے اسے کس طرح بچایا تھا اور ہاں' اسے خود سے لپٹنے نہ دینا اور یہ خبیث ریفری تمہارے قریب نہ آنے پائے۔"

"بس کرو۔" پیٹرک نے بے زاری سے کہا۔ "تم تو کہتے تھے کہ یہ کچھ سمجھ نہیں سکتا۔"

"یہ سچ ہے' لیکن یقین سے کیسے کہا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے سمجھتا ہو۔ میرا فرض ہے کہ میں اپنے تجربات سے اسے فائدہ پہنچاؤں۔ یہ بے چارہ ایسی صورت حال سے پہلے کبھی دوچار نہیں ہوا۔ دیکھو نا' اگر یہ نہیں سمجھتا تو بھی میرے سمجھانے میں کوئی نقصان نہیں ہے لیکن اگر یہ سمجھتا ہے اور میں اسے نہیں سمجھاتا تو یہ خسارے کا سودا ہے۔" بیکر نے کہا اور پھر مٹلڈا کے جہازی کان پر جھک گیا۔ "میری باتیں یاد رکھنا مٹلڈا۔"

گھنٹی بجی۔ مٹلڈا معمول کے مطابق ایک ہی جست میں رِنگ کے وسط میں پہنچ گیا۔ ریفری اور سولجر دونوں موجود تھے۔ ایسا لگا کہ اس نے بیکر کی تمام ہدایت کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ اس نے ابتدا ہی میں سولجر کو لپٹنے کا موقع دے دیا۔ دوسری طرف ریفری چیخ رہا تھا اور اسے کھینچ رہا تھا۔ اچھی خاصی پیچیدہ تکڑم بن گئی تھی۔

"میرے خدا!" بیکر نے کراہتے ہوئے کہا۔ "وہ تو ریفری کو زیپ کرنے والا ہے۔ یہ بوسہ مرگ تھا۔ اب اسے نااہل قرار دیا جائے گا۔"

اور یہ سچ تھا۔ اس نئے اور دلچسپ کھیل نے مٹلڈا کے دل کو خوشی اور محبت سے بھر دیا تھا۔ دو دو سے مقابلہ کرنے کا یہ پہلا موقع تھا۔ چنانچہ مٹلڈا بے حد خوش تھا۔ اس نے اپنے طور پر اس مسئلے کا حل ڈھونڈ نکالا تھا۔ آسٹریلیا کے جنگلوں میں اس نے اپنے ہم جنسوں کے درمیان ایک وقت میں دو کنگاروؤں سے نمٹنے کا ہنر سیکھا تھا۔

ریفری نے دونوں باکسروں کو الگ کرا دیا لیکن اگلی بار ریفری مٹلڈا کے قریب آیا تو مٹلڈا اس کے لئے تیار تھا۔ اس کی دم تیزی سے حرکت میں آئی اور ریفری کی کمر پر کوڑے کی طرح لگی۔ ریفری اچھل کر رِنگ سے باہر ایک تماشائی کی گود میں جا گرا۔ اس

کے ساتھ ہی اس نے سولجر کو اپرکٹ رسید کیا۔ سولجر رسیوں کے اوپر سے ہوتا ہوا قطار "سی" میں ایک خاتون کی گود میں آباد ہو گیا۔ بعد میں پتا چلا کہ وہ فاصلے کا نیا ریکارڈ تھا۔ اس سے پہلے کہ ریفری اور سولجر ہوش میں آتے' سحرزدہ ٹائم کیپر ۳۲ گن چکا تھا۔

تماشائیوں کے نزدیک یہ اختتام زیادہ دلچسپ اور تسلی بخش تھا۔ انہوں نے باکسنگ کا ایسا مقابلہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بیکر اس قدر خوش تھا کہ اس نے تین چوک بار مٹلڈا کو دے دیں۔ اس بار تو حد ہی ہو گئی۔ سلیمان تک مٹلڈا سے لپٹ گیا۔ البتہ پیٹرک بے نیازی سے تمباکو چباتا رہا۔ کچھ لوگ مطالبہ کر رہے تھے کہ ریفری کو مارنے کی پاداش میں مٹلڈا کو نااہل قرار دیا جائے۔ پیٹرک انہیں سمجھا رہا تھا کہ دم تو اتفاقاً ہی حرکت میں آئی تھی۔ ریفری کو عقب کی طرف کسی باکسر کے اتنا قریب نہیں آنا چاہئے۔ اس کے علاوہ ریفری کو ذرا ذرا سی بات پر دونوں باکسروں کے درمیان آنا اور ان سے لپٹنا بھی نہیں چاہئے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مٹلڈا تو محض اپنے دفاع کے سلسلے میں خود کو متوازن رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ ریفری کی بدقسمتی تھی کہ وہ اس کی دم کی زد میں آ گیا۔

بعد میں منتظمین نے مٹلڈا کو باقاعدہ فاتح قرار دیا۔ دوسرے راؤنڈ کے دوسرے منٹ میں ناک آؤٹ۔ یوں شیطانی قوتوں کو ایک اور ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

ریکارڈ بک سے ظاہر ہے کہ اس کے بعد مٹلڈا نے ملی پورٹل کو ۳۷ سیکنڈ میں' پٹی ہوگن کو دو منٹ ۵۳ سیکنڈ میں اور فرینکی کو دو منٹ ۱۳ سیکنڈ میں ناک آؤٹ کیا۔ وہ سب اچھے مڈل ویٹ باکسر تھے اور سب پہلے راؤنڈ میں ناک آؤٹ ہوئے۔ ان فتوحات نے لوکل پریس کے علاوہ قومی اخبارات کو بھی متاثر کیا۔ مٹلڈا کی فتوحات اب نیویارک کے روزناموں کی زینت بھی بننے لگیں' جو مرکری کے رقیب ہونے کی وجہ سے اب تک اسے نظرانداز کرتے رہے تھے۔ اس وقت تک امریکا میں ہر شخص جان چکا تھا کہ مٹلڈا محض ڈیوک کا مذاق نہیں ہے۔ اب تقریباً ہر شخص مٹلڈا کو عالمی مڈل ویٹ چیمپئن تسلیم کرتا تھا۔ لیوڈیکرٹی اینڈ کمپنی کی روپوشی نے اس تاثر کو اور گہرا کر دیا تھا۔

اب مٹلڈا اینڈ کمپنی زیادہ اہم مقابلوں کی طرف پیش قدمی کر رہی تھی۔ اگلا مقابلہ سان مارٹینو' کیلی فورنیا میں تھا۔ باکسر تھا راکی فیلو۔ یہاں شیطانی قوتوں نے پھر وار کیا۔

یہ بات نہیں تھی کہ بلی بیکر غیر محتاط ہو گیا تھا۔ انہیں نو بجے ایرینا پہنچنا تھا۔ مقابلے کا وقت دس بجے کا تھا۔ پونے نو بجے بلی بیکر نے مٹلڈا سے کہا۔ "دوست' میرے پاس سگریٹ نہیں ہیں۔ بس میں سگریٹ لے کر ابھی آیا۔" تمباکو کی دکان آدھے بلاک کے فاصلے پر تھی۔ اس وقت ٹریفک بہت زیادہ تھا۔ سڑک پر بھی لوگوں کا ہجوم تھا۔ بیکر دکان کی طرف بڑھتا رہا۔

اس کے اغوا کا منصوبہ اتنی خوبصورتی سے بنایا گیا تھا کہ وہ خود بھی اسے سراہے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ ایک زرد سیڈان کی قریب سے گزرا۔ کار کے پاس ہی دو مرد اور ایک پُرکشش لڑکی گفتگو میں مصروف تھے۔ بیکر کو دیکھتے ہی وہ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ "ہیلو جیک" ایک مرد نے اسے مخاطب کیا۔ "تم کب آئے؟" "اوہ جیک ڈارلنگ۔" لڑکی بے حد خوش ہو کر چیخی اور بیکر سے لپٹ گئی۔

بیکر کا خیال تھا کہ وہ لوگ کسی غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں۔ وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ کسی نے اس کی ہپ پاکٹ سے پستول نکال کر اس کی کمر سے لگا دیا۔ "مسکراتے رہو دوست۔" کسی نے اس کے کان میں کہا۔ "صرف ہم ہی تمہیں دیکھ کر خوش نہیں ہوئے ہیں' تم بھی خوش ہوئے ہو۔ لہٰذا تمہیں بھی اظہارِ مسرت کرنا چاہئے۔ خاموشی سے کار میں بیٹھ جاؤ۔ ہم تمہیں یہاں کے قابلِ دید مقامات دکھائیں گے۔"

بیکر نے ادھر ادھر دیکھا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اسے اغوا کیا جا رہا ہے۔ سڑک پر ٹریفک کی ریل پیل تھی' فٹ پاتھ پر لوگ کثرت سے آ جا رہے تھے' قریب ہی ایک ٹریفک پولیس افسر کھڑا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ اس کوشش کو بہ آسانی ناکام بنایا جا سکتا ہے لیکن اس کے پیچھے کھڑے ہوئے شخص نے یہ بات بھانپ لی۔ "نہیں دوست' ایسا نہ کرو ورنہ سیدھے مردہ خانے پہنچو گے۔" سرد لہجے میں اسے خبردار کیا گیا۔

زندگی بلی بیکر کو بھی بہت عزیز تھی۔ چنانچہ وہ کار میں بیٹھ گیا۔ ریوالور والا اس کے ساتھ عقبی نشست پر بیٹھا۔ لڑکی ڈرائیور کے ساتھ تھی۔ کار آگے بڑھ گئی لیکن رفتار بہت کم تھی' جیسے انہیں کوئی جلدی نہ ہو۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ لوگ تفریح کی غرض سے نکلے ہیں۔ پولیس افسر کے قریب سے کار گزری تو لڑکی نے اس کی جانب ایک مسکراہٹ اچھالی

اور ہاتھ لہرانے لگی۔ بیکر کو یقین ہو گیا کہ وہ لوگ اسے ٹھکانے لگانے کا ارادہ نہیں رکھتے۔

"تم لوگ چاہتے کیا ہو؟" اس نے پوچھا۔

"صرف تمہاری قربت میرے دوست' اور وہ بھی تھوڑی دیر کے لئے۔" پستول والے نے جواب دیا۔

"اور اگر میں مدد کے لئے چیختا تو تم کیا کرتے؟"

"تمہیں گولی مار کر مردہ خانے پہنچا دیتے۔" جواب ملا۔

بیکر خاموش ہو گیا۔ وہ یقیناً ایسا کر سکتے تھے۔ اتنے زیادہ ٹریفک میں ان کی کار کا پتا بھی نہ چلتا۔ لیکن ابھی ایک سوال اور تھا۔ "اگر میں سگریٹ لینے نہ نکلا ہوتا تو تم کیا کرتے؟" اس نے پوچھا۔

"تب ہم تمہیں ایرینا سے اٹھا لیتے۔" اسے بتایا گیا۔

لڑکی کھل کھلا کر ہنس دی۔ کار ایک بلاک تک تو ہائی وے پر چلتی رہی' پھر انہوں نے اسے ایک سائڈ اسٹریٹ میں موڑ کر پارک کر دیا۔ کھڑکیوں کے شیشے چڑھا دئے گئے۔ کافی دیر تک خاموشی رہی۔ ٹھیک دس بجے لڑکی نے ریڈیو آن کر دیا۔ ریڈیو پر ایک مردانہ آواز ابھری۔ لہجے میں سنسنی تھی۔ "ہاں' وہ آ رہے ہیں۔ مٹلڈا چھوٹی چھوٹی جستیں لگا کر آگے بڑھ رہا ہے' اس کے ساتھ پیٹرک اور سلیمان یوسف ہیں' اس کے منیجر۔ لیکن بلی بیکر نظر نہیں آ رہا ہے۔ شاید وہ پیچھے رہ گیا ہے۔ راکی پہلے ہی رِنگ میں موجود ہے۔ وہ تھرک رہا ہے......... ارے' یہ کیا؟ یقیناً کوئی گڑبڑ ہے۔ مٹلڈا آگے بڑھنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ پیٹرک اس کی زنجیر کھینچ رہا ہے۔ مٹلڈا پچھلے پیروں پر کھڑا ہے۔ اسے جیسے کسی کی تلاش ہے۔"

"اوہ' بے چارہ مجھے تلاش کر رہا ہے۔" بیکر دکھی ہو گیا۔

"ٹھیک سمجھے ہو۔" ڈرائیور نے کہا۔

وہ اسے کھینچ رہے ہیں' پیٹرک اور سلیمان۔ بلی بیکر کا کہیں پتا نہیں ہے۔ یقیناً کوئی گڑبڑ ہے لیکن میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ مٹلڈا نروس نظر آ رہا ہے اور چاروں طرف دیکھ رہا ہے۔ دونوں منیجر اسے دستانے پہنانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن انہیں دشواری

پیش آ رہی ہے۔ وہ اسے تھپتھپا رہے ہیں' چمکار رہے ہیں لیکن مٹلڈا بری طرح مچل رہا ہے۔ شاید بیکر کے نہ ہونے کی وجہ سے۔ ایک منٹ.......... میں ذرا پوچھ لوں.......... جی ہاں' پیٹرک کا کہنا ہے کہ مٹلڈا ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔ بیکر بیمار ہو گیا ہے۔

"بیمار ہو گیا ہے! لعنت ہو تم پر۔" بیکر غرایا۔ "وہ میرے بغیر نہیں لڑے گا۔"

"ہمارا بھی یہی خیال تھا۔" پستول والے نے بے حد خوش ہو کر کہا۔

"مٹلڈا کو دستانے پہنا دیئے گئے ہیں"۔ ریڈیو سے آواز ابھری۔ "ریفری دونوں باکسروں کو آخری ہدایات دینے کے لئے رِنگ کے وسط میں بلا رہا ہے۔ کمال ہے.......... مٹلڈا ہاتھ ملانے پر آمادہ نہیں ہے' اسے مجبور کیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر وہ ہمیشہ اپنے حریف کو کِس کرتا ہے لیکن آج اس نے ایسا نہیں کیا ہے۔ وہ پریشان ہے.......... آزردہ ہے.........."

"تم پر لعنت ہو! مجھے جانے دو۔" بیکر گڑگڑایا۔

"شٹ اپ۔" لڑکی نے ڈانٹا اور ریڈیو کی آواز بڑھا دی۔

"وہ اپنے اپنے کارنر میں واپس آ چکے ہیں۔" ریڈیو اناؤنسر کہہ رہا تھا۔ "لیجئے گھنٹی بجی۔ راکی رِنگ کے وسط میں آ گیا لیکن مٹلڈا ابھی تک اپنے کارنر میں کھڑا ہے۔ وہ ادھر ادھر دیکھ رہا ہے۔ شاید بیکر کو تلاش کر رہا ہے۔ راکی اس کی طرف بڑھا ہے لیکن مٹلڈا کے دونوں ہاتھ جھکے ہوئے ہیں۔ وہ لڑنا نہیں چاہتا۔ ممکن ہے' مٹلڈا نے گھنٹی کی آواز نہ سنی ہو۔"

"میں جانتا تھا کہ یہی ہو گا۔" بیکر نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"ریفری نے راکی کو اشارہ کیا کہ وہ مٹلڈا پر گھونسے برسائے لیکن مٹلڈا وہاں سے ہٹ گیا ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ رسوں پر ہیں۔ وہ اچھل اچھل کر چاروں طرف دیکھ رہا ہے۔ یقیناً وہ بلی بیکر کے لئے بے تاب ہے۔ راکی کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کیا کرے۔ مٹلڈا اسے نظرانداز کر رہا ہے۔ راکی ایکشن میں آگے بڑھ رہا ہے لیکن مٹلڈا اچھل کر اس سے دور ہو گیا ہے۔ وہ اچھل اچھل کر رِنگ کے چاروں طرف دیکھ رہا ہے۔ راکی پریشان ہے۔ تماشائیوں میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ آپ یہ شور سن رہے ہیں

نا۔ راکی بہت زیادہ پریشان ہے۔ مٹلڈا کارنر کی طرف سے پیٹرک اور سلیمان' مٹلڈا کو اشارے کر رہے ہیں کہ وہ لڑے۔ وہ ہاتھ چلا رہے ہیں لیکن مٹلڈا انہیں بھی نظرانداز کر رہا ہے۔ اب مٹلڈا چاروں ہاتھ پیروں پر بیٹھ گیا ہے اور تماشائیوں کے درمیان جھانک رہا ہے۔"

"میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتا۔" بیکر نے روہانسا ہو کر کہا اور دونوں ہاتھوں سے کان بند کرنے کی کوشش کی۔

"نہیں دوست' بس تھوڑی دیر اور برداشت کر لو۔" پستول والے نے سرد لہجے میں تنبیہہ کی۔

"کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے۔ چاروں پیروں پر بیٹھا ہوا مٹلڈا محض ایک حقیر سا کنگارو لگ رہا ہے۔ گنتی کا سوال ہی نہیں کیونکہ راکی نے اب تک اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا ہے۔ تماشائی احتجاج کر رہے ہیں۔ ہوٹنگ شروع ہو گئی ہے۔ مٹلڈا اب اٹھ گیا ہے اور اچھل اچھل کر بالکونی میں جھانکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اوہ.......... ریفری' مٹلڈا کی طرف بڑھ رہا ہے۔ وہ مٹلڈا کے کندھے تھام کر کچھ کہہ رہا ہے لیکن مٹلڈا بے نیازی سے کام لے رہا ہے۔ وہ اچھل کر رِنگ کے دوسری طرف چلا گیا ہے۔ ریفری پھر اس کی طرف بڑھ رہا ہے۔ میرا خیال ہے' وہ مٹلڈا کو نااہل قرار دینے والا ہے۔ جی ہاں.......... وہ اعلان کرنے والا ہے.......... اوہ.......... اوہ۔" اچانک اناؤنسر کی آواز بلند ہو گئی۔ انداز ہسٹریائی تھا۔ "ارے.......... راکی نیچے گر گیا ہے۔ مٹلڈا دوسری بالکونی کی طرف جا رہا تھا کہ راکی اس کے راستے میں آ گیا۔ مٹلڈا نے اس کی طرف دیکھے بغیر ہاتھ گھما دیا۔ جی ہاں.......... وہ رائٹ ہک تھا' جو راکی کے جبڑے پر لگا اور راکی نیچے گر گیا۔ سنیں.......... تماشائی کس طرح چیخ رہے ہیں.......... داد دے رہے ہیں۔ ریفری گن رہا ہے.......... لیکن راکی ساکت ہے۔ آٹھ.......... نو.......... دس.......... آؤٹ۔ میرا خیال ہے' مٹلڈا اداکاری کر رہا تھا۔ اسے بیکر کی جستجو نہیں تھی۔ وہ مناسب اوپننگ کی تلاش میں تھا۔ راکی جال میں آ گیا.......... اور وہ پرفیکٹ رائٹ تھا۔ راکی اب بھی ساکت پڑا ہے.......... اور یہ تالیاں تو آپ سن ہی رہے ہوں گے۔"

اور واقعی تالیوں کی آواز کے سوا کوئی آواز نہیں تھی۔ "وہ یقیناً راستے میں آیا ہو گا۔" بیکر خوشی سے چیخ پڑا۔ "مٹلڈا کا موڈ خراب ہو تو وہ ایسا ہی خوفناک ہو جاتا ہے۔"

پستول والے نے پستول بلند کیا لیکن لڑکی نے اسے روک دیا۔ "نہیں' اس نے کچھ نہیں کیا ہے۔ بس اب نکل چلو۔ ہمیں جواب بھی دینا ہو گا۔"

پستول والے نے کار کا دروازہ کھولا اور بیکر کو دھکا دیا۔ بیکر نیچے جا گرا۔ اس کے اٹھنے سے پہلے ہی کار جا چکی تھی۔ وہ اٹھا اور اپنا جسم ٹٹولا لیکن اسے کہیں چوٹ نہیں لگی تھی۔ وہ ایرینا سے تین بلاک دور تھا۔ اس نے ایرینا کی طرف دوڑ لگا دی۔

ایرینا میں مٹلڈا کی نئی حکمت عملی اور بدقسمت راکی کے عجیب و غریب ناک آؤٹ پر تبصرے ہو رہے تھے۔ سلیمان' پیٹرک اور مٹلڈا ابھی تک رِنگ میں موجود تھے۔ بیکر ہانپتا ہوا رِنگ میں داخل ہوا تو ایک دل گداز منظر دیکھنے میں آیا۔ مٹلڈا نے بیکر کو بے تابانہ انداز میں اپنی بانہوں میں جکڑ لیا اور پیار کرنے لگا۔ ساتھ اس کے حلق سے اُک اُک کی آوازیں نکل رہی تھیں۔ محبت کا وہ عجیب و غریب اور پُراثر مظاہرہ دیکھ کر بیشتر تماشائیوں کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

اس بار پریس نے اس خبر کو اور نمایاں جگہ دی لیکن اندر کی کہانی صرف ڈیوک کے کالم میں چھپی۔ سلیمان نے فون پر اسے بیکر کے اغوا کے متعلق بتا دیا تھا۔ واردات میں ملوث تینوں افراد نہیں پکڑے جا سکے۔ زرد سیڈان چوری کی ثابت ہوئی۔

بڑی نے اپنے پیشہ رقص کو خیرباد کہہ دیا تھا۔ ڈیوک بہت خوش تھا۔ وہ جہاں بھی جاتا' بڑی اس کے ساتھ ہوتی۔ یہ امر شیطانی قوتوں کے لئے بے حد اطمینان بخش تھا۔ انکل نونو کو اب کسی مناسب موقعے کا انتظار تھا۔ مٹلڈا کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے نئی اسکیمیں سوچی جا رہی تھیں۔

☆--------------☆--------------☆

دو ماہ اور بیت گئے۔ اب مٹلڈا اینڈ کمپنی مشرقی علاقے میں تھی۔ ڈیوک اپنے منیجنگ ایڈیٹر کلے سے محو گفتگو تھا۔ وہ دونوں پرانے دوست تھے لیکن ان کی دوستی مرکری کے حدود سے باہر رہتی تھی۔ مرکری کے دفتر میں ان کے درمیان ایک ہی رشتہ تھا۔

اسپورٹس ایڈیٹر اور منیجنگ ایڈیٹر کا۔ ڈیوک مرکری کے لئے اسٹار رائٹر کی حیثیت رکھتا تھا۔ لیکن آخری ذمے داری بہرحال کلے کی تھی۔

"یہ بہت کامیاب رہا ہے ڈیوک۔" کلے نے کہا۔ "لوگوں کے لئے ہنسی کا سامان۔ لیکن تم اسے کہاں تک پھیلانا چاہتے ہو؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ ہم پر ہی ہنسنا شروع کر دیں۔ کمانڈر اچھے لطیفے پسند کرتا ہے' بشرطیکہ ان کا نشانہ وہ یا اس کا اخبار نہ ہو۔"

کمانڈر جیسن مرکری کا پبلشر تھا اور اخباری حلقوں میں کمانڈر کی حیثیت سے جانا جاتا تھا۔ "اشاعت بڑھ رہی ہے اور اس وقت تک بڑھتی رہے گی' جب تک ہمارے حریف اسے نمایاں جگہ نہیں دیں گے۔" ڈیوک نے کہا۔ "اب تک اشاعت میں تین لاکھ کا اضافہ ہو چکا ہے۔"

"میں جانتا ہوں۔" کلے نے کہا۔

"اور ہپی بھی ہمارے ساتھ ہیں۔" ڈیوک نے کہا۔

"کیا!" کلے نے حیرت سے کہا۔ "یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟"

ڈیوک مسکرایا۔ "انہوں نے مٹلڈا کو گود لے لیا ہے۔ وہ ان کے منتشر اذہان کے لئے باعث تسکین ہے۔ عالمی مڈل ویٹ چیمپئن اور ایک کنگارو! کس قدر انقلابی بات ہے۔ مغربی علاقے میں وہ اس کی فائٹس پر ٹوٹ کر گرے ہیں" ڈیوک نے کہا' پھر اس نے اپنی جیب سے پلاسٹک کے کچھ بیج نکال کر میز پر رکھ دیئے۔ ہر بیج پر مٹلڈا موجود تھا۔ باکسنگ ایکشن میں۔ البتہ عبارت مختلف تھی۔ "مٹلڈا محبت ہے.......... ہمارا چیمپئن مٹلڈا.......... کنگارو سے محبت کرو.......... پہلے کِس کرو' پھر زیپ.......... مٹلڈا کو ویٹ نام بھیجو.......... اگر تمہیں لڑنا ہی ہے تو یہ کام مٹلڈا پر چھوڑ دو.........." کلے یہ بیج دیکھ چکا تو ڈیوک نے کہا۔ "ایک نیا پاپ نغمہ بھی تیار کیا گیا ہے۔ بوسہ مرگ۔ وہ نغمہ بھی مٹلڈا کے بارے میں ہے۔"

کلے بیج دیکھ چکا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔ "کمال ہے۔ لیکن ڈیوک' ہپی اخبار نہیں خریدتے۔ تم شعبہ اشتہارات کو یہ دکھا کر متاثر نہیں کر سکتے۔" اس نے کہا۔

"کیسی باتیں کرتے ہو۔ وہ ریکارڈ تو خریدتے ہیں۔ پاپ موسیقی انہی کے دم سے

زندہ ہے۔ تم نئی نسل کو مایوس کرنا چاہتے ہو۔ مٹلڈا ان کا ہیرو ہے۔"

کلے کی نگاہوں سے ناپسندیدگی جھلک رہی تھی۔ "خیر.......... تم جانو.........."

"کلے.......... یقین کرو' سب ٹھیک ٹھاک ہے۔ یہ معاملہ انکل نونو کے لئے بھی پریشان کن ہے۔ ممکن ہے' اس چکر میں وہ بے نقاب ہو جائے۔"

"کیا مطلب؟" کلے نے حیرت کا اظہار کیا۔

"وہ خاصا بے چین ہے اس سلسلے میں۔ سب جانتے ہیں کہ پنکی محض دکھاوے کا منیجر ہے۔ لیوڈیکرٹی کے حقوق درحقیقت جو نامی ایک شخص کے پاس ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جو کے پیچھے کون ہے؟ وہ جو کوئی بھی ہے' انکل نونو کہلاتا ہے۔ وہ مٹلڈا کو راستے سے ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن اب تک ناکام رہا ہے۔ ناکامیوں نے اس کی برہمی میں اضافہ کر دیا ہے۔ کسی بھی وقت وہ بے نقاب ہو سکتا ہے۔"

"تمہیں معلوم نہیں کہ انکل نونو کی اصل شناخت کیا ہے؟"

"میں بس اتنا جانتا ہوں کہ اس کا اصل نام جو ہے۔"

"اے' تم مجھ سے کچھ چھپانے کی کوشش تو نہیں کر رہے ہو؟ جو بھلا کیا نام ہوا۔"

"جو کے سوا مجھے کچھ علم نہیں۔" ڈیوک نے کہا۔ اور یہ حقیقت بھی تھی۔ برڈی بھی صرف اتنا ہی بتا سکی تھی۔ جو کے نام کے دوسرے حصے سے وہ بھی بے خبر تھی۔

"بہرحال وہ چڑ کر سامنے آ سکتا ہے۔"

"درست ہے' اور اگر تم اسے بے نقاب کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ممکن ہے تمہیں پلٹزر پرائز مل جائے۔"

"اور برڈی کو ایک خوبصورت تابوت!" ڈیوک نے تلخ انداز میں سوچا۔

"ٹھیک ہے ڈیوک' لیکن یہ بتادو کہ اس معاملے میں کس حد تک آگے جاؤ گے؟"

"لیو اور مٹلڈا کے درمیان جیریکو اسٹیڈیم میں جوابی مقابلے تک' جس کی آمدنی مرکری کے' مفت غذا فنڈ میں دی جائے گی۔" ڈیوک نے کہا۔

کلے اچھل پڑا۔ "کیا مذاق کر رہے ہو؟"

"ڈیوک کبھی مذاق نہیں کرتا۔" ڈیوک نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ناممکن ہے۔ نیویارک میں یہ ممکن نہیں ہے ڈیوک! انسان بمقابلہ درندہ۔ تم ہزار سال میں بھی کامیاب نہیں ہو سکو گے۔"

"مٹلڈا کے دو مقابلے اور رہ گئے ہیں۔ اسے وہ اور جیت لینے دو' پھر تم خود دیکھ لینا۔ جیریکو اسٹیڈیم کے والٹر سے تو میں بات کر چکا ہوں۔ اس نے مجھ سے وعدہ کر لیا ہے۔"

"فنڈ میں کتنا اضافہ ہو سکے گا؟" کلے نے پوچھا۔

"پندرہ لاکھ ڈالر کے لگ بھگ۔ کمانڈر بھی خوش ہو جائے گا۔" ڈیوک نے بتایا۔

"لیکن تمہیں لائسنس کیسے ملے گا؟ کرنل ولیم میں اتنی ہمت نہیں ہے۔"

"تم نے میرا ساتھ دیا تو ہم اسے بھی قائل کر لیں گے۔" ڈیوک نے کہا۔ وہ مطمئن تھا۔ کلے کے چہرے کا تاثر بتا رہا تھا کہ پندرہ لاکھ ڈالر کے عطیے کے امکان نے اسے مسحور کر دیا۔

☆-------------☆-------------☆

سلیمان اور حنا ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے تھے۔ حنا کے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں ہیرے کی انگوٹھی تھی۔ سلیمان نے وہ انگوٹھی اپنے ایک جوہری دوست سے رعایتی قیمت پر خریدی تھی۔ ساٹھ ہزار ڈالر۔ حنا کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا اور وہ بار بار انگوٹھی کو دیکھے جا رہی تھی لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی سوچ رہی تھی کہ سلیمان کے پاس اتنی قیمتی انگوٹھی کہاں سے آئی۔ اس کے علاوہ سلیمان کا لباس بھی بہت قیمتی تھا۔ صرف یہی نہیں' سلیمان اس کے ممی' ڈیڈی اور چھوٹی بہن سائرہ کے لئے بھی تحفے لایا تھا۔ حنا کے ماں باپ بہت متاثر نظر آ رہے تھے۔ اس وقت وہ اپنے کمرے میں اسی سلسلے میں تبادلہ خیال کر رہے تھے۔ "لڑکا تو اچھا ہے۔" بیگم علی رشید کہہ رہی تھیں "لیکن اتنی جلدی دولت مند کیسے ہو گیا؟ ابھی چھ مہینے پہلے تو حنا اس کے ساتھ کہیں جانے سے پہلے مجھ سے رقم مانگا کرتی تھی۔"

"اسی سے سمجھ لو کہ لڑکا کتنا تیز ہے۔" علی رشید نے کہا۔ "میں سمجھتا ہوں حنا اس کے ساتھ خوش اور آسودہ رہے گی۔"

"حنا کی خوشی تو میں سمجھتی ہوں۔ لڑکا بہت اچھا ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے، حنا غربت میں بھی اس کے ساتھ خوش رہ سکتی ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ لڑکا غلط چکروں میں پڑ گیا ہے، ورنہ راتوں رات کایا پلٹ کیا معنی رکھتی ہے؟"

"کمال ہے۔ تم نے اخبار میں اس کی تصویر نہیں دیکھی۔" علی رشید نے فخریہ لہجے میں کہا۔ "وہ عالمی مڈل ویٹ چمپئن کا منیجر ہے۔ باکسر کا منیجر۔"

"تب تو میرا خیال ہے، یہ باکسر معقول آدمی نہیں ہوگا۔"

"وہ آدمی نہیں، کنگارو ہے۔" علی رشید نے کہا۔ "سلیمان بتا رہا تھا کہ عنقریب اسے دس لاکھ ڈالر کی آفر ملنے والی ہے۔"

بیگم علی رشید اچنبھے میں پڑ گئیں۔ "گویا ہماری حنا لکھ پتی ہو جائے گی لیکن جانور باکسر.........."

"وہ صرف جانور ہی نہیں، عالمی چمپئن بھی ہے۔" علی رشید نے کہا۔

"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ بہرحال سلیمان اچھا لڑکا ہے، مسلمان بھی ہے۔ امریکا میں رہنے کے باوجود شراب بھی نہیں پیتا۔"

"یہ چیز اسے اپنے پاکستانی باپ سے ورثے میں ملی ہے۔" علی رشید نے کہا۔

ادھر.......... نشست گاہ میں دونوں محبت کرنے والے محو گفتگو تھے۔ یہ پہلا موقع تھا تنہائی کا، کیوں کہ علی رشید نے سائرہ کو منع کر دیا تھا کہ اس طرف نہ جائے۔ سائرہ حیران تھی۔ اس سے پہلے سلیمان جب بھی آ جاتا تھا، ڈیڈی اس سے کہتے تھے، جاؤ وہاں جا کر بیٹھ جاؤ۔ اور ہلنا مت وہاں سے۔

ہیرے کی انگوٹھی ملنے کی خوشی پر تشویش حاوی آتی جا رہی تھی۔ حنا کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہے۔ وہ بے دھیانی میں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں سے انگوٹھی کو گھمائے جا رہی تھی۔

"انگوٹھی تمہیں پسند آئی؟" سلیمان نے پوچھا۔ "ابھی تو اور بہت کچھ لاؤں گا۔"

"انگوٹھی بہت اچھی ہے، بہت ہی اچھی ہے لیکن سلیمان، یہ بے ایمانی کی رقم سے

تو نہیں لی تم نے؟" حنا نے آہستہ سے پوچھا۔ اس کا دل کانپ رہا تھا۔ "ابھی کچھ ہی دن پہلے تو تم بالکل قلاش تھے اور اب یہ ہیرے کی انگوٹھی! پھر وہ کنگارو مٹلڈا.......... میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ عالمی چمپئن کیسے ہو سکتا ہے؟"

سلیمان کچھ دیر سوچتا رہا، پھر بولا۔ "حنا، آج کی دیانت کیا ہے، معیار دولت کیا ہے اور دیانت کا کیا مفہوم ہے؟"

حنا کو جھٹکا لگا۔ اس کا خیال تھا کہ سلیمان اسے یقین دلائے گا کہ وہ بددیانت نہیں ہے۔ اس کا دل ڈوبنے لگا۔ "دیانت دیانت ہے۔ سچائی ہے۔" اس نے کہا۔ "انسان کو انسان سے کاروبار میں دیانت برتنی چاہیے۔ میں دیانت دار ہوں۔ میرا مطلب ہے، کوشش کرتی ہوں کہ مجھ سے بددیانتی سرزد نہ ہو۔ ڈیڈی بھی دیانت دار ہیں۔"

"یعنی تم چالیس فیصد منافع کو دیانت سمجھتی ہو؟" سلیمان نے سنگین لہجے میں کہا۔

حنا اور گڑبڑا گئی۔ "تم کیا کہنا چاہتے ہو سلیمان؟"

"میری بات کا غلط مطلب نہ لینا حنا۔ تمہارے ڈیڈی بہت اچھے آدمی ہیں۔ میں ان پر فخر کرتا ہوں لیکن وہ کرتے کیا ہیں؟ ہول سیلر سے ۸۰ ڈالر کا اوور کوٹ لے کر ۱۲۰ ڈالر میں بیچتے ہیں۔"

"یہ.......... یہ تو کاروبار ہے۔" حنا نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"ہے، لیکن اسے دیانت نہیں کہیں گے۔ جتنی بڑی دکان ہو گی اتنا ہی زیادہ لوٹا جائے گا لوگوں کو۔ کیا یہ دیانت ہے؟ ہاں، یہ ضرور ہے کہ وہ اپنی چیز کی جھوٹی تعریف نہیں کرتے۔"

حنا نے پلکیں جھپکا کر ان آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کی جو چپکے سے اس کی آنکھوں میں آ گئے تھے۔ وہ خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"جھوٹی تعریف.......... کیا مطلب؟" اس نے پوچھا۔

"کسی رسالے میں اشتہار پڑھو یا ٹی وی پر کمرشل دیکھو۔ کریم، جو آپ کی جلد کو دس سال پہلے کی طرح نرم و ملائم کر دیتی ہے، ٹائر جو اوسطاً زیادہ میل چلتے ہیں، سگریٹ، پرفیوم، ہر چیز کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے۔ یہ جھوٹ اور بددیانتی ہے۔ حنا! جاگ جاؤ۔

اپنے گرد و پیش کو دیکھو' اپنے عہد کو سمجھو۔ اس دور میں سچ کہیں نہیں ہے۔ صدارتی امیدوار ایسے وعدے کرتا ہے جن کے متعلق وہ جانتا ہے کہ پورے نہیں ہوں گے۔ جو آج سچ ہے' وہ کل جھوٹ ہو گا۔ تمہارے ڈیڈی ۸۰ ڈالر کے اوور کوٹ کی وہ خوبیاں نہیں گنواتے' جو اس میں موجود نہیں ہیں۔ یہی اس دور کا معیار دیانت ہے۔"

"اوہ سلیمان' میرا خیال تھا کہ تم ایماندار آدمی ہو۔" حنا نے کہا۔ آنسوؤں کو روکنا اب اس کے اختیار میں نہیں تھا۔

"حنا........ پیاری' تم مجھ سے کیا توقع رکھتی ہو؟ میں نے آج تک کہیں ڈاکا نہیں ڈالا۔ میرا کنگارو نقلی نہیں ہے۔ وہ عالمی چیمپئن بننا چاہتا ہے۔ اس میں برائی کیا ہے؟ وہ دیانت دار ہے۔ رشوت کی پیش کش کے باوجود' قتل کی دھمکیوں کے باوجود دانستہ شکست کھانے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اب تک شکست نہیں کھائی ہے۔ تمہیں معلوم ہے' آسٹریلیا میں کتنے کنگارو ہیں۔ دس لاکھ! اور ان میں سے ہر ایک باکسنگ جانتا ہے' لیکن میرا مٹلڈا بہترین ہے۔ یہ میری خوش قسمتی ہے۔ اس میں بددیانتی کی کیا بات ہے۔"

اب حنا' سلیمان کو شک کی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ سلیمان نے اسے تکلیف پہنچائی تھی۔ اس کے باپ کو بددیانت قرار دیا تھا۔ اپنا دفاع کرنے کے بجائے۔ یہ ایک طرح کا اعتراف ہی تو تھا۔ یہی کچھ ہوتا ہے۔ انسانی فطرت ہی ایسی ہے۔ انسان اپنے عیب کا دفاع نہیں کر سکتا تو دوسروں میں کیڑے نکالتا ہے' عیب جوئی کرتا ہے۔ اگر الزام غلط ہو تو صرف تردید پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اسے سلیمان کے پارٹنر کبھی اچھے نہیں لگے تھے۔ ہر وقت تمباکو چبانے والا پیٹرک' جس کے دانت زرد تھے اور بیکر' جس کی ناک پچکی ہوئی تھی۔ حنا نے بہت پاکیزہ اور محفوظ زندگی گزاری تھی لیکن کالج کے دنوں میں ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ پرائز فائٹنگ بزنس گندہ بزنس ہے۔ اب سلیمان نے اس کے باپ پر کیچڑ اچھال کر ثابت کر دیا تھا کہ وہ خود غلاظت میں لتھڑا ہوا ہے۔

اس نے انگوٹھی انگلی سے اتاری اور چند لمحے بڑی حسرت سے اسے دیکھتی رہی' پھر اس نے ملتجی نگاہوں سے سلیمان کو دیکھا اور بولی۔ "سلیمان قسم کھاؤ کہ تم کوئی بے ایمانی

نہیں کر رہے ہو؟"

سلیمان نے اپنے ذہن کو ٹٹولا۔ اسے اپنے پارٹنر کو بھی مدِنظر رکھنا تھا۔ پارٹنر تو ہر چیز میں شریک ہوتے ہیں۔ ایمانداری میں بھی' بے ایمانی میں بھی' نفع میں بھی اور نقصان میں بھی۔ اس نے کہا۔ "حنا ہر کاروبار کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔ تم نے وہ مثل سنی ہے' جیسا دیس ویسا بھیس۔ میں اس کنگارو سے بھائیوں کی طرح محبت کرتا ہوں' اس کا خیال رکھتا ہوں۔ نہیں چاہتا کہ اسے کوئی نقصان پہنچے۔ یہ بددیانتی تو نہیں ہے نا؟ کلیٹن میں تین آدمیوں نے اسے شوٹ کرنے کی دھمکی دی تھی لیکن ہم نے شکست قبول نہیں کی۔ یہ دیانت ہے نا؟ یہ انگوٹھی پہن لو' دیکھو تم باہر کی دنیا کو نہیں جانتیں۔ پاکستانی ماں باپ کی بیٹی ہو' اس لئے گھر کی چار دیواری میں محفوظ ہو۔ باہر بہت غلاظت ہے۔ راہ گیر کتنی ہی احتیاط سے چلے' جسم اور روح نہیں تو کپڑے کم از کم ضرور گندے ہو جاتے ہیں۔ یہیں تو ارادے اور نیت کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ دیانت کا معیار ہر دور میں بدلتا ہے' تعریف میں ترمیم ہو جاتی ہے۔"

حنا نے اشک بار نگاہوں سے اسے دیکھا اور بولی۔ "تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا لیکن نہیں' شاید دے دیا ہے اور میں اسے سمجھنا نہیں چاہتی۔" پھر اس نے انگوٹھی سلیمان کی طرف بڑھا دی۔ "یہ رکھ لو۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔"

"سلیمان کے دل میں جیسے کسی نے خنجر گھونپ دیا۔ "کیا مطلب؟ تم مجھ سے شادی نہیں کرو گی؟ دیکھو حنا' میں تمہیں سب کچھ سمجھا.........."

"نہیں سلیمان!" حنا نے نفی میں سر ہلایا۔ "تم نے موقع گنوا دیا ہے۔ تم صرف باتوں کے دھنی ہو۔ تم ہر شخص کو قائل کر سکتے ہو لیکن میں صرف باتوں سے نہیں بہل سکتی۔ تم نے میرے لئے قیمتی انگوٹھی خریدی' تمہارا شکریہ' لیکن میں ایسی کوئی چیز قبول نہیں کر سکتی جو غلط ذرائع سے حاصل کی گئی ہو۔"

سلیمان ہل کر رہ گیا۔ اس کے خوابوں کے تاج محل کو حنا کے ضابطہ اخلاق نے مسمار کر دیا تھا۔ وہ اس وقت خود کو بہت پست اور حقیر محسوس کر رہا تھا۔ "کیا میری محبت سے بھی کچھ فرق نہیں پڑتا!" اس نے لرزتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ "میں تو سب کچھ

تمہیں حاصل کرنے کے لئے کر رہا ہوں۔ میں تمہیں کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا.........“

”صرف جذبات سے کچھ نہیں ہوتا سلیمان۔“ حنا نے اس کی بات کاٹ دی۔

”جذبات تو میرے بھی ہیں لیکن میں کسی بددیانت آدمی سے شادی نہیں کر سکتی۔ جاؤ سلیمان‘ یہاں سے چلے جاؤ۔ اب میں تم سے کبھی ملنا نہیں چاہتی۔“ یہ کہہ کر وہ اٹھی اور دوڑتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

سلیمان ہیرے کی انگوٹھی کو دیکھتا رہا۔ اس کا جی چاہا کہ وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔ لیکن بگ شاٹ رویا نہیں کرتے! اس نے انگوٹھی جیب میں ڈالی اور علی رشید کے گھر اور حنا کے دل سے نکل آیا۔

☆------------☆------------☆

کیمڈن جمنازیم میں مٹلڈا‘ بلی بیکر کے ساتھ مشق کر رہا تھا۔ تین دن بعد ٹاؤن ایرینا میں اس کا کلی ینگ سے مقابلہ ہونے والا تھا۔ سلیمان اور پیٹرک رنگ کے باہر بیٹھے انہیں دیکھ رہے تھے کہ چپراسی نے پیٹرک کو بتایا کہ اس کا فون ہے۔ پیٹرک فوراً ہی اٹھ گیا۔

اس وقت جمنازیم میں تین سو کے قریب تماشائی موجود تھے۔ وہ کنگارو کو پریکٹس کرتا دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ انہوں نے اس سلسلے میں ایک ایک ڈالر بھی ادا کیا تھا۔ یہ اضافی آمدنی تھی۔ ہر جگہ ایسا ہی ہوتا تھا۔ انسانوں کی طرح باکسنگ کرنے والا کنگارو ایک عجوبے کی حیثیت رکھتا تھا۔ سب خوش تھے‘ تماشائی بھی اور مٹلڈا بھی۔ یہ فائٹ بہت اہم تھی۔ اسے جیتنے کے بعد صرف ایک ٹاپ مڈل ویٹ بچتا تھا‘ سائیکلون رابرٹ۔ اس کے بعد لیوڈیکرٹی کا نمبر تھا۔ یہ مقابلہ نیوجرسی میں ہو رہا تھا اور اس کا مطلب تھا کہ نیویارک پریس بھی موجود ہو گا۔ یہ بات بھی بے حد اہم تھی۔

پیٹرک واپس آیا تو اس کے جبڑے متحرک تھے۔ وہ بہت زیادہ غصے میں تھا ”کیا بات ہے‘ خیریت تو ہے؟“ سلیمان نے پوچھا۔ ”کیا کوئی بری خبر ہے؟“

”سام کا فون تھا۔“ پیٹرک نے کہا۔ ”اس نے بتایا ہے کہ وہ لوگ اس بار ”شیطانی

آنکھ“ کو مٹلڈا کے خلاف استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سام کو اتفاق سے پتا چل گیا ورنہ ہم بے خبر ہی رہ جاتے۔ خود پنکی نے شیطانی آنکھ سے معاہدہ کیا ہے۔“

”یہ شیطانی آنکھ ہے کیا بلا؟“ سلیمان نے پوچھا۔

پیٹرک نے سلیمان کو حیرت سے دیکھا۔ پھر اسے خیال آیا کہ سلیمان اس میدان میں ابھی نیا ہے۔ ”وہ واقعی بلا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ کسی بھی فائٹر کو ٹرانس میں لے سکتا ہے۔“

”کیوں مذاق کر رہے ہو؟“ سلیمان نے کہا۔

”وہ ایک بار میرے ایک باکسر کے خلاف یہ حربہ استعمال کر چکا ہے۔ میرا باکسر تیسرے راؤنڈ میں لیٹ گیا تھا‘ حالانکہ اسے چوٹ بھی نہیں آئی تھی۔ سام نے بتایا کہ وہ اسے دونوں آنکھیں استعمال کرنے کے عوض ڈھائی سو ڈالر دیں گے۔“

”اس سے کیا ہو گا؟ میں سمجھا نہیں!“ سلیمان نے کہا۔

پیٹرک نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ شیطانی آنکھ کا نام میکس تھا۔ وہ جب کسی باکسر کو آنکھ نکال کر دیکھتا تھا تو باکسر اپنی باکسنگ بھول جاتا تھا۔ ایسے میں میکس کی آنکھ تقریباً حلقے سے باہر آ جاتی تھی۔ رنگ سائیڈ میں اس کی موجودگی کی خبر اخباروں میں ہمیشہ ہوتی تھی۔ اس نے ریٹ مقرر کر رکھے تھے اور کسی کے لئے بھی کام کرنے پر آمادہ رہتا تھا۔ بائیں آنکھ کا مظاہرہ پچاس ڈالر‘ دائیں آنکھ کا سو ڈالر۔ دونوں آنکھیں دو سو ڈالر۔ کہا جاتا ہے کہ دونوں آنکھوں کا کوئی توڑ نہیں ہے۔

سلیمان یہ سب سن کر پیٹرک سے بھی زیادہ پریشان ہو گیا۔ ”تم نے کبھی اس کی مدد حاصل کی؟“

”ہاں۔“ پیٹرک کے لہجے میں شرمندگی تھی۔ ”اور نتیجہ یہ نکلا کہ میرا باکسر جیت گیا۔“

سلیمان کو یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ہپناٹزم کے تمام مظاہرے محض ایک ایکٹ ہوتے ہیں‘ لیکن یہاں معاملہ مختلف تھا۔ داؤ پر بہت کچھ لگا ہوا تھا اور دوسری بات یہ کہ پنکی جیسے آدمی نے شیطانی آنکھ کی خدمات یونہی تو نہیں حاصل کی ہوں گی۔ وہ جانتا

تھا کہ اس میں کسی حد تک نفسیاتی دباؤ کا دخل بھی ہو گا۔ باکسر کو جب پتا چلتا ہو گا کہ ٹکر موجود ہے تو ویسے ہی دہل جاتا ہو گا۔ سوال یہ تھا کہ کیا کنگارو پر اس کا اثر ہو گا؟ یہی سوال اس نے پیٹرک سے پوچھ لیا۔

"یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم؟" اس نے جواب دیا۔

ہم اسے دور نہیں رکھ سکتے؟ اسے روک نہیں سکتے؟"

"کیسے روک سکتے ہیں!" پیٹرک کے لہجے میں بے بسی تھی۔ "اسے ٹکٹ دیا جائے گا۔ تمام اخباری نمائندے بھی اسے جانتے ہیں۔"

اتنی دیر میں پریکٹس ختم ہو گئی اور بلی بیکر بھی وہاں آ گیا۔ "اگر کوئی مٹلڈا کی آنکھ میں آنکھ ڈالے تو کیا وہ ہپناٹائز ہو جائے گا؟" سلیمان نے سرسری انداز میں اس سے پوچھا۔

بلی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "اسے یہ بات اچھی نہیں لگے گی۔ کوئی بھی جانور پسند نہیں کرتا۔ میں نے کوشش کی تھی لیکن مٹلڈا نے مجھے بھی اس کی اجازت نہیں دی حالانکہ میں اس کے لئے بھائی کی طرح ہوں۔ اس نے منہ پھیر لیا تھا۔"

بعد میں سلیمان نے تنہائی میں پیٹرک سے اس سلسلے میں بات کی۔ "سنا تم نے؟ میں نے دیکھا ہے کہ درندے بھی ایسی صورت میں پالتو جانوروں کی طرح دم ہلانے لگتے ہیں۔" سلیمان نے پیٹرک سے کہا۔

"ہاں، میں نے بھی دیکھا ہے۔" پیٹرک نے تائید کی۔

"ہمیں اس کا توڑ تلاش کرنا ہو گا۔ ڈیوک بھی یہ مقابلہ دیکھنے کے لئے آ رہا ہے۔" سلیمان نے بے حد پریشان ہو کر کہا۔

"بیکر نے بتایا ہے کہ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا ہے تو وہ منہ پھیر لیتا ہے۔ کنگ کے لئے تو صرف اتنا ہی کافی ہو گا۔ خواہ شیطانی آنکھ فراڈ ہو، ہمیں بہرحال نقصان پہنچے گا۔"

سلیمان کانپ کر رہ گیا۔ اب فائٹ بھی کینسل نہیں کی جا سکتی تھی۔ فائٹ اہم بھی تھی۔ اس میں شکست کا مطلب تھا کہ سب کچھ ختم ہو گیا۔

آخر کار فائٹ کا دن آ گیا۔ سلیمان بہت سر مارنے کے باوجود اس مسئلے کا حل تلاش نہیں کر سکا تھا۔ ایک الجھن اور بھی تھی۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اسے کوئی اہم بات یاد آتے آتے رہ جاتی ہے اور وہ بات جو بھی تھی، شیطانی آنکھ کے توڑ سے متعلق تھی۔ اس کا تعلق اسکول کے دنوں سے تھا۔ کم از کم دس سال پرانی بات ہو گی۔

سلیمان اس رات ٹھیک طرح سو بھی نہیں سکا۔ صبح وہ چہل قدمی کے لئے نکل گیا۔ پریشانی یہ تھی کہ اتنی ساری رکاوٹیں پھلانگنے کے بعد اس مرحلے پر وہ خطرے سے دو چار ہوئے تھے۔ دو چار ہاتھ جب کہ لب بام' والا مسئلہ تھا۔ اچانک وہ کھلونوں کی ایک دکان کے سامنے رک گیا۔ وجہ اسے خود بھی نہیں معلوم تھی۔ وہ کھلونوں کو دیکھتا رہا۔ پھر اس کے دماغ میں جھماکا سا ہوا اور وہ بھولی بسری بات ذہن کی سطح پر ابھر آئی۔ دس سال پرانی بات! اسے یقین ہو گیا کہ اب اس کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

اس نے ٹیکسی پکڑی اور اسٹیشن جا پہنچا۔ وہاں اس نے پیٹرک کو فون کیا۔ "میں نیویارک جا رہا ہوں۔" اس نے پیٹرک کو بتایا۔ "میرا خیال ہے، مجھے توڑ مل گیا ہے۔"

"ہمارے پاس وقت بالکل نہیں ہے۔" پیٹرک نے احتجاج کیا۔ "رات کو مقابلہ ہے۔"

"مجھے معلوم ہے، میں لوٹ آؤں گا۔ مٹلڈا کا خیال رکھنا اور کسی سے کچھ نہ کہنا۔"

وہ گیارہ بجے نیویارک پہنچا، ٹیکسی پکڑی اور ایکم پیپر کپ کمپنی پہنچ گیا۔ ٹیکسی والے کو کرایہ ادا کر کے وہ اندر چلا آیا۔

"مس.......... یہاں بی بی بچلز نامی ایک شخص کام کرتا ہے؟" اس نے استقبالیہ کلرک سے پوچھا۔

"کون بی بی؟" کلرک نے معصومیت سے پوچھا۔

اب سلیمان کو خیال آیا کہ بی بی نہیں چلے گا۔ "لسٹر بچلز۔" اس نے تصحیح کی۔ "دراز قد اور دبلا پتلا آدمی ہے۔"

استقبالیہ کلرک نے ایک فہرست پر نظر ڈالی۔ چند لمحوں کے بعد سر اٹھا کر بولی۔ "پیکنگ ڈیپارٹمنٹ۔" پھر اس نے بتایا کہ پیکنگ ڈپارٹمنٹ کس طرف ہے۔ سلیمان تیز

تیز قدم اٹھاتا پیکنگ ڈپارٹمنٹ جا پہنچا۔ وہاں دس بارہ افراد کام میں مصروف تھے۔ ان میں بچلز بھی تھا۔ "ہیلو بی بی!" سلیمان نے اسے پکارا۔

بچلز نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور بولا۔ "ہیلو سلیمان۔" اس کے انداز میں گرم جوشی نہیں تھی۔ "کیا حال ہے؟" سلیمان نے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔" وہ ایک شکست خوردہ آدمی کی آواز تھی۔ "تمہارے متعلق اخبار میں پڑھا۔ تم تو کامیاب رہے ہو اور وہ جانور کون سا ہے۔ تم سرکس چلا رہے ہو کیا؟"

"نہیں۔ وہ کنگارو ہے' چمپئن باکسر۔ بس قسمت نے ساتھ دے دیا پیارے۔" سلیمان نے کہا۔

"اچھا.......... مجھ سے کوئی کام ہے؟" بچلز کے انداز میں بے دلی تھی۔ "تم یہاں تک کیسے پہنچے؟"

"سنا تھا کہ تم نے اسکول چھوڑنے کے بعد یہاں ملازمت کرلی ہے۔" سلیمان نے کہا۔ حالانکہ یہ اطلاع نو سال پرانی تھی۔ اس نے بچلز کو یہ نہیں بتایا کہ برسوں پہلے اس کی کند ذہنی کی وجہ سے اس نے یہ رائے قائم کی تھی کہ بچلز جہاں بھی ملازمت کرے گا' مرتے دم تک کرتا رہے گا۔ وہ خوش تھا کہ اس کی رائے دس سال بعد بھی درست ثابت ہوئی ہے۔ "بی بی.......... اسکول کے دن یاد ہیں تمہیں؟"

"ہاں' بہت خراب دن تھے۔" بچلز نے کہا۔

"تم مس پرڈی اور مسٹر ابرام کو کس طرح پاگل بنا دیتے تھے۔"

"پہلی بار بچلز کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک نظر آئی۔ "ہاں' یاد ہے۔ مس پرڈی تو اچھل پڑتی تھی۔" اس نے کہا۔

"کیا تم اب بھی وہ کام کرسکتے ہو؟" سلیمان نے اہم ترین سوال پوچھا۔

بچلز کی آنکھیں پوری طرح روشن ہوگئیں۔ "ابھی بتاتا ہوں۔ یہاں کے لوگ بھی تنگ ہیں مجھ سے۔ وہ گلاس دیکھ رہے ہو؟" اس نے ایک گلاس کی طرف اشارہ کیا جو کم از کم بیس فٹ دور رکھا تھا۔ "دیکھو۔" اس نے گلاس کی طرف رخ کیا اور مسکرایا۔ گلاس چٹ سے ٹوٹ گیا۔

"خدا کے لئے بچلز باز آجاؤ۔" بچلز کے ایک ساتھی نے بے زاری سے کہا۔

"واہ۔" سلیمان نے بے ساختہ کہا۔

"اب تو میں پہلے سے بھی بہتر ہوگیا ہوں۔" بچلز نے بڑہانکی۔

سلیمان کا ہر خوف دور ہو چکا تھا۔ "بی بی! تمہیں دفتر سے اسی وقت چھٹی مل سکتی ہے؟" اس نے پوچھا۔

"پہلے کام بتاؤ اور ہاں مجھے کیا فائدہ ہوگا؟"

"سو ڈالر ملیں گے۔" سلیمان نے کہا۔

"اوہ۔" بچلز کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ اس کے ساتھی بھی سو ڈالر کے تذکرے پر چونکنے نظر آنے لگے۔ انہوں نے ہاتھ روک لئے تھے۔

"بات کہاں کی جاسکتی ہے؟" سلیمان نے کہا۔

بچلز اس کا ہاتھ تھام کر اسے ٹائلٹ روم کی طرف لے گیا۔ "اب بولو' کیا چکر ہے؟" بچلز نے پوچھا۔

سلیمان نے اسے سب کچھ بتا دیا' سوائے اس کے کہ اس معاملے میں کس قسم کے لوگ ملوث ہیں۔ وہ بی بی کو ڈرانا نہیں چاہتا تھا۔

"میں کہاں ہوں گا' کتنی دور؟ میں کبھی کسی کی فائٹ میں شریک نہیں ہوا۔"

"میں تمہیں رنگ سائیڈ میں بٹھا دوں گا۔ وہ شخص تم سے اتنی ہی دور ہوگا' جتنا گلاس تھا۔"

"میں کسی مشکل میں تو نہیں پھنسوں گا؟"

"نہیں.......... لیکن تمہیں زبان بند رکھنی ہوگی۔" سلیمان نے وعدہ لینا چاہا۔

وہ بچلز کے ساتھ باہر نکلا تو اچانک اس کا دل جیسے جذبات سے بھر گیا۔ وہ نیویارک میں تھا' حنا کے شہر میں' وہ اسے فون کرسکتا تھا' اس سے مل سکتا تھا لیکن پھر اسے یاد آیا کہ وہ بددیانت ہے' بدمعاش ہے۔ اس لئے تو حنا نے اسے ٹھکرا دیا تھا۔ وہ اسے کیسے سمجھاتا کہ جہاں ریفری خرید لئے جاتے ہوں' شیطانی آنکھ کی خدمات حاصل کی جاتی ہوں' وہاں آدمی دیانت کے سہارے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حنا اسے جس بلندی پر دیکھنا

چاہتی تھی' وہ اس دور میں آدمیوں کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہاں فرشتوں کے قدم بھی ڈگمگا سکتے تھے۔ چنانچہ اس نے حنا کو فون کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

☆-----------☆-----☆

نیویارک پریس کے تمام نمائندے وہاں موجود تھے۔ یہ افواہ گرم تھی کہ اگر مٹلڈا نے یہ اور اس کے بعد والا مقابلہ جیت لیا تو کوئی بڑی بات ہو گی۔ اس کے علاوہ شیطانی آنکھ کی موجودگی بھی پریس والوں کے نقطہ نظر سے سنسنی خیز تھی۔ وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ مٹلڈا کے مقابلے میں میکس کس حد تک کامیاب ہوتا ہے۔

ڈیوک بے حد خوش تھا۔ برڈی اس کے ساتھ تھی۔ وہ پہلی بار باکسنگ کا کوئی مقابلہ دیکھنے آئی تھی اور یہ سب کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ چھ ہزار تماشائی بے چینی سے مقابلہ شروع ہونے کے منتظر تھے۔ ابتدائی مقابلے نمٹ چکے تھے۔ بلی بیکر' مٹلڈا کو دستانے پہنا رہا تھا۔ سلیمان نے مٹلڈا کو روایت کے مطابق مقابلہ شروع ہونے سے پہلے والا کیلا کھلایا۔

"ڈیوک خبیث' اگر میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ رہا ہوتا تو کبھی یقین نہ کرتا کہ یہ چیز لڑ بھی سکتی ہے۔" جونز نے ڈیوک کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔"

اسی وقت ایک طویل القامت آدمی اپنی نشست سے کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں پر تاریک شیشوں کی عینک تھی۔ اس نے عینک اتار دی۔ اس کی آنکھوں میں کوئی غیر معمولی بات تھی۔ قریب بیٹھی ہوئی کئی عورتوں کے منہ سے چیخ نکل گئی کیونکہ اس شخص کی آنکھ کے ڈھیلے نے حرکت کی تھی اور اب 90 درجے کے زاویے پر گھوم گئی تھی۔

"ارے' یہ تو شیطانی آنکھ میکس ہے۔" ہوبرٹ نے چیخ کر کہا۔

"میکس! آج تم کسے آنکھیں دکھاؤ گے؟" پیٹر پکارا۔

"یہ میکس کیا بلا ہے؟" ایک مقامی رپورٹر نے پوچھا۔

فلاڈلفیا کے رپورٹرز کے حلقے میں نیویارک کا ایک رپورٹر موجود تھا۔ اس نے یہ خبر رپورٹروں کو شیطانی آنکھ کے بارے میں بتایا۔ اس دوران میں کئی رپورٹر میکس کے گرد

جمع ہو گئے تھے۔ وہ اس سے بھانت بھانت کے سوالات کر رہے تھے۔ میکس خوش تھا۔ یہ پبلسٹی اس کے لئے معاون ثابت ہوا کرتی تھی کیونکہ اس کا ہدف ویسے ہی گھبرا جاتا تھا۔ البتہ اس بار معاملہ مختلف تھا۔ کنگارو نہ اسے جانتا تھا اور نہ کنگارو کو اس کی کوئی پرواہ تھی۔

"مجھے فائٹ دیکھنے کا شوق نہیں ہے۔" شیطانی آنکھ نے جواب دیا۔ "میں تو صرف اپنے فن کا مظاہرہ کرنے آتا ہوں اور آج بھی کروں گا۔"

"تم کنگارو کے لئے مؤثر ثابت ہو سکو گے؟ وہ تو تمہیں جانتا بھی نہیں۔" ایک رپورٹر نے پوچھا۔

"زیادہ قریب نہ آؤ دوست۔ اس وقت میری آنکھیں خدا کے قہر کی علامت ہیں اور میں اپنے دوستوں کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتا۔" میکس نے کہا اور جلدی سے چشمہ لگا لیا۔ "جہاں تک میرے مؤثر ہونے کا تعلق ہے' میں آج تک ناکام نہیں ہوا۔ جانوروں میں تو یوں بھی قوت ارادی نہیں ہوتی۔ وہ انسانوں کے مقابلے میں آسان ہدف ثابت ہوتے ہیں۔"

ڈیوک پریشان ہو گیا۔ اسے میکس کی آنکھوں کی قوت پر یقین نہیں تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ مٹلڈا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر تو کوئی عام شخص بھی اسے نقصان پہنچا سکتا ہے۔ جانور ایسے موقعوں پر عموماً نظریں چراتے ہیں۔ کلی ینگ کے لئے ایسا ایک لمحہ بھی سود مند ثابت ہو سکتا تھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ مٹلڈا کو شکست ہوئی تو ہر شخص اس کا مذاق اڑائے گا۔ اس کے ساتھی صحافی تو اس پر ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ اس کا جی چاہا کہ میکس کو گردن سے پکڑ کر پٹخ دے لیکن یوں وہ اور تماشا بنتا۔ اب وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔

دونوں باکسر اپنے اپنے کارنر میں کھڑے تھے اور گھنٹی بجنے والی تھی۔

گھنٹی بجی اور مٹلڈا اچھل کر رنگ کے وسط میں جا پہنچا۔ وہ اپنے مخصوص انداز میں کھڑا تھا۔ بایاں ہاتھ آگے پھیلا ہوا' دایاں دفاع کرتا ہوا۔ اسی وقت شیطانی آنکھ اٹھا اور اس نے چشمہ اتار دیا۔ اس نے پریس والوں کی طرف دیکھا اور مسکرا دیا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا' وہ صحافیوں کے لئے حیرت انگیز تھا۔ میکس نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا اور بری طرح

دھاڑنے لگا۔ "ہائے میری آنکھ' میری آنکھ۔" اس شور میں کسی نے اس دبلے پتلے' دراز قامت شخص پر توجہ نہیں دی' جو میکس کے کھڑا ہوتے ہی خود بھی کھڑا ہو گیا تھا پھر اس نے میکس کی طرف دیکھا تھا اور مسکرا دیا تھا۔

"ہائے میری آنکھ......... میری آنکھ۔ ڈاکٹر کو بلاؤ۔ مجھے شوٹ کیا گیا ہے۔" وہ تڑپتا اور چیختا رہا۔

رپورٹر اس کے گرد جمع ہو گئے تھے لیکن وہ اس کا ہاتھ چہرے سے نہیں ہٹا سکتے تھے۔ "میں اندھا ہو گیا ہوں' مجھے اسپتال لے چلو۔" وہ چیخے جا رہا تھا۔ اسپیشل پولیس والے حرکت میں آ گئے۔ انہوں نے تلاشی لی لیکن تماشائیوں میں کسی کے پاس سے' کسی طرح کی کوئی گن برآمد نہ ہوئی۔ پھر انہیں خیال آیا کہ دھماکے کی آواز بھی تو کسی نے نہیں سنی۔ تماشائی بھی اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے تھے اور اسی طرف دیکھ رہے تھے' ان میں ڈیوک بھی تھا۔ اس کی سمجھ میں صرف اتنا آ سکا تھا کہ شیطانی آنکھ سے اس کا شیطانی ہتھیار چھین لیا گیا ہے۔ اس کے نزدیک یہ خدائی انصاف تھا۔

ڈاکٹر آ گیا۔ چند ہی لمحے بعد شیطانی آنکھ کو اسٹریچر پر ڈال کر ایرینا سے لے جایا جا رہا تھا۔ سب لوگ اس ہنگامے میں اس قدر محو تھے کہ ان میں سے بیشتر نے لکڑی چٹخنے کی سی وہ آواز نہیں سنی۔ اس کے بعد ٹھک کی سی آواز سنائی دی' جیسے کوئی تناور پیڑ زمین پر گرا ہو۔ پھر لوگ متوجہ ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ مٹلڈا اپنے ہاتھ فضا میں بلند کر کے فتح کا اعلان کر رہا ہے۔ ریفری گنتی گن رہا تھا اور مکی ینگ نیچے گرا ہوا تھا۔ گنتی کے کچھ تماشائی تھے' جنہوں نے ناک آؤٹ کا وہ منظر دیکھا تھا۔ وہ مٹلڈا کا شارٹ رائٹ چوپ تھا' جس نے مکی ینگ سے ہوش و حواس چھین لئے تھے۔ اس وقت پہلا راؤنڈ شروع ہوئے صرف ایک منٹ 18 سیکنڈ ہوئے تھے۔

ایرینا میں اب بھی ہیجان برپا تھا۔ صورت حال ایسی تھی کہ مٹلڈا کو کوئی نہیں سراہ سکا تھا۔ پھر ڈاکٹر آیا اور اس نے اعلان کیا کہ میکس پر چھروں والی بندوق سے فائر کیا گیا ہے۔ اس نے چھرے بھی دکھائے۔ پھر چیف آف پولیس نے اعلان کیا کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے نہ اٹھے' ہر شخص کی تلاشی لی جائے گی لیکن تلاشی کا نتیجہ صفر نکلا۔ کسی شخص کے

پاس کوئی ہتھیار نہیں پایا گیا۔

"کیا وہ بہت زیادہ زخمی ہوا ہے؟" ڈیوک نے ڈاکٹر سے پوچھا۔

"نہیں......... لیکن ہو سکتا تھا۔ دراصل استعمال شدہ چھرے استعمال کئے گئے ہیں۔" ڈاکٹر نے بتایا۔ "وہ وقتی طور پر اندھا ہوا ہے۔ ایک ہفتے میں ٹھیک ہو جائے گا۔"

ڈیوک' سلیمان سے مخاطب ہوا' جو رسیوں پر جھکا ہوا تھا۔ "کیا ہوا تھا؟"

"پیٹ پر لیفٹ اور جبڑے پر رائٹ۔ مکی ینگ' میکس کی طرف متوجہ ہوا تھا کہ اس پر یہ قیامت ٹوٹ پڑی۔ باکسر کو اپنے حریف پر ہر وقت نظر رکھنی چاہئے۔" سلیمان نے بتایا۔

"میں میکس کے متعلق پوچھ رہا ہوں۔" ڈیوک نے بھنا کر کہا۔

"مجھے کیا معلوم' میں تو رنگ میں تھا۔" سلیمان نے بے حد معصومیت سے کہا۔ "خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے۔ چھرے بغیر بندوق کے بھی چل سکتے ہیں۔"

تماشائی منتشر ہو چکے تھے۔ وہ خوش اور مطمئن تھے۔ انہوں نے فائٹ نہیں دیکھی لیکن ایک سنسنی خیز واقعہ اپنی آنکھوں سے ضرور دیکھا تھا۔ ان کے سامنے ایک شخص کو ایرینا میں شوٹ کر دیا گیا تھا!

ڈیوک کا ٹیلی گرافر متوقع نگاہوں سے ڈیوک کو دیکھ رہا تھا۔ وہ پیغام بھیجنے کے لئے تیار تھا لیکن ڈیوک خاموش بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا۔ اس کی نگاہوں میں الجھن تھی۔ کوئی گڑبڑ تھی' جس کا اسے پتا نہیں چل رہا تھا۔ "ایک منٹ......... میں ابھی آیا۔" اس نے ٹیلی گرافر سے کہا۔ "دفتر پیغام بھیج دو کہ لائن کھلی رکھیں۔ مجھے کچھ چیک کرنا ہے۔" یہ کہہ کر اس نے بڑی کا ہاتھ تھاما اور ڈریسنگ روم کی طرف چل دیا۔

ڈریسنگ روم میں مٹلڈا اینڈ کمپنی جشن منا رہی تھی۔ پیٹھ تھپکی جا رہی تھی لیکن داد و تحسین کا مرکز مٹلڈا نہیں تھا' جو انعامی چاکلیٹ بار سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ بلکہ ایک طویل قامت' دبلا پتلا آدمی تھا' جو داد وصول کر رہا تھا۔ ڈیوک کے داخل ہوتے ہی داد موقوف ہو گئی۔ "آیئے مسٹر ڈیوک۔" سلیمان نے بے حد خوش اخلاقی سے کہا۔ "آپ نے مٹلڈا کا کارنامہ دیکھا؟"

"مٹلڈا کو ہٹاؤ' یہ بتاؤ' یہ شخص کون ہے؟" ڈیوک غرایا۔

"میرا دیرینہ دوست......... لسٹر بچلز۔" سلیمان نے مدافعانہ لہجے میں کہا۔

"بچلز' مسٹر ڈیوک سے ہاتھ لاؤ۔ یہ ملک کے سب سے بڑے اسپورٹس رائٹر ہیں۔"

"بکو مت' اگل دو۔" ڈیوک نے سخت لہجے میں کہا۔ "تم نے میکس کے ساتھ کیا حرکت کی ہے؟"

"مم......... میں سمجھا نہیں مسٹر ڈیوک کہ آپ کیا........." سلیمان ہکلایا' لیکن ڈیوک کو جارحانہ انداز میں بڑھتے دیکھ کر اس کی ہوا خراب ہوگئی۔ "دیکھئے بی بی......... میرا مطلب ہے بچلز اور میں اسکول میں ساتھ پڑھتے تھے۔ یہ بی بی کا شعبدہ تھا۔ یہ بی بی شاٹ دانتوں میں دبا کر اسے گولی کی سی تیزی سے مار سکتا تھا۔ اسی لئے اس کا نام بی بی پڑ گیا تھا۔ مس پرڈی جب بھی بلیک بورڈ کی طرف مڑتیں' یہ ان پر فائر کرتا لیکن مس پرڈی کو کبھی پتا نہ چلا کہ ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے کنکر بھی استعمال کرتا تھا"۔ پھر وہ بچلز کی طرف مڑا۔ "مسٹر ڈیوک کو نمونہ دکھاؤ بی بی۔"

"کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوگی؟" بچلز نے پوچھا۔

"ارے نہیں۔ مسٹر ڈیوک میرے بہت اچھے دوست ہیں۔" سلیمان نے تسلی دی۔

سامنے والی دیوار پر اوٹول کمپنی کا کیلنڈر آویزاں تھا۔ بچلز اپنی زبان سے منہ میں کچھ ٹٹولتا رہا پھر وہ کیلنڈر کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ اس کے دانتوں کی ہلکی سی جھلک دکھائی دی' اگلے ہی لمحے اوٹول کے پہلے "او" میں سوراخ ہوگیا۔ وہ پھر مسکرایا' اس بار دوسرے "او" میں سوراخ ہوگیا اور پھر تیسرا "او" بھی مجروح نظر آنے لگا۔

"دیکھا جناب۔" سلیمان نے فخریہ لہجے میں کہا۔ "جب مجھے شیطانی آنکھ کے بارے میں پتا چلا تو میں پریشان ہوگیا۔ ہماری ساری محنت برباد ہونے والی تھی۔ پھر کھلونوں کی دکان پر ائرگن دیکھتے ہی مجھے بی بی یاد آگیا۔ میں نے نیویارک جا کر اس سے رابطہ قائم کیا اور........."

لیکن ڈیوک اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ وہ تو کیلنڈر کا معائنہ کر رہا تھا۔ پھر اس

نے زمین پر جھک کر تین بی بی شاٹ اٹھائے اور ہتھیلی پر رکھ کر انہیں بغور دیکھتا رہا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ لرز رہی تھی۔ وہ سلیمان کی طرف بڑھا' اس نے سلیمان اور بچلز سے بڑی گرم جوشی سے ہاتھ ملایا اور برڈی کا ہاتھ تھام کر رخصت ہوگیا۔

پیٹرک اس تمام عرصے میں بڑی بے نیازی سے کوکا کولا پی رہا تھا۔ ڈیوک کے جانے کے بعد اس نے منہ بنا کر پوچھا "یہ لڑکی کون تھی ڈیوک کے ساتھ؟"

"مجھے نہیں معلوم۔" سلیمان نے جواب دیا۔ "لیکن تھی بہت پیاری۔ مسٹر ڈیوک بہت خوش ذوق آدمی ہیں۔"

"میں نے اس لڑکی کو کہیں دیکھا ہے۔" پیٹرک نے پُرخیال لہجے میں کہا۔

رِنگ کے پاس ڈیوک اپنی کہانی ڈکٹیٹ کرا رہا تھا۔ ٹیلی گرافر بار بار چونک پڑتا اور حیرت سے اسے دیکھتا۔ اس کا خیال تھا کہ اس نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ ایک بار تو اس نے ڈیوک کو ٹوک بھی دیا۔ "آپ مذاق تو نہیں کر رہے ہیں جناب؟"

"ڈیوک کبھی مذاق نہیں کرتا۔" ڈیوک نے سنجیدگی سے کہا۔

☆-------------☆-------------☆

بچلز کو ڈیوک کے کالم سے بہت فائدہ پہنچا۔ اسے ایک نائٹ کلب میں اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کا موقع مل گیا۔ پھر پیپر کپ کمپنی نے بھی اسے ترقی دے دی۔ فائٹ کے فوراً بعد سلیمان نے حنا سے فون پر رابطہ قائم کیا۔ فون پر حنا کی آواز سنتے ہی اسے یوں لگا' جیسے وہ پھر سے زندہ ہوگیا ہو۔ "حنا......... میں سلیمان بول رہا ہوں۔ تم مجھے بہت یاد آتی ہو۔ میں نیویارک میں ہوں۔ میرا خیال ہے' تم اخباروں میں میرے متعلق پڑھتی رہی ہوگی۔ حنا......... میں تمہارے ڈیڈی پر کیچڑ نہیں اچھال رہا تھا۔ وہ میرے لئے بہت محترم ہیں۔ پلیز' مجھے معاف کر دو۔ میں تم سے دور نہیں رہ سکتا۔ مجھے اپنے گھر آنے کی اجازت دے دو۔ میں ہر چیز کی وضاحت کر دوں گا........." اچانک وہ خاموش ہوگیا۔ بات یہ نہیں تھی کہ اس کا ذخیرہ الفاظ جواب دے گیا تھا لیکن پہلے وہ حنا کا ردعمل معلوم کرنا چاہتا تھا۔

"سب بے کار ہے سلیمان۔ میں اپنے مؤقف پر قائم ہوں۔ میرے خیال میں تم نے اس بے چارے کے ساتھ بھی ظلم کیا ہے۔ کیا معلوم' وہ ہمیشہ کے لئے اندھا ہوگیا ہو۔"

آئندہ مجھے فون نہ کرنا۔"

رابطہ منقطع ہوگیا۔ سلیمان کو یوں لگا گویا وہ بے کنار سمندر میں بہہ رہا ہو۔ وہ اداس ہوگیا۔ اس کی یہ اداسی وہ کانفرنس بھی دور نہ کر سکی' جو ڈیوک کے آفس میں منعقد ہوئی تھی' جس میں ڈیوک کے علاوہ مرکری کا مینجنگ ایڈیٹر کلے بھی شریک تھا۔ اس کانفرنس میں جو اس کے لئے ایک اعزاز کی حیثیت رکھتی تھی' اس میں ایک منصوبے پر گفتگو کی گئی تھی۔

اب مٹلڈا کا تذکرہ صرف مرکری کے کالم تک محدود نہیں رہا تھا۔ تمام اخبارات نے اس کی اہمیت تسلیم کرلی تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ کچھ رپورٹر اس کا تذکرہ اب بھی مزاحیہ انداز میں کرتے تھے۔ کانفرنس میں طے پایا کہ اب مٹلڈا کی کہانی کو صرف مرکری کے لئے مخصوص نہ کیا جائے بلکہ اب اسے پبلسٹی ملنی چاہیئے۔ یہ بات بہرحال طے تھی کہ ڈیوک کے کالم کی برتری قائم رہے گی' کیونکہ اندر کی باتیں صرف اس کے علم میں ہوں گی۔ مٹلڈا اینڈ کمپنی کی یہ بہت بڑی کامیابی تھی کہ انہوں نے مٹلڈا کو ٹائٹل کا اہم ترین حق دار ثابت کردیا تھا۔

"سلیمان' ہم نے تمہیں تنہا اس لئے بلایا ہے کہ تم اپنے پارٹنروں سے زیادہ ذہین ہو اور منہ بند رکھنا جانتے ہو۔" ڈیوک نے کہا "ہمارا منصوبہ بہت بڑا ہے اور پیٹ کا ہلکا پن اسے تباہ کرسکتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تم اس کا تذکرہ پیٹرک اور بیکر سے بھی نہ کرو۔"

سلیمان کا سینہ فخر سے پھول گیا۔ "آپ بے فکر رہیں' میرے ہونٹ سلے رہیں گے۔"

"تم پر اعتماد کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ تم نے میکس والے معاملے میں ذہانت کا مظاہرہ کیا تھا۔ ذہانت اور حاضر دماغی۔" ڈیوک نے مزید کہا۔ "اب تمہارا آئندہ مقابلہ سائیکلون رابرٹ سے ہوگا۔ ٹھیک ہے نا؟"

"جی ہاں' اور مٹلڈا اسے بھی آسانی سے ہرا دے گا۔"

"مجھے اس میں کوئی شک نہیں اور نہ ہی میں اس سلسلے میں فکر مند ہوں۔ جھگڑا یہ

ہے کہ یہ فائٹ شکاگو میں ہونی ہے۔ تم نے اس سلسلے میں کوشش کی؟" ڈیوک نے پوچھا۔

"نہیں جناب' لیکن میرے خیال میں یہ کچھ مشکل نہیں ہوگا۔" سلیمان نے جواب دیا۔

"میری بات سنو سلیمان۔ یہ کام آسان نہیں ہوگا۔ شکاگو باکسنگ کمیشن کا چیئرمین امپجور ہیوی ویٹ چیمپئن رہ چکا ہے۔ میرا خیال ہے' تم اسے قائل نہیں کرسکو گے۔"

"اگر ایسا ہوا تو ہم فائٹ نیویارک شفٹ کردیں گے۔"

"نہیں' نیویارک کے سلسلے میں ہمارا پروگرام کچھ اور ہے۔ ہم نے تمہیں یہی بتانے کے لئے بلایا ہے کہ فائٹ شکاگو ہی میں ہونی چاہیئے"۔ ڈیوک نے کہا اور پھر اسے تفصیل سے وجہ بتائی۔

سلیمان' ڈیوک کے دفتر سے نکلا تو اس کے گھٹنے جیسے بے جان ہو رہے تھے۔ کئی بار اس نے غلط موڑ مڑے اور کئی بار حادثے کا شکار ہوتے ہوتے بچا۔ وہ بے حد نروس تھا۔ ڈیوک نے پہلے بھی کہا تھا کہ تم لوگوں کی سوچ بلند نہیں ہے۔ آج اس نے بتایا تھا کہ بلند سوچ کیا ہوتی ہے۔ معاملہ دس لاکھ ڈالر کا تھا۔

☆--------------☆--------------☆

جیوڈی اینجل اپنے دفتر میں بیٹھا ڈیوک کی کیمڈن فائٹ والی رپورٹ پڑھ رہا تھا اور سخت برہم تھا۔ ساتھ ہی اسے ہنسی بھی آرہی تھی لیکن جونی کے سامنے وہ کیسے ہنس سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ہنسنے کی خواہش پر قابو پالیا لیکن اس کی برہمی بڑھ گئی۔ "اس کا ذمے دار کون ہے؟" اس نے جونی سے پوچھا۔

"پنکی۔ اس نے کہا تھا کہ وہ ایک بار شیطانی آنکھ سے کام لے چکا ہے۔ جو نے منظوری دی تھی۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ سسلی میں آنکھوں کو کتنی اہمیت دی جاتی ہے۔ اس اعتبار سے یہ جو کی ذمے داری ہے۔ وہ اس معاملے میں کئی بار ٹھوکر کھا چکا ہے۔ میرا خیال ہے' اگر کسی حادثے میں اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو........"

"نہیں' ابھی نہیں۔" جیو نے اس کی بات کاٹ دی۔ "یہ اس کا قصور نہیں ہے۔ اگر سسلی کا کوئی باشندہ آنکھ کی تاثیر پر یقین نہیں رکھتا تو میرے نزدیک وہ سسلی والوں کے

لئے باعثِ شرم ہے۔ بہرحال' کامیابی کا امکان بھی تھا' اگر وہ شخص درمیان میں نہ آ جاتا تو۔ کیا نام ہے اس کا؟" اس نے مرکری کے صفحات میں بچلز کا نام دیکھا اور اسے پھندا لگ گیا۔ کیسی مضحکہ خیز بات تھی اور وہ ہنس بھی نہیں سکتا تھا! پھر اس نے ڈیوک کی رپورٹ دوبارہ پڑھی۔ ڈیوک کے فاتحانہ لہجے نے اسے تپا دیا۔ ڈیوک اس کا دشمن تھا' قدم قدم پر اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔ اس نے سوچا' شاید ڈیوک کو معلوم بھی نہیں ہو گا کہ شکاری شکار ہونے والا ہے۔ "برڈی کیسی ہے؟ اب بھی وہیں ہے؟" اس نے جونی سے پوچھا۔

"جی ہاں' ڈیوک کے ساتھ ہی ہے۔" جونی نے جواب دیا۔ "رات انہوں نے فلاڈلفیا کے اسٹیٹ ہوٹل میں گزاری تھی۔"

"تصویریں ہیں؟" اس نے اگلا سوال کیا۔

جونی نے دو تصویریں اس کی طرف بڑھا دیں' ایک تصویر بالکل واضح تھی۔ برڈی' ڈیوک کے ساتھ ہوٹل کے رجسٹریشن ڈیسک پر کھڑی تھی۔ "بہت خوب برڈی اچھی لگ رہی ہے۔ اور کوئی شہادت؟" جیو نے پوچھا۔

"جی ہاں' ہوٹل کی خادمہ۔" جونی نے چند کاغذات اس کی طرف بڑھا دئے۔ "کیا اب ہمیں.........."

انکل نونو سوچتا رہا۔ ابھی مناسب نہیں تھا۔ کامیابی کا راز مناسب وقت پر قدم اٹھانا ہے۔ "نہیں.......... ابھی نہیں۔ ابھی اسے اور دھنسنے دو۔" اس نے آہستہ سے کہا۔ "ابھی' ایف بی آئی اس میں زیادہ دلچسپی نہیں لے گی۔ مناسب وقت آنے پر تمہیں بتا دوں گا۔"

ڈیوک کے کالم میں رپورٹ کے آخر میں ایک پیراگراف تھا' جس کے مطابق پیٹرک نے سائیکلون رابرٹ کے مینجر وائٹ کے ساتھ ایک مقابلے کے معاہدے پر دستخط کئے تھے۔ مقابلہ شکاگو میں ہونا تھا۔ جیو کا منہ بن گیا۔ "اور اس شکاگو والے مقابلے کا کیا ہو گا؟"

"بھول جائیں باس' یہ مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ انہیں اجازت نہیں ملے گی۔"

"وہ مقابلہ کہیں اور شفٹ کر سکتے ہیں۔"

"شکاگو کمیشن کی اپنی اہمیت ہے باس۔ ان کے انکار کے بعد انہیں کہیں بھی اجازت نہیں ملے گی۔"

"اور اگر والٹر نے اپنے ایرینا میں مقابلے کی اجازت دے دی تو؟ ظاہر ہے' ٹکٹ ہاتھوں ہاتھ بکیں گے اور والٹر خالص کاروباری آدمی ہے۔"

"اس کی فکر کیوں کرتے ہیں۔ جبکہ لائسنس کمشنر کرنل ولیم آپ کی جیب میں ہے۔ وہ تو سلیمان کو لائسنس دے کر اب تک پچھتا رہا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" انکل نونو نے طویل سانس لے کر کہا۔ "جو کو بتا دینا کہ اس کے متعلق ایک "تجویز" زیر بحث آئی تھی۔"

جونی کے جانے کے بعد جیو نے ایک بار پھر وہ خبر پڑھی۔ شیطانی آنکھ میکس کے تڑپنے کا تصور کر کے وہ مسکرا دیا۔ کم بختوں نے کیا شایان شان سلوک کیا تھا اس کے ساتھ۔

☆============☆============☆

شکاگو کمیشن کے تمام اراکین 'سلیمان' پیٹرک اور بیکر کو بڑی بدمزگی سے دیکھ رہے تھے۔ ان میں دو ممبر تو سیادت داں تھے جبکہ چیئرمین' سابق امیچور ہیوی ویٹ چیمپئن تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنی ساعت پر یقین نہ آ رہا ہو۔ پیشے کے لحاظ سے وہ وکیل تھا۔ "تمہارا مطلب ہے' ریاست کا چیمپئن سائیکلون رابرٹ ایک کنگارو سے لڑے گا؟" اس کے لہجے میں بے یقینی تھی۔

"یس سر۔ دیکھیں نا.........." سلیمان نے کہنا چاہا۔

"اور تم ہم سے اس حماقت کے لئے لائسنس طلب کر رہے ہو؟" چیئرمین وڈیل نے اس کی بات کاٹ دی۔

"یس سر۔ دیکھیں نا.........." سلیمان نے پھر کوشش کی۔

"مسٹر سلیمان' تم ہم لوگوں کو کیا سمجھتے ہو؟" وڈیل نے پھر اس کی بات کاٹ دی۔ اس کا لہجہ جارحانہ تھا۔

لیکن اس بار سلیمان پیش قدمی کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ "دیکھیں نا سر' وہ کوئی عام کنگارو نہیں ہے۔ وہ عالمی مڈل ویٹ چیمپئن لیوڈیکرٹی کو ناک آؤٹ کر چکا ہے۔ اس کے بعد وہ گیارہ فرسٹ کلاس باکسروں کو ناک آؤٹ کر چکا ہے۔ سائیکلون کے ناک آؤٹ ہونے کے بعد لیوڈیکرٹی بھی مقابلے کے لئے مجبور ہو گا۔ اگر آپ ہمیں لائسنس........"

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" وڈیل نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا "شکاگو میں ایسا نہیں ہو گا۔ تم نے خواہ مخواہ ہمارا وقت برباد کیا ہے۔ یہاں ایک سرکس موجود ہے۔ اپنے جانوروں کو وہاں لے جاؤ۔ ممکن ہے' یہ مسخرہ پن وہاں چل جائے۔"

سلیمان نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ڈیوک کے کالموں کے تراشے نکال کر وڈیل کی طرف بڑھا دئے۔ "یہ دیکھئے جناب' ڈیوک ہمارے مٹلڈا کے بارے میں کیا لکھتا ہے۔ مٹلڈا نے لیوڈیکرٹی کو ناک آؤٹ کیا تھا۔ ڈیوک نے لکھا ہے کہ جب تک لیو جوابی مقابلے میں مٹلڈا کو شکست نہیں دیتا' مٹلڈا عالمی چیمپئن رہے گا۔"

"ہمیں ڈیوک سے اور اس کے کالموں سے کوئی غرض نہیں۔" وڈیل نے تراشے ہٹاتے ہوئے کہا۔ دونوں اراکین نے تائید میں سر ہلا دیا۔

اس بار پیٹرک نے کوشش کی۔ "ہم تینوں نیویارک کے لائسنس یافتہ مینجر ہیں۔"

"یہ نیویارک نہیں' شکاگو ہے۔ ہم یہاں یہ سب نہیں ہونے دیں گے۔"

"لیکن مسٹر چیئرمین.........."

"پیٹرک' میں تمہیں جانتا ہوں۔ تم نے کبھی کوئی گڑبڑ نہیں کی۔ تم اپنے لڑکوں کا خیال رکھتے رہے ہو۔" وڈیل' پیٹرک سے مخاطب ہوا۔ "مجھے حیرت ہے کہ تم ایسے معاملے میں کیوں ملوث ہو گئے۔ مسٹر سلیمان اور بیکر کو میں نہیں جانتا اور نہ جاننا چاہتا ہوں لیکن تم لوگ شکاگو سے جتنی جلدی نکل جاؤ' تمہارے حق میں اتنا ہی بہتر ہو گا۔ اگر تم نے یہاں اپنا سرکس ایکٹ چلایا تو عدالت میں نظر آؤ گے۔ کیوں حضرات؟" وہ کمیشن کے اراکین کی طرف مڑا۔ "آپ کیا کہتے ہیں؟"

"ہم آپ سے متفق ہیں۔" دونوں اراکین نے ایک ساتھ کہا۔

"آپ لوگ جا سکتے ہیں۔" وڈیل نے ان تینوں سے کہا۔ "اگر شکاگو میں فائٹ ہوئی تو تم سب چھ ماہ کے لئے جیل میں قیام کرو گے۔"

"ڈیوک نے ٹھیک ہی کہا تھا۔" پیٹرک نے باہر نکل کر کہا۔ "بات بگڑ چکی ہے۔"

سلیمان کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس سے دس لاکھ ڈالر چھن گئے ہوں۔ پھر اسے ڈیوک کی بات یاد آئی۔ ڈیوک نے کہا تھا' اس بار تمہیں ذہانت اور تخیل دونوں کا استعمال کرنا ہو گا لیکن ڈیوک کے لئے یہ کہنا بہت آسان تھا۔ چیئرمین وڈیل کا سامنا اس نے تو نہیں کیا تھا' جس نے اس کے کالموں کو بھی کوئی اہمیت نہیں دی تھی۔ "اب کیا کیا جائے؟" اس نے سوچا۔ شکاگو میں تو ان کا کوئی شناسا بھی نہیں تھا۔ البتہ وہ ایک بکنگ

ایجنٹ ہرمن کو جانتا تھا' جو وقتاً فوقتاً ٹی وی پر پاپ سنگرز کو لاتا رہتا تھا۔

پھر اچانک سلیمان کو ایک خیال آیا۔ اسی طرح' جیسے اسے کھلونوں کی دکان پر ائرگن دیکھ کر بچلز کا خیال آیا تھا۔ "ایسا کریں" اس نے کہا "اگر ہم مٹلڈا کا شو کرتے ہیں تو وہ ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکیں گے۔"

"بے شک.......... شو شو ہے اور فائٹ فائٹ ہے۔" پیٹرک نے سر ہلایا۔ "لیکن میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا! شو کے ذریعے فائٹ کا نتیجہ کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے؟؟"

"واہ.......... کیا آئیڈیا ہے" سلیمان نے اپنی پیٹھ تھپکتے ہوئے کہا "مجھے میرے دوست سے ملنے دو۔ پھر تماشا دیکھنا۔ چیئرمین ویڈل بھی اپنا سر پیٹ کر رہ جائے گا۔"

☆-------------☆-------------☆

"دیکھئے۔" سلیمان کہہ رہا تھا "کہانی یوں شروع ہوتی ہے کہ ایک کنگارو صحرا میں راستہ بھول گیا ہے۔ وہ بھوکا پیاسا ہے اور اس کی ماں اُس سے بچھڑ گئی ہے۔ پھر ایک صحرانورد آتا ہے۔ وہ اسے پانی پلاتا ہے' کچھ کھلاتا ہے اور اس کی ماں تک پہنچا دیتا ہے۔ کنگارو اس کا شکرگزار ہے۔ کہانی کا یہ حصہ مختصر ہونا چاہئے۔ پھر برسوں کے بعد وہ صحرانورد' جو پیٹرک کی طرح کا مینجر ہے.........." سلیمان نے پیٹرک کی طرف اشارہ کیا.......... "بہت خراب حالات میں ہے۔ اس کے حالات بدل سکتے ہیں بشرطیکہ اسے سائیکلون رابرٹ سے لڑنے کے لئے کوئی باکسر مل جائے۔ لیکن کوئی باکسر تیار نہیں ہے کیونکہ سائیکلون بہت اچھا باکسر ہے۔ پھر شہر میں سرکس آتا ہے۔ سرکس میں کنگارو ایکٹ ہے۔ وہاں مینجر اور کنگارو دونوں ایک دوسرے کو صحرا کے حوالے سے پہچان لیتے ہیں۔ "تم میری خاطر سائیکلون رابرٹ سے لڑ سکو گے؟؟" مینجر پوچھتا ہے۔ "بالکل لڑوں گا۔ تم نے نہ صرف میری جان بچائی تھی بلکہ مجھے میری ماں تک پہنچایا تھا.........." یہاں آپ کو پس منظر میں کسی کی آواز استعمال کرنا ہوگی کیوں کہ مٹلڈا نہیں بول سکتا.........."

"مکالموں کی فکر نہ کرو۔" شکاگو ٹیلی ویژن کے پروڈکشن مینجر برٹن نے کہا۔

"آپ کو اسے حقیقت سے قریب رکھنا ہوگا۔ دیکھنے والوں کو ایسا لگے' جیسے مٹلڈا ہی بول رہا ہے۔" سلیمان نے اصرار کیا۔

"میں سمجھ گیا۔" برٹن نے کہا "پھر کنگارو' سائیکلون رابرٹ کو شکست دے کر سارے قرض ادا کر دے گا اور غریب بیوہ کی لڑکی سے شادی کرکے چین کی زندگی.........."

"نہیں برٹن۔" ٹی وی کے نائب صدر اور پروگرام انچارج نے کہا "اس کے بعد ہم ناظرین کو ایک زبردست فائٹ دکھائیں گے۔"

"کیا؟ مذاق کر رہے ہو؟" برٹن کا منہ کھل گیا۔

"نہیں' یہ مذاق نہیں ہے۔" سلیمان کے ایجنٹ دوست ہرمن نے کہا۔ اسی کی درخواست پر یہ میٹنگ ہو رہی تھی۔ "یہ میرے دوست سلیمان کا آئیڈیا ہے اور میرے خیال میں کامیاب ثابت ہوگا۔"

"میرے خیال میں تو ہماری نشریات کا بھٹہ بیٹھ جائے گا۔" برٹن نے جواب دیا۔

نائب صدر فریڈ' پیٹرک کی طرف متوجہ ہوگیا "تمہارا کہنا ہے کہ باکسنگ کمیشن نے تمہاری درخواست مسترد کر دی ہے؟"

"بالکل صاف انکار کر دیا ہے۔" سلیمان نے کہا۔

"اور تمہیں دھمکی دی کہ اگر یہ فائٹ شکاگو کی حدود میں ہوئی تو تمہیں سزا ہو جائے گی؟"

"یہ بھی درست ہے۔" سلیمان نے جواب دیا۔

"اور تم ہماری مدد سے کام چلانا چاہتے ہو؟" فریڈ نے سوال کیا۔

"مدد! کہاں کی ہانک رہے ہو فریڈ۔" برٹن نے کہا "ہم تو تمہیں وہ فائٹ براہ راست دکھانے کا موقع دے رہے ہیں' جسے دیکھنے کا ہر شخص خواہش مند ہے۔ میں تو پرانے کاروباری تعلق کی وجہ سے پہلے تمہارے پاس آیا ہوں۔ اگر تمہیں قبول نہیں ہے تو میں این سی بی والوں سے بات کر لیتا ہوں۔"

"ہم اسے مسترد نہیں کر رہے ہیں' لیکن ہم کسی قانونی الجھن میں پڑنا بھی پسند نہیں کریں گے۔" فریڈ نے جلدی سے کہا۔

"اسی لئے تو ہم نے یہ کہانی بنائی ہے۔ دوسرا ایکٹ شروع ہوتے ہی رِنگ کا منظر ہوگا۔ اصلی۔"

"باکسنگ کمیشن والے تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ کیا باکسنگ ڈرامے پر کوئی پابندی ہے؟" پیرک نے دلیل دی۔ "تم اس کی پبلسٹی کرنا تاکہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ

سائیکلون رابرٹ اور مٹلڈا تمہارے اسٹوڈیو کے رِنگ میں لڑیں گے۔ پھر دیکھنا' تمہارا کوئی پروگرام اتنے شوق سے نہیں دیکھا گیا ہوگا۔"

فریڈ اور برٹن نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ وہ جانتے تھے کہ یہ آئیڈیا سپرہٹ ہو سکتا ہے۔ "بات تو ٹھیک ہے۔" فریڈ نے کہا۔ "لیکن پہلے ہمیں اپنے وکیل سے مشورہ کرنا ہوگا۔ اچھا۔ دس راؤنڈ کا مطلب ہے چالیس منٹ.........." اس نے اپنے سامنے رکھے ہوئے پیڈ پر نوٹ کیا۔

"مٹلڈا کبھی دس راؤنڈ تک نہیں جانے دیتا۔" بیکر نے فخریہ لہجے میں کہا "آپ دو راؤنڈ لکھ لیں۔ ویسے عموماً فیصلہ پہلے ہی راؤنڈ میں ہو جاتا ہے۔"

"اس صورت میں ہمیں کہانی کو زیادہ وقت دینا ہوگا۔" فریڈ نے کہا "کیا خیال ہے برٹن' اچھا اور چست اسکرپٹ مل سکتا ہے؟"

"آئیڈیا برا نہیں ہے۔" برٹن نے آہستہ سے کہا۔ اسے احساس تھا کہ یہ پروگرام اسے شہرت کے اعتبار سے انتہائی بلندی پر لے جا سکتا ہے۔ "چھوٹا کنگارو چڑیا گھر سے مل سکتا ہے اور میرے خیال میں صحرانورد کا کردار سین کونری اور اس کی بیوی کا کردار میافیرو کر سکتی ہے۔"

"بہت خوب۔" فریڈ نے کہا "میں ایف جی سے بات کروں گا۔ وہ تو ویسے ہی فائٹس کا دِلدادہ ہے۔"

"اس کا مطلب ہے' آپ نے میرا آئیڈیا قبول کر لیا ہے؟" سلیمان نے کہا۔ اس کا سینہ فخر کے احساس سے پھول گیا تھا۔

"لیکن ایک بات ہے۔ یہ بہت مہنگا آئیڈیا ثابت ہوگا۔" برٹن نے سب کو چونکا دیا۔ "ہمیں ایک بڑے اسپانسر کی ضرورت ہوگی۔ کم از کم آٹھ لاکھ ڈالر کے اخراجات ہوں گے۔"

اس سلسلے میں اگلی میٹنگ شکاگو ٹی وی کے صدر ایف جی کے دفتر میں ہوئی۔ اس میٹنگ میں ایف جی کے علاوہ تین نئے چہرے بھی تھے۔ ان میں نیشنل ایڈورٹائزنگ کا وکٹر' ایجکس نیکر مینوفیکچرنگ کمپنی کا صدر پال اور سائیکلون رابرٹ کا مینجر وائٹ شامل

تھے۔ پہلی میٹنگ کے تمام شرکاء بھی موجود تھے۔

ایف جی نے اسپانسر شپ کے سلسلے میں درپیش دشواریوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ صرف ایک اور بڑے اسپانسر کو ترجیح دیتا ہے۔ اس سلسلے میں نیشنل ایڈورٹائزنگ کے توسط سے ایجکس نیکر والوں کی کرم فرمائی ہے کہ وہ اس پروگرام کی اسپانسرشپ کے لئے.........."

"لیکن آٹھ لاکھ ڈالر بہت زیادہ ہیں۔" ایڈورٹائزنگ کمپنی کے نمائندے وکٹر نے اعتراض کیا۔

ایف جی کے ہونٹ بھینچ گئے۔ "یہ آئٹم ایجنڈے میں موجود ہے۔" اس نے کہا "بجٹ کی کاپی تمہارے سامنے ہے۔ اخراجات میں ہم نے ہر ممکن کمی کی ہے۔"

وکٹر دونوں مینجروں کی طرف متوجہ ہوگیا۔ "تین لاکھ ڈالر' ڈیڑھ لاکھ ڈالر فی پارٹی معاوضہ! یہ بہت زیادہ ہے۔"

"میں نے بھی اس پر غور کیا ہے۔" ایف جی نے کہا "میں ان دونوں حضرات سے درخواست کروں گا کہ اس میں کچھ کمی کریں۔"

"ہمیں اوپر جانے کے لئے کسی کنگارو سے لڑنے کی ضرورت نہیں۔" وائٹ نے کہا "سائیکلون رابرٹ کی اپنی ساکھ ہے۔ وہ یوں بھی لیوڈیکرٹی سے مقابلے کا حق دار ہے۔ ہمیں تو اس مقابلے میں صرف ڈیڑھ لاکھ ڈالر کی وجہ سے دلچسپی ہے۔"

ایف جی' پیٹرک سے مخاطب ہوا "یہ درست ہے' مقابلے کی ضرورت آپ کو ہے۔ کیوں نہ آپ.........."

"ناممکن' ہم برابر برابر لیں گے۔" پیٹرک نے کہا "دوسری صورت یہ ہے کہ جیتنے والے کو تمام رقم دی جائے۔ اس صورت میں آپ تین لاکھ کے بجائے ڈھائی لاکھ رکھ لیں۔"

"تم کامیڈین کب سے ہوگئے ہو پیٹرک" وائٹ نے کہا "ہم ڈیڑھ لاکھ لیں گے' ورنہ میرے پاس ایک اور پیش کش بھی موجود ہے۔"

"آپ کا مؤکل کتنی رقم ادا کر سکتا ہے؟" ایف جی نے وکٹر سے پوچھا۔

"پانچ لاکھ ڈالر' اس سے اوپر ایک سینٹ بھی نہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم تمام ایجنسیوں سے بات کر چکے ہو۔"

ایف جی چند لمحے سوچتا رہا' پھر بولا۔ "مجھے منظور ہے۔"

کانفرنس میں موجود سب لوگوں نے سکون کا سانس لیا۔ وکٹر اپنے مؤکل کی طرف مڑا۔ "ٹھیک ہے نا مسٹر پال؟"

پال نے اثبات میں سر ہلایا۔ شرکاء نے اب تک اس کی آواز نہیں سنی تھی۔

"مسٹر پال' آپ بہت فائدے میں رہیں گے۔" ایف جی نے کہا "پروگرام اس قدر کامیاب ہوگا کہ اس کے بعد آپ کی پروڈکٹ کا نام بچے بچے کی زبان پر ہوگا۔ چھ ماہ کے اندر آپ کی سیل تین گنا ہو جائے گی۔ میرے اندازے کم ہی غلط ثابت ہوتے ہیں۔"

"لیکن میرے مؤکل کی ایک چھوٹی سی شرط ہے۔" وکٹر نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔ کانفرنس کے شرکاء کا اطمینان رخصت ہوگیا اور وہ ایک بار پھر کشیدہ نظر آنے لگے۔

"وہ یہ کہ دونوں فائٹر ایجکس نیکر پہنیں گے۔"

بیکر اب تک خاموش رہا تھا۔ لیکن اب صورت حال مختلف تھی "نیکر!" اس نے حیرت سے کہا۔

"ہاں.......... اور اسی کے لئے مسٹر پال نے ہمارے پروگرام کو اسپانسر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔" ایف جی نے جلدی سے کہا "ان کی کمپنی کھلاڑیوں کے لئے بہت عمدہ اور آرام دہ نیکر تیار کرتی ہے۔ ہمارے ہاں جب بھی ان کی پبلسٹی ہوتی ہے تو اس میں مشہور کھلاڑیوں کو ایجکس نیکر پہنے دکھایا جاتا ہے۔"

"لیکن مٹلڈا تو کچھ نہیں پہنتا۔ یہ شرط میرے لئے ناقابلِ قبول ہے۔" بیکر نے کہا۔

"نیکر نہیں پہنتا!" ایف جی نے حیرت سے کہا "لیکن نیکر تو ہر آدمی.........."

"مٹلڈا آدمی نہیں جانور ہے۔ اس کی فاؤل لائن ظاہر کرنے کے لئے اس کی کمر میں رسی باندھی جاتی ہے۔ کنگارو تو نیکر پہن کر حرکت بھی نہیں کر سکے گا۔"

ایف جی سوچتا رہا' پھر اس نے اس مسئلے کا مناسب ترین حل پیش کیا۔ "میرے خیال میں مسٹر پال' مٹلڈا کی حد تک یہ شرط ہٹا دیں گے۔ ویسے بھی سائیکلون تو ایجکس نیکر

پہنے گا ہی۔"

پال کے حلق سے پہلی بار کوئی آواز نکلی اور وہ آواز "نہیں" کی تھی۔

"ایف جی، تم نے میرے مؤکل کا جواب سن لیا۔" وکٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

اسی وقت برٹن نے ایک نکتہ اٹھایا۔ "ایف جی، ایک مسئلہ اور بھی ہے! کنگارو کو اسکرین پر برہنہ دکھایا گیا تو چرچ والے ہمارے خلاف مہم چلا دیں گے۔ ممکن ہے اسے فحاشی قرار دیا جائے۔"

"آپ لوگ ایگری کلچرل شو نہیں دکھاتے؟" بیکر نے پوچھا۔

"دکھاتے ہیں لیکن اُس کا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟" برٹن بولا۔

"تب تو آپ بیلوں کو پتلون پہناتے ہوں گے اور بھینسوں کو.........." بیکر نے بے حد تپ کر کہا "میں آٹھ سال سے مٹلڈا کے شو دکھا رہا ہوں لیکن کسی نے کبھی شکایت نہیں کی کہ یہ فحاشی ہے۔ میں مٹلڈا کو نیکر ہرگز نہیں پہناؤں گا۔ غضب خدا کا، جانور کپڑے کب پہنتے ہیں!"

"میرا خیال ہے، یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ تمہارے فوٹو گرافر کو ذرا محتاط رہنا ہوگا۔"

ایف جی نے برٹن سے کہا اور پال کی طرف متوجہ ہوگیا۔ "کیا خیال ہے جناب؟"

"نہیں۔" پال نے کہا۔

وکٹر چند لمحے سرگوشیوں میں پال سے کچھ گفتگو کرتا رہا۔ پھر اس نے ایف جی سے کہا۔ "میرے مؤکل کا کہنا ہے کہ اگر نیکر کے بغیر کنگارو نے سائیکلون کو ناک آؤٹ کر دیا تو اس کی تشہیر منفی ہو کر رہ جائے گی۔ ایجکس نیکر شکست کی علامت بن جائے گا۔ آخر یہ پانچ لاکھ ڈالر کا معاملہ ہے۔ دونوں فائٹر نیکر پہنیں گے، ورنہ معاملہ ختم سمجھو۔"

"میرا مٹلڈا نیکر ہرگز نہیں پہنے گا۔" بیکر نے اصرار کیا۔

"پھر ایک بات اور ہے۔" اس بار پیٹرک نے زبان کھولی۔

"مٹلڈا محبت کرنے والا جانور ہے۔ میں نے آج تک اسے غصے میں کسی کو ہٹ کرتے نہیں دیکھا لیکن نیکر پہنانے پر ممکن ہے وہ بپھر جائے، اس صورت میں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ جانور پھر جانور ہے۔ ہومی سائیڈ کا کیس بھی بن سکتا ہے۔"

وکٹر اور پال کے درمیان پھر سرگوشیوں کا تبادلہ خیال ہوا۔ پال کا سر نفی میں ہل رہا تھا۔ پھر وکٹر نے اعلان کیا "دونوں فائٹر نیکر پہنیں گے ورنہ اسپانسر شپ کینسل۔"

"اور مٹلڈا کو کپڑے کی ایک دھجی بھی پہنائی گئی تو ہم نہیں لڑیں گے۔" بیکر نے جوابی الٹی میٹم دیا۔

"ایک منٹ۔" وہ سلیمان کی آواز تھی۔ "مسٹر وکٹر اور پال، آپ حضرات کاروباری آدمی ہیں اور میں بھی کاروباری آدمی ہوں۔ میں آپ کا نکتہ نظر سمجھتا ہوں اور میرے خیال میں وہ درست بھی ہے۔ ہمیں آپ کی شرط منظور ہے۔ مٹلڈا آپ کا تیار کردہ نیکر پہن کر رنگ میں اترے گا۔"

"کون کہتا ہے؟" بیکر نے دہاڑ کر کہا "اس کنگارو کا مالک کون ہے؟"

"ہم ہیں۔" پیٹرک نے بڑے اعتماد سے کہا۔ وہ سلیمان کی آنکھ کا اشارہ سمجھ گیا تھا۔ "بلی.......... ہم تینوں مٹلڈا کے مالک ہیں۔ تم ایک ووٹ سے ہار گئے ہو۔ ہمیں یہ شرط منظور ہے کہ مٹلڈا رنگ میں اترے گا تو ایجکس نیکر پہنے ہوئے ہوگا۔ آپ یہ شرط معاہدے میں لکھوالیں۔ ٹھیک ہے نا؟"

"ہاں" پال کے حلق سے پہلی بار کوئی مثبت آواز برآمد ہوئی۔ ہر شخص مسکرانے لگا۔ ایک گھنٹے بعد معاہدے پر دستخط ہوگئے۔

☆-------------☆-------------☆

مٹلڈا کی کہانی ۱۶ نومبر کی رات نو بجے شکاگو ٹی وی سے ٹیلی کاسٹ ہوئی۔ سین کونری جیک ہارڈی کا اور میا فیرو اس کی بیوی کا کردار ادا کر رہی تھی۔ جبکہ مٹلڈا ہر گھر میں سب کی پسند تھا۔ بیوی، بچے اور شوہر.......... سب اسے دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔ پھر ٹی وی اسکرین پر پہلا منظر ابھرا۔ سین کونری ایک آسٹریلوی صحرا میں بھٹک رہا تھا۔

ہر شخص سنبھل کر بیٹھ گیا۔ ہوٹلوں کے ٹی وی لاؤنج اور بار روم کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔ ہر گھر میں ٹی وی آن تھا۔ پرواز کرتے طیاروں میں بھی عام فلموں کے بجائے مٹلڈا کی کہانی دکھائی جا رہی تھی۔ دو خلانورد اپنے خلائی جہاز میں شکاگو ٹی وی کی نشریات دیکھ رہے تھے۔ غرض جہاں جہاں نشریاتی لہروں کی پہنچ تھی، ٹی وی اسکرین پر صرف اور

صرف مٹلڈا کی کہانی کی حکمرانی تھی۔

پھر جیک ہارڈی بھٹکتے ہوئے کنگارو تک پہنچا تو بچے خوشی سے چیخ اٹھے۔ سین کونری کے محبت بھرے انداز نے خواتین کے دل جیت لئے...... "ہیلو چھوٹے لڑکے۔" جیک ہارڈی کے روپ میں سین کونری نے گہری خوب صورت آواز میں کہا۔

"تم اکیلے کیا کرتے پھر رہے ہو۔ تمہاری ممی کہاں ہے؟ لگتا ہے کئی دن سے تمہیں کھانے کو کچھ نہیں ملا ہے۔" اس نے چھوٹے سے کنگارو کو گود میں بھر لیا۔ بچے خوش ہو گئے، خواتین مامتا کے احساس سے شرابور ہو گئیں، مرد بڑے تحمل سے اصل کھیل کے منتظر تھے، یعنی باکسنگ کے۔

"ٹھہرو، میں تمہارے لئے دودھ گرم کرتا ہوں۔" جیک ہارڈی نے مشفقانہ لہجے میں کہا۔ پھر اس نے دودھ گرم کر کے کنگارو کو پلایا۔ انسان اور جانور کے درمیان محبت کا رشتہ بہت مؤثر انداز میں اسکرین پر دکھایا گیا۔ "چلو اب اندھیرا ہونے سے پہلے تمہاری ممی کو تلاش کیا جائے۔" جیک ہارڈی نے اسے پھر گود میں اٹھا لیا۔ ننھا کنگارو اظہارِ تشکر کے طور پر اسے پیار کر رہا تھا۔

پھر اسکرین پر ایک مادہ کنگرو کا کلوزاپ دکھایا گیا۔ وہ دونوں پیروں پر سیدھی کھڑی تھی۔ اس کی تھوتھنی پر تردد کا تاثر تھا۔ "جاؤ لڑکے، اپنی ممی کے پاس جاؤ۔" جیک نے ننھے کنگارو کو گود سے اتارتے ہوئے کہا۔ ننھا کنگارو دیر تک ہچکچاتا رہا۔ وہ اپنے محسن کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا...... لیکن پھر جبلت اس پر غالب آگئی۔ تاہم وہ بار بار پلٹ کر دیکھتا رہا۔ "اوہ تم میرے پاس آنا چاہتے ہو اولڈ بوائے۔" جیک ہارڈی نے کہا۔ "لیکن دوست، تمہیں ماں کے پاس جانا چاہئے۔ مجھے ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ اس کے بعد کہیں مجھے فراغت میسر آئے گی۔ خدا حافظ لڑکے، گڈ لک۔"

اس سین نے سب کو متاثر کیا، حتیٰ کہ مردوں کو بھی۔ ان کے خیال میں ٹی وی پہلی بار اپنی انفرادیت ثابت کر رہا تھا۔ پھر اسکرین پر ایجکس نیکر کا پہلا کمرشل دکھایا گیا۔ ماڈل فٹ بال کا ایک مشہور کھلاڑی تھا۔ اس کے بعد مٹلڈا کی کہانی شروع ہوئی۔ اسکرین پر عبارت ابھری، دس سال بعد، اب جیک ہارڈی ایک باکسنگ مینجر ہے اور مشکلات میں

گرفتار ہے۔ اس نے شادی کر لی ہے۔ اس کی بیوی بے حد محبت کرنے والی اور وفادار ہے۔ اب میافیرو کے روپ میں مردوں کو ایک اور دلچسپی میسر آگئی۔ شوہر دیوالیہ ہو چکا تھا اور وفادار بیوی شوہر کے ساتھ تھی۔ "خدا پر یقین رکھو" مسز ہارڈی نے کہا "کوئی نہ کوئی صورت نکل آئے گی۔ تم ہمیشہ ایک اچھے اور مہربان انسان رہے ہو۔ تم ناکام نہیں ہو سکتے۔"

"مجھے صرف ایک ایسا باکسر چاہئے، جو سائیکلون رابرٹ سے لڑ سکے۔" جیک ہارڈی نے مایوسانہ انداز میں کہا۔

اس کے بعد جو منظر سامنے آیا، اس نے تمام بچوں عورتوں اور ہر بار میں موجود شرابیوں کی آنکھیں بھگو دیں۔ جیک ہارڈی خستہ حال، سڈنی کی سڑکوں پر جوتے چٹخا رہا ہے۔ پھر اسے ایک سرکس نظر آتا ہے۔ سرکس میں وہ ایک پوسٹر دیکھتا ہے "بلی بیکر، سابق برطانوی مڈل ویٹ چیمپئن اور اس کا چیمپئن باکسنگ کنگارو مٹلڈا" جیک ہارڈی کو نوجوانی کے ایام والا کنگارو یاد آگیا، اور وہ کنگارو کو دیکھنے کے لئے اندر چلا گیا۔

اگلے منظر میں کنگارو اور جیک ہارڈی آمنے سامنے کھڑے تھے۔ اچانک کنگارو، جیک سے لپٹ کر اس کے چہرے پر بوسوں کی بارش کر دیتا ہے۔

"اے، یہ تمہیں جانتا ہے؟" بلی بیکر نے حیرت سے کہا۔

"ہاں۔ میں نے ایک بار صحرا میں اس کی جان بچائی تھی۔ اب تو یہ بڑا ہو گیا ہے لیکن مجھے نہیں بھولا حالانکہ میں اسے نہیں پہچان سکتا تھا۔ ممکن ہے، یہ سائیکلون رابرٹ سے مقابلہ کر کے میرے احسان کا بدلہ چکا دے۔ میں ان دنوں تباہی کے دہانے پر کھڑا ہوا ہوں۔"

"یہ احسان فراموش نہیں ہے جناب، آپ کی خاطر جان بھی دے سکتا ہے۔" بلی بیکر نے کہا۔

اس کے بعد پھر ایک کمرشل دکھایا گیا۔ اس بار ماڈل بیس بال کا کھلاڑی تھا۔ ہر گھر کی ننھے بچے بچیاں اپنے ڈیڈی سے پوچھ رہی تھیں "ڈیڈی! آپ بھی ایجکس پہنتے ہیں نا۔ پہنا کیجئے۔"

کہانی پھر شروع ہوئی۔ ایک پوسٹر دکھایا گیا‘ جس میں سائیکلون رابرٹ اور مٹلڈا کے مقابلے کا اعلان کیا گیا تھا۔ دس راؤنڈ کا مقابلہ۔ ٹی وی سیٹس کے سامنے موجود تمام مرد سنبھل کر بیٹھ گئے۔ اب ان کی پسندیدہ تفریح شروع ہونے والی تھی۔ رِنگ دکھایا گیا۔ رِنگ کے گرد پریس کے لوگ بھی تھے اور بے حساب تماشائی بھی۔ ٹی وی دیکھنے والے مشہور شخصیتوں کو پہچان رہے تھے۔ ان میں اسپورٹس رائٹر ڈیوک بھی تھا۔ سب جانتے تھے کہ اب یہ پروگرام براہ راست ٹیلی کاسٹ ہو رہا ہے اور اب اس میں کوئی اداکار نہیں ہے۔ سب حقیقی دنیا کے جیتے جاگتے لوگ ہیں۔ پھر ریفری‘ جج اور ٹائم کیپر دکھائی دئے۔ بڑے گہما گہمی تھی وہاں۔ اس کے بعد سائیکلون رابرٹ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نمودار ہوا اور رِنگ کی طرف بڑھا۔ ایک طرف مشہور فلمی ستاروں کا گروپ بیٹھا نظر آیا۔

پھر اسکرین پر مٹلڈا نظر آیا۔ ناظرین کی چیخیں نکل گئیں۔ مٹلڈا ان کے لئے نیا نہیں تھا۔ وہ اخبارات میں اس کے متعلق سب کچھ پڑھ چکے تھے اور اس کی تصویریں بھی دیکھ چکے تھے۔ انہیں حیرت اس بات پر تھی کہ مٹلڈا رسیوں سے چھلانگ لگا کر رِنگ میں داخل نہیں ہوا‘ جو اس کا مخصوص انداز تھا‘ بلکہ اس کے تینوں ساتھیوں نے اس کی مدد کی۔ انہوں نے مٹلڈا کو اس کے کارنر میں اسٹول پر بٹھا دیا۔ تب انہیں اندازہ ہوا کہ مٹلڈا نیکر پہنے ہوئے تھا۔ ٹی وی کے چھوٹے اسکرین کے باوجود مٹلڈا کے چہرے کا تاثر بے حد واضح تھا۔ وہ بہت برہم نظر آ رہا تھا۔

مٹلڈا بڑی مشکل سے رِنگ کے وسط میں پہنچا‘ جہاں ریفری نے دونوں باکسروں کو آخری ہدایات دیں۔ اس دوران میں مٹلڈا کا کلوز اپ دکھایا گیا۔ وہ بہت پریشان نظر آ رہا تھا اور دانت نکوس رہا تھا۔ اس کے معاون اسے چمکار کر‘ سہلا کر بہلانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ٹی وی کے ناظرین نے بھی یہ بات محسوس کر لی تھی کہ مٹلڈا کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔ ہر شخص منتظمین کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ خواتین کے خیال میں یہ ظلم تھا۔ ہر شخص سوچ رہا تھا کہ مٹلڈا اس عالم میں لڑ نہیں سکے گا۔ اس وقت کسی کو سین کونری اور میا فیرو یاد نہیں رہے تھے۔ ان کے جذبات کا مرکز صرف اور صرف مٹلڈا تھا۔

پھر گھنٹی بجی اور مٹلڈا ایک جھٹکے سے اسٹول سے اٹھا۔ اٹھتے وقت نہ جانے کیسے

اس کا نیکر اسٹول کے ساتھ اٹکا رہ گیا۔ مٹلڈا کے چہرے پر طمانیت کا تاثر ابھر آیا۔ اس نے معمول کے مطابق چھلانگ لگائی اور رِنگ کے وسط میں جا پہنچا۔ ناظرین نے بھی سکون کا سانس لیا۔

سائیکلون رابرٹ اپنے نام کی طرح تند اور تیز رفتار باکسر تھا۔ اس نے مٹلڈا پر پے در پے وار کئے۔ مٹلڈا بہترین دفاع کا مظاہرہ کرتا رہا۔ وہ جھکائیاں دیتا اور پینترے بدلتا رہا۔ ابتدائی دو منٹ میں باکسنگ کا اتنا اعلیٰ مظاہرہ دیکھنے میں آیا کہ اسٹوڈیو تالیوں سے گونج اٹھا۔ جو لوگ ٹی وی سیٹس کے سامنے بیٹھے تھے وہ بے ساختہ تالیاں بجا رہے تھے۔

پھر ایک ڈراما اور ہوا۔ ایک پستہ قامت گول مٹول‘ ادھیڑ عمر آدمی رِنگ سائیڈ میں نمودار ہوا۔ وہ کاغذات لہراتے ہوئے چیخ رہا تھا۔ لیکن ٹی وی سیٹس پر اس کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ اس کا انداز جارحانہ تھا اور وہ مسلسل چیخ رہا تھا۔ پھر اچانک کسی حساس مائیکروفون نے اس کی آواز کو پکڑ لیا۔ وہ چیخ رہا تھا۔ ”روکو.......... روکو........... مقابلہ روکو۔ اسے ایجکس نیکر پہننا ہوگا۔ یہ بات معاہدے میں شامل ہے۔“

برٹن نے منظر کو تقسیم کر دیا۔ اب ٹی وی اسکرین پر ایک طرف مٹلڈا شاندار باکسنگ کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ دوسری طرف وہ شخص اچھل کود اور واویلا کر رہا تھا۔ اب وہ مٹلڈا کے معاونین میں سے ایک کی آنکھوں کے سامنے ایک کاغذ لہرا رہا تھا۔ جواب میں پیٹرک اس سے کچھ کہہ رہا تھا۔ اس موقعے پر برٹن نے ایک اور سوئچ دبایا اور اسکرین سے وہ منظر غائب ہو گیا۔ اب صرف مٹلڈا رہ گیا تھا۔ سائیکلون رابرٹ سانس درست کرنے کے لئے رکا۔ ایک لمحے کے لئے اس کی توجہ مٹلڈا کے کارنر کی طرف مبذول ہوئی‘ جہاں وہ ڈراما اب بھی جاری تھا۔ مٹلڈا نے جو نیکر پہننے کے ناخوش گوار تجربے کی وجہ سے قدرے برافروختہ تھا‘ اتنی تیزی سے سائیکلون کے جبڑے کو زیپ کیا کہ وہ ڈیک پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ اس بری طرح گرا تھا کہ ریفری نے گنتی کی زحمت بھی نہیں کی۔

ناظرین کی جذباتی کیفیت بے حد عجیب تھی۔ سب ایک دوسرے سے لپٹ کر رو رہے تھے۔ مردوں تک کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

اب مسئلہ تھا اختتام کا۔ برٹن نے دو اختتامی سیکونس فلم بند کئے تھے۔ ان میں سے

ایک مسٹر اور مسز جیک ہارڈی کے گھر جشن فتح کا تھا۔ اس میں مرکزی اہمیت مٹلڈا کو حاصل تھی۔ اسے مختلف زاویوں سے دکھایا گیا تھا۔ وہ میٹھی چیزوں پر ٹوٹا پڑ رہا تھا۔ آئس کریم کے کئی کپ وہ کھا چکا تھا۔ اس پارٹی میں ہالی ووڈ کے بڑے بڑے اداکار شریک تھے۔ آخری منظر میں سین کونری اور میافیرو کے درمیان مٹلڈا موجود تھا اور اپنی بے پناہ محبت کا عملی اظہار کر رہا تھا۔ اس رات ٹی وی کے ڈیڑھ کروڑ ناظرین سونے کے لئے لیٹے تو بے حد مطمئن اور خوش تھے۔ انہوں نے ایجکس نیکر کی افادیت کو بھی دل سے تسلیم کر لیا تھا۔

مٹلڈا کی شکست کی صورت میں دوسرا اختتام دکھایا جاتا۔ اس میں جیک ہارڈی کو سرکس میں مسخرے پن کے ایکٹ میں کام مل گیا تھا۔ آخری منظر میں سرکس کی گاڑیوں کا لانگ شاٹ تھا اور پس منظر میں سورج غروب ہو رہا تھا۔ برٹن کو افسوس تھا کہ وہ منظر دکھایا نہ جا سکا۔ وہ بہت خوبصورت منظر تھا۔

اصل جشن فتح کچھ دیر بعد ہوٹل ایمبیسیڈر کے پمپ روم میں منایا گیا۔ ڈیوک' برڈی' سلیمان' بیکر اور پیٹرک وہاں موجود تھے۔ برڈی حسب معمول خاموش تھی اور محبت آمیز نظروں سے ڈیوک کو دیکھے جا رہی تھی۔ البتہ پیٹرک کچھ فکرمند تھا۔ وہ برڈی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسے یاد نہیں آ رہا تھا کہ اس نے برڈی کو کہاں دیکھا ہے۔ اس کی پریشانی کا اصل سبب یہ تھا کہ ڈیوک اور برڈی' دونوں کے انداز سے یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہیں۔ ڈیوک کو اس بات کا اندازہ نہیں ہوا کہ پیٹرک پریشان ہے۔ وہ سلیمان سے پوچھ رہا تھا "تم چالاک آدمی ہو۔ مجھے بتاؤ' تم نے یہ سب کچھ کیسے کیا؟"

"ویسے ہی جیسے ایجکس نیکر سے پیچھا چھڑایا۔" سلیمان نے ہنستے ہوئے کہا۔ "میں نے اسٹول پر چیونگ گم لگا دیا تھا۔ مٹلڈا اٹھا تو وہ کھنچا' پھر اس نے عادت کے مطابق چھلانگ لگائی تو نیکر میں سے صاف نکل گیا۔ نیکر قدرے ڈھیلا بھی تھا۔"

"اور میں بتا دوں۔" بیکر نے سنجیدگی سے کہا "اگر مٹلڈا وہ نامعقول نیکر پہنے رہتا تو اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو جاتا۔"

"میں اب بھی کچھ نہیں سمجھا۔ رِنگ سائڈ کے پاس وہ گول مٹول آدمی کاغذ ہلا ہلا

کر کیا شور مچا رہا تھا؟"

"وہ ہمارا اسپانسر تھا۔" پیٹرک نے منہ بنا کر کہا۔

"درحقیقت ہم نے ہوشیاری معاہدے میں کی تھی۔" سلیمان نے وضاحت کی "اور اس نے معاہدہ ٹھیک طرح سے نہیں پڑھا تھا۔ معاہدے میں لکھا تھا کہ مٹلڈا رِنگ میں آتے وقت نیکر پہنے گا۔ ہم نے شرط پوری کر دی۔ مٹلڈا رِنگ میں آیا تو ساری دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ نیکر پہنے ہوئے ہے۔ معاہدے میں یہ نہیں تھا کہ مٹلڈا فائٹ کے دوران نیکر پہنے رہے گا۔" سلیمان نے ایک لمحہ توقف کے بعد کہا "مسٹر ڈیوک' ایک اچھے کاروباری کو معاہدہ غور سے پڑھنا چاہئے۔ ٹھیک ہے نا؟" درحقیقت یہ جملہ اس نے خیال میں حنا سے کہا تھا' جو اس کے تصور میں چلی آئی تھی اور اسے ملامت آمیز نظروں سے گھور رہی تھی۔ سلیمان نے برڈی کو اور ڈیوک کو دیکھا۔ ان دونوں کی محبت نے حنا کی جدائی کے احساس کو سوا کر دیا۔

ڈیوک نے زوردار قہقہہ لگایا۔ "واہ بھئی' کل کیا زوردار خبر لگے گی۔"

برڈی نے ڈیوک کا ہاتھ تھام لیا اور مسکرانے لگی۔ اسے علم نہیں تھا کہ ڈیوک کس بات پر ہنس رہا ہے۔ بس اتنا کافی تھا کہ وہ خوش ہے اور وہ اس کی خوشی میں خوش تھی۔ اور خود سلیمان' ڈیوک سے لیوڈیکرٹی والے مقابلے کے سلسلے میں بات کرنے کے لئے مرا جا رہا تھا لیکن اسے یہ بھی یاد تھا کہ ڈیوک نے رازداری کا وعدہ لیا ہے۔ پھر اس سے رہا نہ گیا "مسٹر ڈیوک' وہ آپ کو یاد ہے نا' وہ بات۔" اس نے ڈیوک کو آنکھ مارتے ہوئے کہا "وہ دس لاکھ ڈالر والی بات۔"

ڈیوک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا "لیکن اب بھی رازداری سے کام لینا ہوگا۔ یہ بات پہلے بتا دوں کہ تم لوگوں کے لئے وہ ایک جوا ہوگا' جس میں تم ہار بھی سکتے ہو۔"

"دس لاکھ کا جوا کھیلنے سے کون انکار کرے گا۔" سلیمان نے کہا۔

"جیتنے کے امکانات کتنے ہیں؟" پیٹرک نے پوچھا۔

"یہ اندازہ تو تمہیں لگانا ہوگا۔" ڈیوک نے جواب دیا۔ "روزنامہ مرکری' لیوڈیکرٹی

اور مٹلڈا کی فائٹ پروموٹ کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ ٹائٹل فائٹ جیریکو اسٹیڈیم میں ہوگی اور اس کی آمدنی غریب بچوں کے مفت خوراک فنڈ میں دی جائے گی۔ تم جانتے ہو کہ ہماری اشاعت کتنی ہے اور تمہیں اس سے کتنا فائدہ پہنچے گا۔ ہمیں کم از کم تیس لاکھ ڈالر آمدنی کی توقع ہے۔"

صرف سلیمان اور بیکر ہی نہیں، پیٹرک بھی دنگ رہ گیا۔ "اوہ..........." اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا "لیکن تم لیو کو رضامند کیسے کرو گے؟"

"جیسا میں کہوں، ویسا کرتے رہو۔ پھر خود دیکھ لینا۔"

"ایسا ہی ہوگا مسٹر ڈیوک۔" سلیمان نے بے حد خوش ہو کر کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ تیس لاکھ کا ساٹھ فیصد نہ سہی، پچاس فیصد تو ملے گا ہی۔ پھر اسے خیال آیا کہ ڈیوک نے کچھ اور بھی تو کہا تھا۔ "لیکن مسٹر ڈیوک، جوا کونسا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"تم لوگوں کو اس فائٹ میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ تم اپنے حصے کی رقم مفت خوراک فنڈ میں دے دو گے۔"

اس بار تینوں سناٹے میں آگئے۔ سلیمان نے خود کو سنبھالا۔ "لیکن آپ نے کہا تھا کہ ہمیں دس لاکھ ڈالر ملیں گے۔"

"یقیناً ملیں گے۔ ممکن ہے زیادہ ملیں۔ شرط یہ ہے کہ مٹلڈا، لیو کو ناک آؤٹ کر دے۔ یہی تو جوا ہے۔ اس کے بعد تمہارے عیش ہیں۔ میرے حساب سے پانچ لاکھ تو تم نمائشی مقابلوں کے ذریعے کمالو گے۔ ٹائٹل کا پہلی بار دفاع کرنے کے بھی کم از کم دس لاکھ ڈالر ملیں گے تمہیں۔"

سناٹا اور گہرا ہوگیا۔ ڈیوک کو توقع نہیں تھی کہ اس کی تجویز پر ان کا ردعمل اتنا شدید ہوگا۔ وہ خاموش تھے اور بار بار ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

"تمہارا مطلب ہے، ہم بلاوجہ لڑیں۔" پیٹرک نے کہا۔ وہ ایک تجربہ کار مینیجر تھا اور اس کے لئے وہ تجویز ناقابل یقین تھی۔

"ہاں۔ میں یہی کہہ رہا ہوں۔ اس دوران تم پریکٹس اور نمائشی مقابلوں پر گزارہ کرو۔" ڈیوک نے کہا۔ "تم سمجھ نہیں رہے ہو۔ لیو ڈیکرٹی کو مٹلڈا کے مقابلے میں لانے

کی یہی ایک صورت ہے۔ جب ہم اعلان کریں گے کہ تم نے اپنے حصے کی رقم مفت خوراک فنڈ میں دینے کا اعلان کیا ہے تو انہیں فائٹ قبول کرنا ہوگی، ورنہ وہ کبھی نہیں لڑ سکیں گے۔ ہر ریاست ان پر پابندی لگا دے گی۔ لوگ انہیں کھا جائیں گے۔"

پیٹرک چند لمحے سوچتا رہا، پھر اس نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے سر کو اثباتی جنبش دی "دوستو........... ڈیوک کا کہنا درست ہے۔ مٹلڈا جب تک لیو سے پندرہ راؤنڈ کی باضابطہ ٹائٹل فائٹ نہیں لڑتا اسے عالمی چیمپئن تسلیم نہیں کیا جا سکتا، خواہ وہ کسی کو بھی شکست دے دے۔ مجھے ڈیوک کی تجویز قبول ہے۔"

اس کے دونوں ساتھی اسے تعجب سے دیکھتے رہے۔ "میرا پب" آخرکار بیکر نے کراہتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت بھی تین پب خرید سکتے ہو۔" پیٹرک نے اسے یاد دلایا۔ "اور اگر مٹلڈا نے لیو کو شکست دے دی تو تم کارخانہ بھی خرید سکتے ہو۔ ہمیں ڈیوک کی بات ماننا ہوگی۔"

"ٹھیک ہے، اگر تم دونوں راضی ہو تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔" سلیمان نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ اگر مٹلڈا ایک بار لیو کو شکست دے سکتا ہے تو دوسری بار بھی یقیناً دے گا۔" بیکر بولا۔

ڈیوک مطمئن ہوگیا۔ اس نے پنکی، اور لیو کے فرار کا آخری راستہ بھی بند کر دیا تھا۔

"اور فائٹ کا لائسنس کیسے ملے گا مسٹر ڈیوک؟" سلیمان نے پوچھا۔ "مجھے تو نیویارک میں بھی یہ کام ہوتا نظر نہیں آتا۔"

"یہ نیویارک ہے دوست، شکاگو نہیں ہے۔" ڈیوک نے جواب دیا۔

"میرے خیال میں یہ شکاگو سے بدتر ہے۔" پیٹرک نے رائے زنی کی۔ "کرنل ولیم تو سلیمان اور بیکر کے لائسنس کی وجہ سے ہم پر پہلے ہی ادھار کھائے بیٹھا ہے۔"

"وہی ترپ کا پتا یہاں بھی کام آئے گا۔" ڈیوک نے ہنستے ہوئے کہا "عطیے والا پتا۔"

لوگ خود مطالبہ کریں گے کہ مقابلے کی اجازت دی جائے۔ عوامی مطالبے کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔" پھر اس نے گھڑی پر نظر ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ "اچھا دوستو' پارٹی کا شکریہ۔ ہم یہیں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ضرورت پڑے تو مجھ سے مل سکتے ہو۔"

ڈیوک اور برڈی کے جانے کے بعد دیر تک خاموشی رہی۔ سوگوار سی خاموشی۔ پھر بیکر نے پیٹرک سے کہا "صورت حال اتنی خراب تو نہیں ہے۔ تمہیں کیا ہوا ہے؟"

"صورت حال خراب نہیں' خراب تر ہے۔" پیٹرک نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے' ہمیں ڈیوک کی بات نہیں ماننی چاہئے تھی؟" سلیمان کے لہجے میں تشویش تھی۔ "لیکن تجویز منظور تو تم نے ہی کی تھی۔"

"یہ بات نہیں ہے۔" پیٹرک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "کبھی کبھی اتنا بڑا جوا کھیلنا ہی پڑتا ہے۔ میں اس سلسلے میں پریشان نہیں ہوں۔ میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ ڈیوک کسی مصیبت میں پھنسنے والا ہے۔ وہ اس لڑکی کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتا۔ میں برڈی کے متعلق کہہ رہا ہوں۔"

"اس میں خرابی کیا ہے؟" سلیمان نے چڑ کر کہا۔ "میرا اور حنا کا بھی یہی حال تھا۔ تم نے شاید کبھی محبت کی ہی نہیں۔" یک لخت وہ اداس ہوگیا۔

"خرابی یہ ہے کہ مجھے پوری طرح یاد نہیں آتا لیکن برڈی کا کسی نہ کسی طرح انکل نونو سے تعلق رہا ہے۔"

☆============☆============☆

موسموں کا پہیہ گھوم رہا تھا۔ اخباری کالموں کے ذریعے لیوڈیکرٹی پر جوابی میچ کا دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ روزنامہ مرکری نے انکشاف کیا کہ مٹلڈا کی انتظامیہ نے اس میچ سے ہونے والی تمام آمدنی غریب بچوں کے مفت خوراک فنڈ میں دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ والٹر نے بھی اس فنڈ کی امداد کے طور پر فائٹ کے لئے جیریکو اسٹیڈیم بلامعاوضہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ لیوڈیکرٹی کو چیمپئن ہونے کی حیثیت سے آمدنی کا ساٹھ فیصد ادا کیا جائے گا۔ یوں پنکی کی جان عذاب میں آگئی۔ وہ انکار کر سکتا تھا نہ اقرار۔

پھر نیویارک کے اخباروں میں ہر روز مراسلے چھپنے لگے' اداریئے لکھے جانے لگے۔

ادھر مٹلڈا کی حمایت میں ہپیوں نے جلوس نکالنے شروع کر دیئے۔ کرنل ولیم کے دفتر کے سامنے پُرامن مظاہرہ ہوا۔ شرکاء کے ہاتھوں میں کچھ اس قسم کے پلے کارڈ تھے۔ "لیوڈیکرٹی بزدل ہے۔ مٹلڈا کو کانگریس میں بھیجو۔ مٹلڈا سے محبت' ڈیکرٹی سے نفرت' یہی ہے انسانیت۔ کنگارو ہی اس زمین کے وارث ہیں۔ یہ سسٹم مٹلڈا کے خلاف ہے اس سسٹم کو تباہ کر دو" وغیرہ وغیرہ۔ نیویارک سے تعلق رکھنے والے ایک رکن کانگریس نے مٹلڈا کے سلسلے میں کانگریس میں آواز بلند کی اور کہا کہ آئین جانوروں کے ساتھ انصاف نہیں کر پا رہا ہے۔ اس پبلسٹی کی وجہ سے مٹلڈا کی روزانہ نمائشی پریکٹس کے تماشائیوں کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔ پریکٹس ڈین جمنازیم میں ہوتی تھی اور اب پروفیسر خود ان کی سرپرستی کر رہا تھا۔

مٹلڈا کی رہائش کا بندوبست ریانز اصطبل میں کیا گیا تھا۔ کئی اسٹال توڑ کر اس کے لئے ایک لگژری سوئٹ بنا دیا گیا تھا۔ وہاں چوبیس گھنٹے پہرا رہتا تھا۔ حفاظتی انتظامات بے حد سخت تھے۔ پھر امریکا کے سب سے زیادہ بااثر اخبار "دی بالٹی مورسن" میں اداریہ چھپا' جس میں لیوڈیکرٹی سے کہا گیا تھا کہ وہ یا تو مٹلڈا سے لڑے یا ٹائٹل سے دست بردار ہو جائے۔ ڈیوک خوش تھا کہ وقت بہت قریب آگیا ہے۔ ڈیوک 'سن کا وہ شمارہ لے کر کلے کے دفتر چلا آیا۔ "یہ پڑھا تم نے؟" اس نے کلے کو اداریہ دکھایا۔ "اس کا مطلب ہے' کامیابی کا وقت قریب آگیا ہے۔"

کلے نے اداریہ پڑھا اور بولا۔ "یہ "اگر" کا کھیل ہے۔ اگر کرنل ولیم نے لائسنس دے دیا تو۔"

"چلو امید کی ایک کرن سہی' لیکن ہر کرن کے پیچھے ایک سورج ضرور ہوتا ہے۔" ڈیوک نے کہا۔ "چل رہے ہو میرے ساتھ؟"

"ہاں' چل رہا ہوں۔ لیکن کرنل ولیم سے ایک ملاقات مجھے ایک ماہ تک ڈپریشن میں مبتلا رکھتی ہے۔"

☆----------☆----------☆

"ناممکن۔" کرنل ولیم نے کہا۔ "میں تم لوگوں کے جذبے کی قدر کرتا ہوں۔ کاش

میں تمہارے کسی کام آسکتا۔ لیکن اس سلسلے میں میرا جواب صرف نہیں ہو گا۔"

"معقول بات ہے۔" ڈیوک نے سرہلاتے ہوئے کہا۔ "تم ہمیں وجوہ بتاؤ گے۔ وہ معقول ہوئیں تو ہم اصرار ہرگز نہیں کریں گے۔"

کرنل بری طرح چونکا۔ "ایں.......... وجوہ؟ کیا مطلب؟"

"تاکہ میں مرکری کے پچیس لاکھ قارئین کے سامنے اس فائٹ کے سلسلے میں تمہارا نکتہ نظر پیش کرسکوں۔ میرے قارئین مفت خوراک فنڈ کے معاملے میں بہت حساس ہیں۔ مرکری کبھی یک طرفہ بات نہیں کرتا۔ ہم اپنا نکتہ نظر تو چھاپتے ہیں لیکن اختلاف کرنے والوں کا مؤقف بھی اہم ہوتا ہے۔ پھر قارئین خود ہی دودھ کا دودھ پانی کا پانی کرلیتے ہیں۔"

"وجوہ.......... وجوہ" کرنل بڑبڑایا۔ پھر چونک کر بولا۔ "ہاں' باکسنگ کے قوانین و ضوابط۔"

"میں بھی جانتا ہوں کہ ریاست نیویارک میں باکسنگ کے قوانین و ضوابط کیا ہیں۔" ڈیوک نے زور دے کر کہا۔ "بلکہ وہ اس وقت بھی میرے پاس موجود ہیں۔" اس نے بریف کیس کھول کر ایک کتابچہ نکالا۔ "اس میں کوئی ایسی شق نہیں ہے' جس کی رو سے ایک انسان اور کنگارو کے درمیان پندرہ راؤنڈ کی ٹائٹل فائٹ غیرقانونی ہو۔"

"درست ہے' ایسی احمقانہ بات لکھی بھی نہیں جاسکتی۔ یہ خیال کسی کو آبھی نہیں سکتا۔"

"ہمیں آیا ہے۔" ڈیوک نے سینہ ٹھونک کر کہا۔ "بات صرف اتنی ہے کہ قانون انسان اور کنگارو کے درمیان مقابلے کو منع نہیں کرتا اور پھر وہ کنگارو' جو عالمی چیمپئن کو ایک بار ناک آؤٹ کرچکا ہو۔"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن قانون بنانے والے کے ذہن میں یہ تو نہیں تھا کہ انسان جانوروں سے لڑیں گے۔" کرنل نے مدافعانہ انداز میں کہا۔

"وہ اگر زندہ ہوتا تو یہ دیکھ کر بہت خوش ہوتا کہ جانور بھی اس کے بنائے ہوئے ضابطوں کے مطابق لڑسکتے ہیں۔ اس نے ضابطے بنائے تھے اور جو بھی مخلوق لڑتے وقت

ان ضابطوں کا احترام کرے وہ باکسر ہے اور باکسنگ کی اہل ہے۔" ڈیوک نے دلیل دی۔

"دیکھو بھائی' خوامخواہ بحث نہ کرو۔" کرنل نے التجا کی۔ "تم جانتے ہو کہ قانون کیا ہے اور اس کے نفاذ کا کیا طریق کار ہے۔ اب میں اسے تبدیل تو نہیں کرسکتا۔"

"تمہیں معلوم ہے کرنل کہ یہ قانون کب پاس ہوا تھا؟" کلے نے پوچھا۔

"اررر.......... میرا خیال ہے' بہت پہلے کی بات ہے۔" کرنل گڑبڑا گیا۔

"ہاں' ستمبر1920ء کی اور یہ کون سا سال ہے؟"

"1970ء۔" کرنل نے زچ ہو کر کہا۔

"گویا یہ قانون پچاس سال پرانا ہے اور جدید دور کے تقاضے پورے نہیں کرسکتا۔ تمہیں معلوم ہے' گزشتہ نصف صدی میں سپریم کورٹ نے آئین میں کتنی ترامیم کی ہیں؟"

"ارر.......... نہیں' مجھے علم نہیں۔" کرنل اور گڑبڑا گیا۔ اسے احساس تھا کہ یہ لوگ ہر طرف سے اسے گھیر رہے ہیں۔

ڈیوک نے بریف کیس کھول کر ایک فہرست نکالی' جس میں سپریم کورٹ کے ان فیصلوں کا حوالہ تھا' جو آئین سے متصادم تھے۔ کرنل نے اس پر ایک نظر ڈالی اور میز پر رکھ دیا۔

"اب ہم مقابلے کی اہلیت والے ضابطوں پر گفتگو کریں گے۔" ڈیوک نے ایک اور کاغذ نکالا اور اس پر نظر ڈالی۔ "باکسر کی عمر اکیس سال ہونی چاہئے۔ وہ معاشرے میں ناپسندیدہ نہ ہو۔ وہ سزایافتہ مجرم نہ ہو۔ اس کے ناپسندیدہ لوگوں سے مراسم نہ ہوں۔ وہ.........."

"ایک منٹ دوست۔" کرنل نے میز پر گھونسا مارتے ہوئے کہا۔ "ہاں اکیس سال سے کم عمر باکسر کو پندرہ راؤنڈ کے مقابلے کی اجازت نہیں ہے۔ جب کہ تمہارے کنگارو کی عمر آٹھ سال ہے۔ میں کسی آٹھ برس کے باکسر کو مقابلے کا لائسنس نہیں دے سکتا۔"

ڈیوک نے پھر بریف کیس کھولا اور کرنل تشویش میں مبتلا ہوگیا۔ وہ اندر ہی اندر لرز رہا تھا کہ خدا جانے اس بار تھیلے سے کیا برآمد ہو گا۔ "میرے پاس رونکس زولوجیکل

گارڈن کے پروفیسر جونز کا حلفیہ بیان موجود ہے۔" ڈیوک نے کہا۔ "موصوف جانوروں کے سرجن بھی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے انسانوں اور جانوروں کی عمر کے موازنے کے سلسلے میں تحقیقی کام کیا ہے۔ اس سلسلے میں عمر معیار کا کام دیتی ہے۔ انسان کی اوسط عمر ستر سال ہے۔ پروفیسر جونز کے بیان کے مطابق اگر کوئی بلی تیرہ سال تک زندہ رہتی ہے تو وہ انسانی اعتبار سے نوے سال کی ہے۔ کتے کی عمر کا ایک سال' انسان کے سات سال کے مساوی ہوتا ہے۔ کنگارو اور انسان کی عمروں کے درمیان ایک اور چار کی نسبت ہے۔ اس اعتبار سے مٹلڈا کی عمر بتیس سال ہوئی۔ یہ عمر ایک ایسے باکسر کے لئے کچھ بھی نہیں' جس نے ساری عمر اپنی صحت کا خیال رکھا ہو' زندگی میں کبھی شراب اور سگریٹ کو ہاتھ نہ لگایا ہو۔" پھر اس نے وہ کاغذ کلے کی طرف بڑھایا۔ "لو کلے' یہ تم رکھو۔ کہانی لکھواتے وقت اس سے مدد لے لینا۔"

کرنل بری طرح بوکھلا گیا۔ "اے.......... ایک منٹ.......... دیکھو کچھ لکھنے سے پہلے.........." وہ بری طرح ہکلانے لگا۔ "کیا تم مجھے تباہ کر دینا چاہتے ہو؟ فلاڈلفیا اور شکاگو کے کمیشن فائٹ کا لائسنس دینے سے انکار کر چکے ہیں۔ اب اگر میں لائسنس دیتا ہوں تو میں مارا گیا۔ گورنر تو میرا کباڑا کر دے گا۔"

"فلاڈلفیا اور شکاگو والے اب بھی تاریک دور میں جی رہے ہیں۔" ڈیوک نے کہا۔ "کرنل یاد رکھو' یہ 1970ء ہے۔ کم از کم ایک کروڑ افراد نے ٹی وی کے ذریعے مٹلڈا کو سائیکلون رابرٹ کو ناک آؤٹ کرتے دیکھا ہے۔ وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ مٹلڈا' لیوڈیکرٹی کا کیا حشر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس فائٹ کے ذریعے بیس لاکھ ڈالر غریب بچوں کے مفت خوراک فنڈ میں پہنچیں گے۔"

کرنل کو لائسنسنگ کمشنر کا عہدہ بہت عزیز تھا۔ اس عہدے کی وجہ سے اس کا نام اخبارات کی زینت بنا رہتا تھا۔ "تم مجھے ملازمت سے نکلوانا چاہتے ہو؟" اس نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو؟ مرکری کی پشت پناہی کے بعد گورنر اتنی جرات نہیں کر سکتا۔ اس کے برعکس جب میں یہ چھاپوں گا کہ لائسنسنگ کمشنر نے اس فائٹ کی اجازت دینے سے انکار کر دیا' جس کی آمدنی ایک فلاحی کام کے لئے مخصوص کر دی گئی تھی' تو

گورنر تم سے ناخوش ہو گا۔ اس کے بعد گورنر کو ووٹ کون دے گا اور ظاہر ہے' گورنر کا نزلہ تم پر ہی گرے گا۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھو کہ مٹلڈا کے منیجروں کو لائسنس تم نے ہی دیا تھا۔"

"کیا.......... کیا! مجھے نہیں معلوم' میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں۔ میں انہیں جانتا بھی نہیں۔" کرنل بری طرح بوکھلا گیا۔

"ہرگز نہیں۔ گذشتہ سال نو اپریل کو تم نے اپنے دستخط سے سلیمان یوسف اور بلی بیکر کو لائسنس دیا تھا۔" ڈیوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ وہ.......... وہ تو پیٹرک کا آدمی تھا اور پیٹرک کے ساتھ کام کرتا تھا۔ میں نے تو پیٹرک کی ضمانت پر.........."

"اب پیٹرک بھی تو ان دونوں کے ساتھ مٹلڈا کا پارٹنر مالک اور منیجر ہے۔ والٹر نے فلاحی کام کے طور پر یہ فائٹ جیریکو اسٹیڈیم میں منعقد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ سمجھ رہے ہو۔ اس ایک فائٹ کے لئے لائسنس جاری کر کے تم عوامی ہیرو بن جاؤ گے۔ لوگوں کو غریب بچوں کے اس فنڈ سے بہت دلچسپی ہے اور اس فنڈ میں بیس لاکھ ڈالر کا اضافہ متوقع ہے۔ سمجھے کچھ۔"

کرنل کی آنکھوں میں چمک لہرا گئی۔ واقعی' اسے زبردست پبلسٹی مل سکتی تھی۔ ڈیوک کی یہ بات بھی درست تھی کہ یہ 1920ء نہیں بلکہ 1970ء تھا۔ اس سے پہلے بہت سے کمشنر قواعد و ضوابط سے اختلاف کر چکے تھے لیکن کنگارو؟ پھر اسے ایک اور خیال آیا۔ "لیکن دوسرے اخبارات؟ وہ اس طرح تمہارا ساتھ دینے پر میرا حشر خراب کر دیں گے۔"

ڈیوک نے کہا۔ "یہ چیریٹی میچ ہو گا اور تمام اخبارات اسے کور کریں گے۔ ممکن ہے' فائٹ کے بعد وہ تمہارے پیچھے پڑ جائیں لیکن وہ فائٹ کو نظرانداز بہرحال نہیں کر سکتے۔"

کرنل ایک کاغذ پر کچھ حساب کتاب لگاتا رہا۔ ڈیوک اور کلے سمجھ گئے کہ وہ اس پورے معاملے کو ایک اور زاویے سے دیکھ رہا ہے۔ پانچ اخبارات بمقابلہ ایک! ان

اخبارات کی اشاعت اور ریڈر شپ مجموعی طور پر مرکری سے بہت زیادہ تھی۔ اگر وہ سب اس کے پیچھے پڑ گئے تو؟ یہ ایک ایسا جوا تھا جس میں ہارنے کے امکانات بہت زیادہ تھے۔ پھر کرنل کسی نتیجے پر پہنچ گیا۔ "نہیں دوستو۔" اس نے کہا۔ "مجھے تمہارے کام آ کے خوشی ہوتی لیکن یہ کام ناممکن ہے۔ تم شکاگو کی طرح یہاں بھی.........."

"نہیں.......... ہم وہ سب کچھ دہرانا نہیں چاہتے۔" ڈیوک نے سخت لہجے میں اس کی بات کاٹ دی۔ "مٹلڈا ضابطوں کے مطابق ہر اعتبار سے اہل ہے۔ پھر تمہیں کیا اعتراض ہے؟"

لیکن اب کرنل فیصلہ کر چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ آخری فیصلہ اسی کا ہو گا اور اس سلسلے میں کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ بے شک مرکری والے اس کے خلاف لکھیں گے لیکن دوسرے چار اخبارات کی ہمدردیاں اس کے ساتھ ہوں گی۔ "سوری دوستو۔" اس نے نرم لہجے میں کہا۔ "میرا جواب اب بھی منفی ہے۔" وہ ڈیوک اور کلے کے درمیان نگاہوں کا تبادلہ نہ دیکھ سکا۔ اس نے ڈیوک کو کھڑے ہوتے دیکھ کر سکون کا سانس لیا۔

"ٹھیک ہے کرنل، تم صاحب اختیار ہو۔" ڈیوک نے کہا۔

لیکن کلے نہیں اٹھا۔ "مسٹر لائسنسنگ کمشنر.......... میں جانے سے پہلے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم نے نیویارک میں لیوڈیکرٹی کو کتنی بار فائٹ کے لئے لائسنس دیا ہے؟" اس نے کہا۔

"چھ سات بار دیا ہو گا۔ یہ بات تم ریکارڈ میں دیکھ سکتے ہو لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"

کلے ایک کاغذ پر کچھ لکھنے لگا۔ "یونہی.......... اپنی کہانی کے سلسلے میں کچھ حوالوں کی ضرورت تھی مجھے۔"

اب کرنل پر اعتماد تھا، چنانچہ وہ بری طرح بپھر گیا۔ "تمہاری کہانی کا اس سے کیا تعلق ہے؟ کیا تم مجھے اس بات پر پھانسی دے دو گے کہ میں ایک کنگارو کو فائٹ کا لائسنس دینے سے انکار کر رہا ہوں۔ میرے خیال میں تو تم لوگ خود ہی تماشا بن جاؤ گے۔"

"ارے نہیں کرنل، اس کا کنگارو سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ حوالہ تو ضوابط کے ذیل

میں ہو گا۔"

"ضوابط؟ کن ضوابط کی بات کر رہے ہو تم؟"

"ضوابط میں لکھا ہے کہ درخواست گزار باکسر کے تعلقات جرائم پیشہ لوگوں سے نہیں ہونے چاہئیں؟"

"لیوڈیکرٹی کا اس قانون سے کیا تعلق؟" کرنل نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ "وہ اس شرط پر پورا اترتا ہے۔ آج تک کسی ریاست نے اسے لائسنس دینے سے انکار نہیں کیا۔"

"یہ درست ہے لیکن پنکی درحقیقت لیو کا منیجر نہیں۔ وہ صرف لیو کا خیال رکھتا ہے۔ معاہدے کی رو سے لیو، جو نامی ایک شخص کا پابند ہے اور جو درحقیقت مافیا کے مقامی چیف انکل نونو کی نمائندگی کرتا ہے۔ آیا کچھ سمجھ میں؟" کلے بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

کرنل کا جسم اچانک پسینے میں بھیگ گیا۔ "جو جی چاہے چھاپو لیکن تم مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے۔" اس نے چیخ کر کہا۔ "اب تم جا سکتے ہو۔"

واپس آتے ہوئے ڈیوک نے کلے سے پوچھا۔ "کیا اب ہم یہ کہانی شائع کریں گے؟"

کلے کچھ دیر سوچتا رہا، پھر بولا۔ "نہیں ڈیوک۔ اخبارات اس لئے نہیں ہوتے کہ لوگوں کو ہراساں کیا جائے۔ ہمیں تو داد دینی چاہئے کہ وہ ہمارے مقابلے میں ڈٹا رہا۔"

"تو اب ہم کیا کریں گے؟"

"اب اس قصے کو ختم سمجھو۔ میں نے کہا تھا کہ اگر لائسنس مل گیا تو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ لائسنس نہیں ملا تو معاملہ ختم۔"

وہ دفتر پہنچے تو پتا چلا کہ لائسنس کمشنر نے فون پر ان کے لئے پیغام چھوڑا ہے کہ وہ آتے ہی اسے فون کر لیں۔ کلے نے کرنل کو فون کیا۔ "جی ہاں کرنل.......... اچھا، میں سمجھ گیا.......... اچھا، آپ کو بچوں کا خیال آ گیا ہے.......... بہت خوب کرنل۔ ہم کل ہی اس بات کا اعلان کر دیں گے.......... بہت بہت شکریہ کرنل۔"

اس نے ریسیور کریڈل پر رکھا اور ڈیوک کو مسکرا کر دیکھا۔ "مبارک ہو ڈیوک لائسنس مل گیا ہے۔ اب یہ سوچتے رہو کہ انکل نونو نے کرنل کو یہ فیصلہ واپس لینے پر

"کیوں مجبور کیا ہے۔"

ڈیوک کی بھی باچھیں کھل گئیں۔ "میرا خیال ہے' اس کی وجہ صرف تجسس ہو سکتا ہے۔ وہ بھی دیکھنا چاہتا ہو گا کہ اس فائٹ کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔"

☆----------☆----------☆

بیکر نے یہ خبر بہ نفس نفیس مٹلڈا کے بڑے بڑے کانوں میں انڈیلی۔ مٹلڈا اُک اُک کرتا رہا اور اس کی جیبیں ٹٹولتا رہا۔ اسے چاکلیٹ کی تلاش تھی۔ ڈیوک کا فون آیا تو پیٹرک آفس میں نہیں تھا۔ بیکر نے فون ریسیو کیا اور ڈیوک کی بات سنتے ہی سیدھا اصطبل کا رخ کیا تھا وہ خاصا جذباتی ہو رہا تھا۔ "تم نے کام کر دکھایا دوست۔" اس نے مٹلڈا کے کان میں کہا۔ "اب تمہارا مقابلہ عالمی چیمپئن سے ہو گا۔ تمہیں اس کو شکست دینا ہو گی۔ اس کے بعد ساری دنیا میں تمہارا اور میرا نام ہو گا۔ تم بہت لائق شاگرد ثابت ہوئے ہو۔" پھر وہ گھاس پر لیٹ گیا۔ مٹلڈا اس کے قریب ہی نیم دراز ہو گیا۔ "تمہیں معلوم ہے کہ اتنے برس میں کس چیز کو ترستا رہا ہوں۔ دریائے ٹیمز کے بہنے کی مدھم اور سریلی آواز سننے کو' لیکن میں ساری دنیا دیکھنا چاہتا تھا۔ میں نے اسی لئے وطن چھوڑا تھا۔ اس آرزو میں میں اپنے دریا کی مٹی کی سوندھی سوندھی مہک کھو بیٹھا۔ مجھے وطن کی دھند یاد آتی ہے۔ مجھے بہت بعد میں پتا چلا کہ وطن جیسی کوئی اور دھرتی نہیں ہوتی۔ تم سمجھ رہے ہو نا مٹلڈا؟" اس نے مٹلڈا کا کان کھینچتے ہوئے پوچھا۔ مٹلڈا حسب معمول اُک اُک کرنے لگا۔ پھر اس نے بیکر کا رخسار چاٹنا شروع کر دیا۔

"اب میں وطن واپس جاؤں گا تو لکھ پتی ہوں گا۔" بیکر نے مزید کہا۔ "25 سال پہلے جب میں وطن سے نکلا تو کون کہہ سکتا تھا کامران واپس لوٹوں گا۔ میں صرف دو مقابلوں کے لئے نکلا تھا اور اب تک وطن واپس نہیں گیا۔ تمہارا وطن بھی بہت اچھا ہے مٹلڈا.......... لیکن وہ میرا گھر نہیں ہے۔ گھر وہ ہوتا ہے' جہاں آدمی نے اپنا بچپن گزارا ہو۔ وہ اسے کبھی نہیں بھولتا۔ اب میں لکھ پتی ہوں مٹلڈا۔ لیکن تم جانتے ہو' میں نے زندگی میں کبھی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا پسند نہیں کیا۔ میں ساری زندگی کام کرتا رہا ہوں۔ کام ہی آدمی کو جوان رکھتا ہے۔ تمہیں معلوم ہے' میں کیا کروں گا۔ میں اپنے دادا کا پب

خریدوں گا۔ میں اس کا نام بدل کر پنچنگ مٹلڈا رکھوں گا۔ اس کے لئے بورڈ لکھواؤں گا۔ اس بورڈ پر تمہیں دستانے پہنے ہوئے پینٹ کراؤں گا۔ لوگ کھنچے چلے آئیں گے میرے پب کی طرف۔ خاص طور پر اس لئے کہ کاؤنٹر کے پیچھے میں موجود ہوں گا۔ سابق برطانوی مڈل ویٹ چیمپئن بلی بیکر! پھر وہ لوگ تمہیں دیکھنے کے لئے آیا کریں گے۔ میں پب کے عقب میں تمہارا گھر بناؤں گا۔ اس میں ایک طرف کیلے اور دوسری طرف چاکلیٹ بار لگی ہوں گی۔ تمہارا جب جی چاہے کھا سکو گے۔ تمہارے گھر کے دروازے پر لکھا ہو گا۔ "مٹلڈا۔ مڈل ویٹ چیمپئن۔"

کیلے اور چاکلیٹ بار کے تذکرے پر مٹلڈا نے چونک کر سر اٹھایا۔ اس کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک لہرائی لیکن بیکر کے خالی ہاتھ دیکھ کر اس نے پھر بھوسے کے ڈھیر پر سر ٹکا دیا۔

"ممکن ہے' رات کو پب بند کرنے کے بعد یا صبح پب کھولنے سے پہلے ہم دو ایک راؤنڈ لڑا کریں لیکن پیارے' اب میری ٹانگوں میں جان نہیں رہی جب کہ تم ابھی جوان ہو۔ ممکن ہے میں تمہارے لئے کوئی چھوٹا موٹا باکسر رکھ لوں۔ تم اس سے کھیلا کرنا۔" یہ تصور کر کے کہ وہ بڑھاپے کی وجہ سے مٹلڈا کے ساتھ مشق نہ کر سکے گا' بیکر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پھر اسے ایک اور خیال نے چونکا دیا۔ "لیکن لڑکے' تمہیں وہ سب کچھ اچھا نہیں لگے گا۔ وہ زندگی کسی ایسے کنگارو کی شایان شان نہیں ہو گی جو عالمی مڈل ویٹ چیمپئن رہا ہو۔ میں بہت خود غرض آدمی ہوں۔ دوست کو پنجرے میں قید کرنے کا سوچ رہا ہوں۔ ارے' تمہیں تو بربین کے اس جنگل میں ہونا چاہئے' جہاں تم نے بچپن گزارا تھا۔ وہ درخت' وہ جھاڑیاں' وہ سرزمین تمہیں بھی تو یاد آئے گی۔ اب بھی یاد آتی ہو گی۔ تم وہیں رہو گے۔ وہاں تم کنگاروؤں کے بادشاہ ہو گے۔ تمہارے مقابلے پر تمہارا کوئی ہم جنس نہیں ٹھہر سکے گا۔ اسٹریٹ لیفٹ' رائٹ کراس اور زیپ! ہاں مٹلڈا' میری طرح تم بھی اپنا بچپن نہیں بھولے ہو گے۔ آسٹریلیا تمہارا گھر ہے' جیسے انگلینڈ میرا ہے۔ تمہیں بھی تو اپنا گھر چاہئے۔ ٹھیک ہے مٹلڈا' تمہیں الوداع کہتے ہوئے میرا دل ٹوٹ جائے گا لیکن میں کسی کو یہ کہنے کا موقع نہیں دوں گا کہ بلی بیکر خود غرض اور احسان فراموش

آدمی ہے۔ میں تمہارا گھر واپس دلاؤں گا مٹلڈا۔ پھر میں انگلینڈ واپس چلا جاؤں گا لیکن میرے سب کی دیواروں پر تمہاری درجنوں تصویریں آویزاں رہیں گی۔ نہیں مٹلڈا' انکار نہ کرنا' میں فیصلہ کر چکا ہوں۔"

مٹلڈا نے سر اٹھایا اور ایک بار پھر بیکر کے رخسار کو چوم لیا۔ اسے بیکر کی آواز اور اس طرح باتیں کرنا بہت پسند تھا۔ حالانکہ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا۔

☆-----------☆-----------☆

مقابلے کی تاریخ 4 جولائی مقرر ہوئی تھی۔ ڈیوک مقابلے کے انتظامات کے سلسلے میں بہت زیادہ مصروف تھا۔ پریس سیٹوں کے لئے بیرونی ممالک تک سے درخواستیں ملی تھیں۔ صرف آسٹریلیا سے تیس رپورٹر آ رہے تھے۔ آمدنی کو تیس لاکھ ڈالر تک پہنچانے کے لئے ڈیوک کو بہت دماغ سوزی کرنی پڑی' پھر اسے عطیات سیکشن والا آئیڈیا سوجھ گیا۔ پریس سیکشن کی پہلی پانچ قطاریں ان لوگوں کے لئے مخصوص کر دی گئیں جو مفت خوراک فنڈ میں ایک ہزار ڈالر عطیہ دیتے۔ اس کے بعد کی دس قطاریں ڈھائی سو ڈالر فی نشست کی تھیں۔ رنگ سائیڈ کی نشستیں سو ڈالر والی تھیں۔ سب سے کم ریٹ پچیس ڈالر تھے۔ ڈیوک نے مٹلڈا کے ننھے پرستاروں کا خاص خیال رکھا تھا۔ ان کے لئے دس ہزار بنچیں موجود تھیں۔ ریٹ پانچ ڈالر۔

انجمن انسداد بے رحمی حیوانات نے تمام انتظامات کا جائزہ لیا اور انہیں تسلی بخش قرار دیا۔ انہیں جانوروں کے سرجن کو رنگ کے باہر موجود رہنے کی خصوصی اجازت دے دی گئی۔ اس کے علاوہ مٹلڈا کی حفاظت کے سلسلے میں خصوصی انتظامات کئے گئے۔

مخالف اخبارات نے ابتدا میں تو کرنل ولیم کے خلاف نیم دلانہ مہم چلائی کہ اس نے فائٹ کے لئے لائسنس کیوں جاری کیا۔ اس کے نتیجے میں انہیں قارئین کی طرف سے سخت ڈانٹ ڈپٹ بھرے خطوط موصول ہونے لگے۔ چنانچہ انہوں نے بھی مٹلڈا کے متعلق فیچر شائع کرنے شروع کر دئے۔ اس سے ان کی اشاعت میں اضافہ بھی ہوا۔ پھر خبر چھپی کہ لیو ڈیکرٹی زندگی میں پہلی بار تربیت میں جان لڑا رہا ہے۔ یوں سسپنس میں اور اضافہ ہو گیا۔ ہر شخص جاننا چاہتا تھا کہ اس مقابلے کا فاتح کون ہو گا۔ لیو اپنی ٹانگوں کی مضبوطی کے

لئے ہر روز پانچ میل دوڑ لگاتا تھا۔

مٹلڈا کے لئے اسپیرنگ پارٹنروں کی فراہمی ایک مسئلہ بن گئی تھی۔ ہر ہفتے دو تین باکسروں کی ضرورت پڑتی۔ مٹلڈا کو شکاگو کے بعد سے اب تک فائٹ کا موقع نہیں ملا تھا اور وہ ترسا ہوا تھا۔ چنانچہ اسپیرنگ پارٹنر کے مقابل آتے ہی وہ خوشی سے دیوانہ ہو جاتا۔ ہر ورک آؤٹ کے دوران تمام تر احتیاط کے باوجود اس کا ایک نہ ایک پارٹنر ناک آؤٹ ہو جاتا۔ باکسنگ کے ماہرین نے اندازے کی خوف ناک درستی اور بہترین پنچنگ پاور کو اس کے خطرناک ترین ہتھیار قرار دیا تھا۔ دو ہفتوں میں اس کے دو اسپیرنگ پارٹنر اسپتال میں جا پہنچے۔ جیسے جیسے مقابلے کا دن قریب آ رہا تھا' لوگوں کا جوش و خروش بڑھتا جا رہا تھا۔ فائٹ سیل آؤٹ ہو چکی تھی۔

یہ وہ وقت تھا جب انکل نونو نے ڈیوک پر وار کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس سے فائٹ پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ البتہ ڈیوک کی فائٹ کے دوران موجودگی ناممکن ہو جاتی تھی اور اس کے حریف اخبار کو چٹ پٹی سرخیاں لگانے کا موقع مل جاتا۔ البتہ ڈیوک کا یہ اندازہ درست تھا کہ انکل نونو نے صرف تجسس کے زیر اثر کرنل ولیم کو لائسنس جاری کرنے پر مجبور کیا ہے۔ انکل نونو کے اندر کا ایک اسپورٹس مین اور ایتھلیٹ وہ مقابلہ دیکھنا چاہتا تھا۔ دوسری طرف مافیا کا چیف ہونے کی حیثیت سے اسے اس کو سزا بھی دینا تھی' جس نے اسے اس مضحکہ خیز صورت حال سے دوچار کیا تھا۔

یکم جولائی کی صبح جیوڈی اینجل نے اپنے دست راست جونی کو طلب کیا۔ جونی' جیو کے دفتر میں داخل ہوا اور اس نے دس عطیاتی ٹکٹ جیو کی میز پر رکھ دئے۔ "یہ لیجئے باس' پہلی قطار کے ٹکٹ ہیں۔ ان کی قیمت دس ہزار ڈالر ہے۔"

جیو نے دو ٹکٹ جونی کی طرف بڑھا دئے۔ "یہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے لئے ہیں۔" اس نے کہا۔

"شکریہ باس' اور کوئی ہدایت؟"

"ہاں۔ جو' اب کسی کام کا نہیں رہا۔ میرا خیال ہے' وہ دوسروں کے لئے اچھی مثال ثابت ہو گا۔ اسے ٹھکانے لگا دو۔"

"بہت بہتر باس۔" جونی نے کہا۔

"اور ڈیوک کے سلسلے میں تمہارے پاس کاغذات تو مکمل ہیں نا؟"

"جی ہاں باس۔" جونی نے کہا۔

"بس تو اب کام دکھا دو۔" جیو نے کہا۔ "اور ہاں' میں چاہتا ہوں کہ تم ان تینوں سے میری ملاقات کراؤ کیا نام ہیں ان کے' سلیمان' پیٹرک اور بیکر۔"

☆---------☆---------☆

ڈیوک' انکل نونو کی ٹائمنگ کو سراہے بغیر نہ رہ سکا۔ فائٹ کا لائسنس ملنے کے بعد سے اب تک وہ سوچتا رہا تھا کہ آخر انکل نونو وار کب کرے گا۔ وار کرنا انکل نونو کی مجبوری تھی۔ کیوں کہ مسئلہ اس کی انا کا' اس کی ساکھ کا تھا۔ پھر وہ مصروفیات میں ایسا گھرا کہ اسے کچھ یاد ہی نہیں رہا۔

تین جولائی کی شام' ایف بی آئی کے دو کارندے اس کے دفتر میں داخل ہوئے تو وہ تمام انتظامات کا آخری تنقیدی جائزہ لے رہا تھا۔ گویا چار جولائی کے اخبارات کی سرخیوں کے لئے یہ مناسب وقت تھا۔ ان دونوں نے اپنی شناخت کرائی۔ ڈیوک اطمینان کے باوجود اندر ہی اندر لرز کر رہ گیا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ کسی مرحلے پر اس سے کوئی لغزش ہو گئی ہو۔

"مسٹر ڈیوک! مجھے افسوس ہے کہ ہم ایک ناخوشگوار کام کے سلسلے میں حاضر ہوئے ہیں۔" ان میں سے ایک نے کہا۔ "آپ مین ایکٹ نامی وفاقی قانون سے واقف ہیں؟"

"ہاں۔ اس کا کچھ تذکرہ سنا تو ہے۔" ڈیوک نے کہا۔

"اس سے پہلے کہ ہم آپ کو مین ایکٹ کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کریں' میں کچھ حقائق جاننا چاہتا ہوں۔" دوسرے نے کہا۔ "تاہم آپ چاہیں تو جواب دینے سے انکار کر سکتے ہیں۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ پوچھو' کیا پوچھنا چاہتے ہو؟"

پہلے والے نے بریف کیس کھول کر ایک فائل نکالی۔ وہ کاغذات کی ورق گردانی کرتا رہا' پھر بولا۔ "8 ستمبر 1969ء کو آپ نے فلاڈلفیا کے لئے دو فرسٹ کلاس ٹرپ

ٹکٹ خریدے۔ آپ کے ساتھ مس برڈی برائڈ تھیں۔ فلاڈلفیا میں آپ اسٹیٹ ہوٹل میں ٹھہرے۔ آپ نے ڈبل روم لیا۔ وہاں بھی مس برڈی آپ کے ساتھ تھیں۔ ہمارے پاس شہادتیں ہیں کہ انہوں نے رات آپ کے کمرے میں گزاری۔ پھر 5 نومبر کو آپ نے شکاگو کے لئے دو فرسٹ کلاس کے ٹکٹ لئے۔ ایک ٹکٹ مس برڈی کے نام تھا۔ شکاگو میں آپ نے ہوٹل ایمبیسیڈر میں قیام کیا۔ وہ ایک سوئٹ تھا۔ آپ نے وہاں تین دن قیام کیا۔ روم سروس کے ایک ویٹر نے حلفیہ بیان دیا کہ چھ اور سات نومبر کی صبح جب وہ آپ کے لئے ناشتا لے کر گیا تو آپ اور مس برڈی ایک ہی بستر پر تھے۔ اس کے علاوہ کمروں کی صفائی کرنے والی خادمہ نے حلفیہ بیان دیا ہے کہ مس برڈی کے بستر سے پتا چلتا تھا کہ وہ ایک لمحے کے لئے بھی اس پر دراز نہیں ہوئی ہوں گی۔ بدقسمتی سے آپ ایک مشہور آدمی ہیں اور کوئی بھی شخص آپ کو آسانی سے شناخت کر سکتا ہے اور یاد رکھ سکتا ہے۔"

"آپ ان میں سے کسی الزام کی تردید کرنا چاہتے ہیں؟"

"نہیں۔" ڈیوک نے مختصر جواب دیا۔

"آپ نے 8 نومبر کی صبح ہوٹل چھوڑا اور یونائیٹڈ ایئرلائن کی فلائٹ سے نیویارک واپس آئے اور اپنے اپارٹمنٹ میں ٹھہرے۔ مس برڈی آپ کے ساتھ تھیں۔ کیا یہ درست ہے؟"

"اب تک جو کچھ تم نے کہا' سب درست ہے۔" ڈیوک نے کہا۔ "سوال یہ ہے کہ تم لوگوں نے مافیا کے لئے کام کرنا کب سے شروع کر دیا؟"

دونوں کے جسم کچھ کھنچ سے گئے۔ ایک نے برہم ہو کر کہا۔ "مسٹر ڈیوک' ہم صرف ٹیکس دہندگان کے لئے کام کرتے ہیں اور قانون کی بالادستی ہمارا مقصد ہے۔"

"بے کار کی باتیں مت کرو صاحب زادے۔" ڈیوک نے بڑے پیار سے کہا۔ "تم عام حالات میں کسی عام شہری کے متعلق یوں تفتیش کرتے اور شواہد جمع کرتے نہیں پھرتے' جب تک کہ تمہارے پاس کوئی باضابطہ شکایت نہ ہو۔ اس ملک میں روزانہ لاکھوں لڑکیاں ادھر ادھر ہوتی رہتی ہیں لیکن اخبار میں کبھی کسی کی گرفتاری کی خبر نہیں چھپتی۔"

"مسٹر ڈیوک' ایف بی آئی کبھی مجرموں کے کسی ٹولے کی آلہ کار نہیں بنی۔" دوسرے نے سرد لہجے میں کہا۔

"احمقانہ باتیں مت کرو۔ میں جانتا ہوں' میرے سلسلے میں جس نے مخبری کی ہے' دستاویزی ثبوت بھی اسی نے فراہم کئے ہوں گے۔ بس دشواری یہ ہے کہ تم نے کچھ دیر کر دی۔" یہ کہتے ہوئے ڈیوک نے دراز کھول کر ایک لفافہ نکالا۔ "17 اگست 1969ء کی صبح میں نے مس برڈی برائڈ سے شادی کر لی تھی۔" اس نے لفافہ لہراتے ہوئے کہا۔ "تمہیں میاں بیوی کے ساتھ رہنے پر کوئی اعتراض ہے؟"

ایف بی آئی والے بری طرح چکرا گئے۔ "جج.......... جی.........." ان میں سے ایک ہکلایا۔

"میرا شکریہ ادا کرو کہ میں نے تمہیں خود کو گرفتار کرنے کا موقع نہیں دیا۔ ورنہ تم پر ہتک عزت کا مقدمہ الگ بنتا اور لوگ تم پر ہنستے بھی۔" ڈیوک نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"تو آپ مس برڈی کا پرانا نام کیوں استعمال کرتے رہے؟ آپ مسٹر اور مسز ڈیوک کے نام سے بھی رجسٹریشن کرا سکتے تھے۔"

"برڈی برائڈ میری بیوی کا پروفیشنل نام ہے۔ اس نام کی ایک اپنی حیثیت ہے۔ اس وقت اس شادی کو ظاہر کرنا ہمارے حق میں بہتر نہیں تھا۔ جلد ہی وہ مسز ڈیوک کہلائے گی۔"

"ہم یہ کاغذات دیکھ سکتے ہیں؟" پہلے نے لفافے کی طرف اشارہ کیا۔

"ہرگز نہیں۔ تمہیں مارے مارے پھرنا پسند ہے۔ تم نے کہا تھا کہ میں مشہور آدمی ہوں۔ مجھے شناخت کرنا اور یاد رکھنا لوگوں کے لئے کچھ مشکل نہیں ہوتا۔ اب جا کر معلوم کرو۔ لائسنسنگ کلرک کو میں یقیناً یاد ہوں گا۔ ویسے میں نے انہیں ہدایت کی تھی کہ اس سلسلے میں رازداری سے کام لیں۔"

پہلے نے کاغذات بریف کیس میں رکھے اور بریف کیس بند کر دیا۔ "ہم معذرت خواہ ہیں مسٹر ڈیوک۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ پر لگائے گئے الزامات بے بنیاد ثابت

ہوئے۔"

"کیوں جھوٹ بولتے ہو۔ تمہیں افسوس ہوا ہے۔ اتنا پکا کیس تمہارے ہاتھ سے نکل گیا۔ تمہیں تو میری گرفتاری کی خبر شہ سرخیوں میں دیکھ کر خوشی ہوتی۔"

وہ دونوں خاموشی کے ساتھ دفتر سے نکل گئے۔ ڈیوک نے اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا۔ "انکل نونو.......... تم نے میری پہلی بیوی کے متعلق معلومات جمع نہ کر کے غلطی کی۔ اس ہولناک تجربے کے بعد میں برڈی جیسی لڑکی کو کس طرح گنوا سکتا تھا۔ بہرحال تمہارے تحفے کا شکریہ۔ میں نے اسے اپنے دل میں' اپنے گھر میں سجا لیا ہے۔" وہ بڑبڑایا۔

☆------------☆------------☆

4 جولائی 1970ء کی رات تاروں بھرا آسمان تھا اور پورا چاند۔ دن بھر شدید گرمی رہی تھی' اب بھی گرمی تھی لیکن قابل برداشت۔ جیریکو اسٹیڈیم میں ایک لاکھ دس ہزار تماشائیوں کا ہجوم تھا۔ فائٹ دیکھنے والوں کے ہجوم کا انداز بہت خوفناک ہوتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں' جو کسی کو زخمی ہوتے دیکھنے کی امید میں آتے ہیں۔ وہ تشدد کے رسیا ہوتے ہیں۔ فائٹ شروع ہونے سے پہلے ہی لوگوں کے اعصاب کشیدہ ہوتے ہیں۔ ہر شخص نامعلوم سی تشویش میں مبتلا رہتا ہے۔

ابتدائی مقابلے ہو چکے تھے۔ لوگ خاصے مطمئن تھے۔ وہ اب تک اچھی خاصی خونریزی دیکھ چکے تھے لیکن دوسری طرف وہ بے چینی سے اصل مقابلے کا انتظار بھی کر رہے تھے۔ عطیہ سیکشن میں بڑے بڑے لوگ موجود تھے۔ ان میں اداکار تھے' فلم پروڈیوسر تھے' کروڑپتی تاجر تھے اور گینگسٹر بھی تھے۔ اس سیکشن میں نشست حاصل کرنا کسی عام آدمی کی استطاعت سے باہر تھا۔

رنگ کے اطراف میں چار اسٹیل پلیٹ فارم ٹاورز تھے۔ وہاں کیمرا مین مناسب ترین زاویوں کی تلاش میں مصروف تھے اور کیمرے مسلسل حرکت میں تھے۔ کچھ فوٹوگرافر عطیہ سیکشن میں بیٹھے ہوئے افراد کی تصویریں کھینچ رہے تھے۔ اداکارائیں خاص طور پر ان کی توجہ کا مرکز تھیں۔ پیچھے ہپیوں کا ہجوم تھا۔ گٹار کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ کبھی کبھی کوئی سرپھرا گانے لگتا۔ اگلے ہی لمحے اس کے ساتھی بھی آواز ملانے لگتے۔

ڈیوک اس وقت وہاں کئی حیثیتوں میں مصروف تھا۔ وہ اس فائٹ کا پروموٹر تھا' مفت خوراک فنڈ کا چیئرمین تھا اور مرکری کا اسپورٹس ایڈیٹر اور کالم نویس تھا۔ وہ ادھر ادھر گھوم پھر کر مختلف سیکشنوں کا جائزہ لے رہا تھا۔ وہ جیو کے پاس سے گزرا' جو اپنی حسین اداکارہ بیوی للی کے ساتھ بیٹھا تھا تو جیو نے اسے پکارا۔ "ہیلو ڈیوک۔"

"شام بخیر مسٹر اینجل۔" ڈیوک نے کہا۔

جیو اٹھ کھڑا ہوا۔ "ڈیوک' تم نے بہت بڑا کام کیا ہے۔" اس نے ستائشی لہجے میں کہا۔ "بچے تمہیں دعائیں دیں گے۔ میں تمہیں سراہے بغیر نہیں رہ سکتا۔"

"شکریہ مسٹر اینجل میں جانتا ہوں کہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی آپ نے کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ آپ جیسے سونے کے دل والے ہی اس شہر کی آبرو ہیں۔" ڈیوک نے جواب دیا۔

جیو کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ پھر اس نے ڈیوک سے وہ سوال کیا جو اسٹیڈیم میں موجود ہر شخص ایک دوسرے سے کر رہا تھا۔ "فائٹ کے سلسلے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

"مٹلڈا جیت جائے گا۔" ڈیوک نے کہا۔

جیو نے سگار کا کش لیتے ہوئے کہا۔ "ممکن ہے' لیکن مقابلہ دو راؤنڈ سے آگے گیا تو لیو کے جیتنے کے امکانات بھی ہیں۔ میں نے سنا ہے' اس بار اس نے کیمپ میں بڑی محنت کی ہے اور ہاں' میں نے شکاگو والی فائٹ ٹی وی پر دیکھی تھی۔ مٹلڈا نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔"

ڈیوک کے ذہن میں افواہیں گونجنے لگیں' جن کے مطابق جیو ڈی اینجل ہی انکل نونو تھا۔ ڈیوک جانتا تھا کہ جیو کالج کے دنوں میں فٹ بال کا اچھا کھلاڑی رہ چکا ہے۔ اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی۔ کہاں مافیا کا چیف اور کہاں ایک اسپورٹس مین۔ بہرحال' یہ پولیس چیف اور ایف بی آئی والوں کا دردِ سر ہے۔ 4 جولائی کے صبح کے اخباروں میں خبر چھپی تھی کہ بندرگاہ کے قریب ایک بے سر کی لاش پائی گئی۔ اس کے بعد ریلوے لاکر روم سے ایک پلاسٹک بیگ برآمد ہوا' جس میں ایک سر تھا۔ پولیس سرجن کا کہنا تھا کہ وہ سر' اس دھڑ پر فٹ تھا اور وہ سر لیو ڈیکرٹی کے اصل ٹیبر جو کا تھا۔ ڈیوک کے

نزدیک یہ انکل نونو کی برہمی کی علامت تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ مٹلڈا نے لیو ڈیکرٹی کو شکست دے دی تو انکل نونو کا کیا ردِ عمل ہو گا۔

ڈیوک نے جیو کو غور سے دیکھا۔ وہ اس شہر میں فن' ثقافت' اسپورٹس اور فلاحی اداروں کی سرپرستی کی علامت تھا۔ "آپ شرط لگا رہے ہیں؟" اس نے جیو سے پوچھا۔

"میں فائٹس پر شرط کبھی نہیں لگاتا۔" جیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "البتہ گھوڑے میری کمزوری ہیں۔ بہرحال ڈیوک' اس کامیابی پر مبارکباد۔" جیو دوبارہ اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔

رِنگ سائیڈ میں وہ افواہیں پھیلنے لگیں' جو ہر فائٹ میں دہرائی جاتی ہیں۔ انکل نونو نے ریفری کو خرید لیا ہے۔ پیٹرک نے ججوں کو خرید لیا ہے۔ لیو ڈیکرٹی جان بوجھ کر ہار جائے گا۔ مٹلڈا کے کھانے میں زہریلی دوا ملا دی گئی ہے۔ تربیت کے دوران لیو کا بایاں ہاتھ مجروح ہوا ہے لیکن اس بات کو اب تک چھپایا گیا ہے۔ سب سے زوردار افواہ یہ تھی کہ مٹلڈا درحقیقت کوئی کنگارو نہیں ہے بلکہ ایک چالاک باکسر ہے' جس نے کنگارو کی کھال پہن رکھی ہے۔

پھر ریفری رِنگ میں داخل ہوا اور ڈیوک نے سکون کا سانس لیا۔ اس معاملے میں کرنل ولیم عقل مند شخص ثابت ہوا تھا۔ ریفری فلپس پندرہ سال سے اس پیشے میں تھا اور دیانتدار فلپس کہلاتا تھا۔ اس کے دامن پر کوئی دھبا نہیں تھا۔ آج تک اسے کوئی خرید نہیں سکا تھا۔ اس کی موجودگی اس بات کی ضمانت تھی کہ مقابلہ صاف ستھرا ہو گا۔ ڈیوک اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔ مٹلڈا کا کارنر اس کے دائیں جانب اور لیو ڈیکرٹی کا کارنر بائیں جانب تھا۔ مرے اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔ تماشائی دم سادھے ہوئے تھے۔

پھر اچانک پورا اسٹیڈیم تالیوں سے گونج اٹھا۔ لیو ڈیکرٹی' پنکی اور اپنے ایک معاون کے ساتھ آ رہا تھا۔ وہ لوگ رِنگ میں داخل ہوئے اور اپنے کارنر کی طرف بڑھ گئے۔ تماشائی حلق پھاڑ پھاڑ کر چیمپئن کو داد دے رہے تھے اور اس کا حوصلہ بڑھا رہے تھے۔ یہ عجیب بات تھی' کیوں کہ لیو ڈیکرٹی کبھی مقبول اور ہر دل عزیز نہیں رہا تھا لیکن آج پہلی بار اس کی مقبولیت سامنے آ رہی تھی۔ ہر سیکشن میں ہر شخص نے کھڑے ہو کر اس کا استقبال

کیا تھا۔ لیو نے ہاتھ اٹھا کر اس دادو تحسین کا جواب دیا۔

پھر اسٹیڈیم کے دوسرے حصے سے اُو.......... اُو.......... اُو کی حیرت زدہ بڑبڑاہٹیں ابھریں۔ کچھ خوف زدہ ہنسی کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ مٹلڈا کے قافلے کی آمد کا اعلان تھا۔ سب لوگ کھڑے ہو کر مٹلڈا کو دیکھ رہے تھے لیکن تالیاں کسی نے بھی نہیں بجائی تھیں۔ بیکر نے مٹلڈا کی زنجیر تھامی ہوئی تھی اور مٹلڈا اچھل اچھل کر آگے بڑھ رہا تھا۔ آخر کار وہ طلسم حیرت ٹوٹا۔ آسٹریلین تماشائیوں کے سیکشن کی طرف سے مٹلڈا کے حق میں نعرے سنائی دیئے۔ ہپیوں کے ہجوم کی طرف سے موسیقی نے مٹلڈا کا استقبال کیا' لیکن یہ سب کچھ عام تماشائیوں کو متاثر نہ کر سکا اور وہ تمام آوازیں دم توڑ گئیں۔ پھر اگلی قطاروں سے متحیر افراد کی چیخیں اور خوف زدہ ہنسی کی آواز ابھری۔ مٹلڈا نے اپنے مخصوص انداز میں چھلانگ لگائی اور رنگ میں داخل ہو گیا۔

جو کچھ نظروں کے سامنے تھا' وہ تماشائیوں کے لئے نیا نہیں تھا۔ وہ اس سلسلے میں اخباروں میں پڑھ چکے تھے۔ انہوں نے ٹیلی ویژن پر بھی مٹلڈا کو ایکشن میں دیکھا تھا۔ اس کے باوجود انہیں زبردست ذہنی جھٹکا لگا۔ ایک کارنر میں ایک انسان تھا۔ نیلی آنکھوں' سیاہ بالوں اور خوبصورت بدن والا انسان۔ دوسری طرف ایک جانور تھا۔ چوڑا سینہ' مضبوط شانے.......... موٹی اور بہت لمبی طاقت ور دم' مختصر اور پتلے بازو۔ وہ ناپسندیدہ معلوم ہو رہا تھا۔ مٹلڈا ان کے سامنے تنا کھڑا تھا اور دائیں بائیں اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے حاضرین کی تعداد کا اندازہ لگا رہا ہو۔ اس کا وجود ایک خاموش دھمکی کی مانند ان کے سامنے تھا۔

ڈیوک کو اس لمحے وہ زمانہ قبل از تاریخ کا کوئی دیو پیکر درندہ لگ رہا تھا۔ اس کے دل میں ایک پچھتاوا سا ابھرا۔ کاش.......... کاش اس نے یہ سب کچھ نہ کیا ہوتا! اس کے ساتھ ہی ایک جھماکے کے مانند اس کے ذہن میں ایک خیال کوندا۔ وہ سمجھ گیا کہ تماشائیوں نے پہلی بار لیوڈیکرٹی کا اس قدر والہانہ استقبال کیوں کیا ہے۔ ہپیوں اور آسٹریلیا سے آئے ہوئے لوگوں کے سوا مٹلڈا کا استقبال کسی نے بھی نہیں کیا تھا۔ کیوں؟ شاید وہ خوفزدہ تھے۔ کم تر مخلوق نے اشرف المخلوقات یعنی انسان کی برتری کو چیلنج کیا تھا۔ ممکن ہے' ایک دن زمین پر انسانوں کی جگہ کنگاروؤں کی حکمرانی ہو۔ تماشائیوں کا ردِ عمل'

مٹلڈا سے ان کا کھنچاؤ اور ان کی خوفزدہ ہنسی' یہ سب کچھ نسل پرستی کی علامت تھا۔ یہ ایسا ہی تھا جیسے لیوڈیکرٹی کسی سیاہ فام باکسر سے مقابلہ کر رہا ہو۔ چھ فٹا کنگارو ان کے لئے انسانی شکست کی علامت تھا۔ لاشعور میں دبا ہوا خوف شکست ابھر آیا تھا۔ ہر شخص سہما ہوا تھا۔ کچھ لوگ سوچ رہے تھے کہ کاش وہ یہ فائٹ دیکھنے نہ آئے ہوتے۔

اب بیکر مٹلڈا کو دستانے پہنا رہا تھا اور پیٹرک اس عمل کو بغور دیکھ رہا تھا۔ لیوڈیکرٹی کے کارنر میں یہی کام پنکی سرانجام دے رہا تھا۔

تماشائیوں میں ایسے بھی تھے' جو یہ یاد کر رہے تھے کہ بیسویں صدی کے دوسرے نصف میں اس سے زیادہ کیا کیا عجیب واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ انسان نے چاند پر قدم رکھا ہے۔ نسلی ارتقاء کا عمل ٹیسٹ ٹیوب تک آ پہنچا ہے۔ سائنس نے ہر فرسودہ تصور کو پامال کر دیا ہے۔ یہ تو محض ایک کنگارو ہے' جس نے خود کو ایک باکسر ثابت کر دیا ہے' جو ایک بار عالمی چیمپئن اور دو سابق چیمپئنوں کو ناک آؤٹ کر چکا ہے۔ کچھ یہ کہہ کر خود کو تسلی دے رہے تھے کہ انسان اور درندوں کا مقابلہ بہت قدیم روایت ہے۔ اسپین میں اب بھی بل فائٹنگ ہوتی ہے لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ یہ معاملہ مختلف ہے۔ انسان' جانوروں کو کبھی ضابطے کا پابند نہیں کر سکا' یہی اس کی برتری کی دلیل ہے۔ وہ درندوں سے شکست کھا کر بھی اپنی برتری قائم رکھتا رہا ہے لیکن یہ کنگارو باکسنگ کے اصولوں کا انسان سے زیادہ خیال رکھتے ہوئے اپنی بے پناہ مہارت کا ثبوت دیتا آیا ہے۔ وہ جانتے تھے کہ انسانی برتری خطرے میں ہے۔ بات صرف عالمی مڈل ویٹ چیمپئن شپ کے ٹائٹل کی نہیں تھی' بات انسان کے سب سے بڑے ٹائٹل کی تھی۔ اشرف المخلوقات!

پنکی اب بھی بیکر کے ساتھ کھڑا تھا۔ اچانک مٹلڈا کو پنکی پر محبت آئی۔ اس نے پنکی کی گردن میں بانہیں ڈالیں اور اسے اپنے محبت سے بھرپور بوسے سے نہلا دیا۔ تماشائی ششدر رہ گئے۔ "مٹلڈا بدتمیزی مت کرو۔" بیکر نے اسے ڈانٹا اور پھر پنکی سے مخاطب ہو گیا۔ "میں معذرت خواہ ہوں مسٹر لیکن مٹلڈا کی فطرت ہی ایسی ہے کہ یہ ہر شخص سے محبت کرنے پر مجبور ہے۔" اس پر بڑے زور کا اجتماعی قہقہہ لگا اور مجمع کی اعصابی کشیدگی قدرے کم ہو گئی۔

لیکن ڈیوک کا اعصابی دباؤ بڑھ گیا تھا۔ اس وقت وہ اپنے وجود میں وہی ہیجان اور سنسنی محسوس کر رہا تھا' جو کسی فائٹ کو کوریج کرتے ہوئے اس پر طاری ہوتی تھی۔ جیسے مٹلڈا جانور نہیں' کوئی انسان تھا۔ وہ اس جانور سے دلی وابستگی محسوس کر رہا تھا۔ ایسے میں غیرجانبدارانہ تبصرہ بے حد دشوار ہوتا ہے۔ مٹلڈا اس کے لئے ایک دوست کی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ وہ مٹلڈا کو ایک پرفیکٹ فائٹنگ مشین کی حیثیت سے جانتا تھا لیکن مشین بھی تو فیل ہو سکتی ہے۔ یوں بھی گھنٹی بجنے کے بعد باکسنگ رِنگ دنیا کا سب سے تنہا مقام ہوتا ہے۔

گھنٹی بجنے والی تھی۔ کچھ باکسر رِنگ میں اتر گئے تھے۔ یہ وہ باکسر تھے' جو دونوں میں سے کسی ایک باکسر سے مستقبل میں لڑنے کے خواہش مند تھے۔ انہوں نے روایت کے مطابق دونوں باکسروں سے ان کے کارنر میں جا کر ہاتھ ملایا۔ مٹلڈا نے ان میں سے دو کی خصوصی پذیرائی کی اور انہیں بوسہ محبت سے نوازا۔

پھر رسمی تعارف ہوا۔ اناؤنسر نے دونوں باکسروں کا تعارف کرایا۔ "خواتین و حضرات! عالمی مڈل ویٹ چمپئن لیوڈیکرٹی۔" اس نے لیو کی طرف اشارہ کیا۔ "جس کا تعلق کاموگا سے ہے۔ وزن 160 پونڈ۔ لیوڈیکرٹی۔" لیو نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کئے اور تھرکنے لگا۔ مجمع نے چیخ چیخ کر اسٹیڈیم سر پر اٹھالیا۔

"یہ سب لیو کے حق میں ہیں۔" ڈیوک نے اپنے ساتھی مرے سے کہا۔ "اگر مٹلڈا جیت گیا تو ان کا رد عمل کیا ہو گا؟"

"وہی ہو گا جو مٹلڈا کے ہارنے پر ہمارا ہو گا۔" مرے نے جواب دیا۔

"اور سامنے والے کارنر میں' سڈنی آسٹریلیا کا باسی' چیلنجر مٹلڈا...... وزن 159 پونڈ۔" اناؤنسر نے اعلان کیا۔

جواب میں دبی دبی سی تالیاں......... اوو......... اوو کی آوازیں اور خوفزدہ ہنسی ابھری۔ پھر اچانک ہپیوں کے سیکشن سے کسی نے بوسہ مرگ والا گیت گانا شروع کر دیا۔ جلد ہی تمام ہپی ہم آواز ہو گئے۔ اب اسٹیڈیم میں بوسہ مرگ گونج رہا تھا۔ بیکر اور پیٹرک نے مٹلڈا کو اسٹول سے اٹھایا تاکہ وہ اس داد کے جواب میں ہاتھ بلند کرے۔

سلیمان اس کی پیٹھ سہلا رہا تھا۔ ایک لمحے کے لئے مٹلڈا نے ڈیوک اور مرے کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں اعتماد اور بھروسے کا تاثر تھا' جیسے وہ جانتا ہو کہ وہ دونوں اس کے دوست اور حامی ہیں۔

"اے خبیث جانور......... اب رِنگ میں اتر۔ تیرا انجام قریب ہے۔" پریس سیکشن میں سے کسی نے زہریلے لہجے میں چیخ کر کہا۔

اس بار ڈیوک کو صحیح معنوں میں اندازہ ہوا کہ مجمع' مٹلڈا کے لئے کس قدر معاندانہ جذبات رکھتا ہے۔ ڈیوک کے تمام ساتھی اس کے خلاف تھے۔ وہ ڈیوک سے بھی حسد کرتے تھے' جس نے مٹلڈا کے ذریعے نہ صرف اپنے اخبار کی اشاعت بڑھائی تھی بلکہ مفت خوراک فنڈ میں بھی بھاری رقم کا اضافہ کیا تھا۔ اس نے نہ صرف ایک جانور کو انسان کے مقابلے پر لا کھڑا کیا تھا بلکہ انہیں اسے قبول کرنے اور کور کرنے پر بھی مجبور کر دیا تھا۔ ان میں سے بیشتر ڈیوک کو روبہ زوال دیکھنا چاہتے تھے۔ اس طرح وہ ڈیوک اور روزنامہ مرکری کا دل کھول کر مذاق اڑا سکتے تھے۔

ڈیوک سوچتا رہا۔ اگر مٹلڈا نے پہلے ہی پنچ میں لیو کو ناک آؤٹ کر دیا تو کیا ہو گا؟ لوگوں نے تیس لاکھ ڈالر صرف پندرہ سیکنڈ کے لئے تو نہیں دئے تھے۔ پھر اسے خیال آیا کہ لوگوں نے تیس لاکھ ڈالر یہاں اپنی موجودگی کے لئے ادا کئے تھے تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ سکیں اور پھر لوگوں کو بتا سکیں کہ جس وقت یہ مقابلہ ہوا وہ اسٹیڈیم میں موجود تھے۔

اناؤنسر رِنگ سے نکل گیا۔ ریفری نے دونوں باکسروں کو آخری ہدایات کے لئے رِنگ کے وسط میں بلایا۔ لیوڈیکرٹی باوقار انداز میں آگے بڑھا۔ اس کی چال میں چیتے جیسی چستی اور مستعدی تھی۔ مٹلڈا ایک ہی جست میں رِنگ کے وسط میں پہنچا۔ لیو کے ساتھ پنکی تھا اور مٹلڈا کے ساتھ بیکر۔ سلیمان کارنر کے باہر رسیوں پر جھکا کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا۔ ڈیوک نے اندازہ لگایا کہ وہ پریشان ہے۔ ڈیوک کو یہ اندازہ لگانے میں کچھ مشکل پیش نہیں آئی کہ اس کی پریشانی کا سبب صرف فائٹ نہیں تھی۔ اس کی نظریں عطیہ سیکشن میں کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ پھر جب اس نے اپنی مطلوبہ ہستی کو دیکھا تو

خوفزدہ انداز میں ہونٹوں پر زبان پھیر کر رہ گیا۔ ڈیوک یہ نہیں دیکھ سکا کہ اس کی نگاہوں کا مرکز کون ہے۔ پھر اس نے سوچا‘ ممکن ہے وہ سلیمان کی گرل فرینڈ ہو‘ جس کا تذکرہ وہ ابتدا ہی میں سن چکا ہے۔ اگر وہ اٹھ کر دیکھتا تو اسے اندازہ ہوتا کہ سلیمان خوفزدہ نگاہوں سے جیوڈی اینجل کو دیکھ رہا تھا۔

دونوں باکسروں نے ایک دوسرے کے دستانے چھوئے اور اپنے اپنے کارنر میں چلے آئے۔ گھنٹی بجنے والی تھی۔

☆------------☆------------☆

لیو کی پشت اپنے حریف کی طرف تھی۔ وہ اپنے کارنر میں پنکی کی ہدایت غور سے سن رہا تھا۔ گھنٹی کی آواز سنتے ہی وہ ایڑیوں کے بل گھوما اور فائٹنگ پوز بنائے ہوئے رِنگ کے وسط کی طرف بڑھا لیکن مٹلڈا پہلے ہی سے وہاں موجود تھا۔ اس کا لیفٹ ہک لیو کے کان پر پڑا‘ ساتھ ہی شارٹ رائٹ چوپ جبڑے پر۔ لیو کولھوں کے بل اس طرح گرا کہ اس کی ایک ٹانگ کولھے کے نیچے دبی ہوئی تھی۔ مٹلڈا پیچھے ہٹا اور رسیوں سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں اور تھوتھنی کے تاثر کو اگر کوئی مفہوم دیا جا سکتا تھا تو وہ مایوسی کا تھا۔ ایسا لگتا تھا گویا اس کی دانست میں اسے کمزور حریف سے لڑا کر ایک خوشی سے محروم کر دیا گیا ہے۔

لوگ اپنی اپنی نشستوں پر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ٹائم کیپر ناک ڈاؤن کاؤنٹ میں مصروف تھا۔ ڈیوک بھی بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ”او مائی گاڈ!“ اس نے کراہتے ہوئے کہا۔ ”صرف دو سرا پنچ۔“ پھر اچانک اسے اپنے فرض کا خیال آیا اور اس نے اپنے ٹیلی گرافسٹ سے چیخ کر کہا۔ ”لیو ڈیکرٹی دو پنچوں کے بعد نیچے گر گیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ وہ حواس کھو بیٹھا ہے۔ میرے خیال میں کھیل ختم ہو چکا ہے۔ مٹلڈا نے ابتدا ہی میں اسے ڈھیر کر دیا ہے۔“

ریفری لیو کی طرف بڑھا۔ اس نے گنتی شروع کر دی تھی۔ ”چار............ پانچ.......... چھ..........“ سات پر لیو نے کسی نہ کسی طرح اپنی دبی ہوئی ٹانگ نکالی اور چاروں ہاتھ پیروں پر اٹھا۔ آٹھ پر اس نے اپنا سر زور سے جھٹکا اور نو پر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ریفری نے اسے چند سیکنڈ کی روایتی مہلت دی اور ایک طرف ہٹ گیا۔ اس نے مٹلڈا کو رِنگ میں آنے کا اشارہ کیا۔

لیو فوراً ہی مٹلڈا سے لپٹ گیا۔ نتیجے میں اسے کئی بوسے برداشت کرنا پڑے۔ لیو لپٹا رہا اور بوسہ بازی پر مٹلڈا کو برا بھلا کہتا رہا لیکن مٹلڈا نے اسے سزا نہیں دی۔ شاید وہ اس مقابلے سے پوری طرح لطف اٹھانے کے موڈ میں تھا۔ پھر شاید مٹلڈا کی کھردری زبان اور بھیگا ہوا بوسہ لیو کو پوری طرح ہوش میں لے آیا۔ ریفری نے انہیں الگ کیا۔ لیو پیچھے ہٹا تو وہ خود پر بڑی حد تک قابو پا چکا تھا۔ اس کی خوداعتمادی بحال ہو چکی تھی۔ لوگ اس کے حق میں نعرے لگا رہے تھے اور وہ خود واحد عقل مندی کا کام کر رہا تھا۔ وہ رِنگ میں بھاگتا پھر رہا تھا۔ اس نے مٹلڈا پر کوئی حملہ نہیں کیا بلکہ صرف جھکائیوں اور پینتروں سے کام چلاتا رہا۔ لوگوں کے حوصلہ افزا نعرے اسے اور مہمیز کر رہے تھے۔ ہر شخص چیخ رہا تھا کہ وہ مٹلڈا سے دور رہے۔ وہ اپنی مہارت' پھرتی اور جلت سے پوری طرح کام لے رہا تھا۔ ویسے بھی اس فائٹ کے لئے اس نے واقعی بہت محنت کی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس کی ٹانگیں پوری طرح اس کا ساتھ دے رہی تھیں۔ وہ مٹلڈا سے بچ کر بھاگتا رہا۔

ڈیوک نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا کہ فائٹ پہلے پندرہ سیکنڈ میں ختم نہیں ہوئی۔ اپنی مرضی کے خلاف اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش لیو ڈیکرٹی جیت جائے اور وہ اپنی اس خواہش پر حیران رہ گیا۔ اس کی ہمدردیاں لیو ڈیکرٹی کے ساتھ تھیں۔ شاید انسانی رشتہ تمام نفرتوں کی دیواریں گرا کر حاوی آ گیا تھا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ اس بدلے ہوئے رخ نے مٹلڈا کو نہ صرف الجھا دیا تھا بلکہ وہ مایوس بھی تھا۔ شاید وہ مسئلہ اس کے لئے نیا تھا۔ اسے پہلی بار ایسا حریف ملا تھا' جو اس پر حملہ نہیں کر رہا تھا بلکہ اس سے بھاگ رہا تھا۔ وہ نیم دلی سے لیو کا تعاقب کر رہا تھا۔ ڈیوک نے اندازہ لگایا کہ مٹلڈا صورت حال کو صحیح طور پر سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس نے دوبارہ لیو پر ہاتھ چلایا لیکن لیو کے متحرک ہونے کی وجہ سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ راؤنڈ ختم ہونے کی گھنٹی بجی تو لیو اپنے کارنر کے قریب تھا۔ وہ اپنے اسٹول پر ڈھیر ہو گیا کیونکہ اس کا سانس اکھڑ گیا تھا۔ اسٹیڈیم تالیوں سے گونج رہا تھا۔ لوگ لیو ڈیکرٹی کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔

لیو کے کارنر میں پنکی' لیو کو کچھ سمجھا رہا تھا۔ جب کہ لیو کا سیکنڈ اس کی ٹانگوں کی مالش کر رہا تھا۔ لیو کی آنکھوں سے پتا چلتا تھا کہ وہ پہلے جھٹکے سے پوری طرح سنبھل چکا

ہے۔ دوسری طرف مٹلڈا اپنے کارنر میں رسیوں پر ہاتھ پھیلائے کھڑا تھا۔ وہ بار بار سر ہلا رہا تھا اور ڈیوک کے خیال میں لیو کو غصے سے گھور رہا تھا۔ شاید اس کے خیال میں لیو صحیح معنوں میں ایک کھلاڑی کی طرح مقابلہ نہیں کر رہا تھا۔

بیکر اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں اس کا کان کھینچ کر اس میں ہدایات انڈیل رہا تھا۔ "ایزی بوائے ایزی۔ اس کا انتظار کرو۔ اگلی بار وہ بچ نہیں سکے گا۔ وہ ساری رات بھاگ نہیں سکتا اور رِنگ میں ایسی کوئی جگہ نہیں ہوتی' جہاں آدمی منہ چھپا سکے۔" ڈیوک نے یہ بات خصوصاً محسوس کی کہ پیٹرک اور سلیمان رازدارانہ انداز میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔

دوسرا راؤنڈ پہلے ہی راؤنڈ جیسا ثابت ہوا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس بار لیو ڈیکرٹی گرا نہیں تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ خود کو بچا کر نفسیاتی برتری حاصل کرنا چاہ رہا ہے۔ اس کے منیجر کو بھی فی الوقت صرف اسی بات میں دلچسپی تھی کہ وہ ناک آؤٹ نہ ہو۔ اس نے لیو کو یہی ہدایت دی تھی کہ بھاگتے رہو۔ پہلے راؤنڈ کے ناک ڈاؤن کے نتیجے میں تماشائیوں کو بھی صورت حال کی سنگینی کا احساس ہو گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بے صبرے پن کا مظاہرہ نہیں کر رہے تھے۔ عام حالات میں تو وہ اتنی دیر میں لیو کو محض ہوٹنگ کے ذریعے ناک آؤٹ کر دیتے۔ چنانچہ لیو اپنی پانچ میل یومیہ دوڑ کی مشق کو رِنگ میں بروئے کار لا رہا تھا۔ مٹلڈا کی پیشانی پر ایک گہری لکیر نمودار ہو گئی تھی۔ ڈیوک کے خیال میں بات صرف اتنی نہیں تھی کہ مٹلڈا کو جنگی حکمت عملی کے ایک سنگین مسئلے کا سامنا تھا۔ بلکہ سب سے اہم بات یہ تھی کی لیو ڈیکرٹی نے مٹلڈا کو اس لطف سے محروم کر دیا تھا جو اسے باکسنگ میں ملتا تھا۔ لڑنے کے لئے دو کنگاروؤں کا ہونا ضروری ہے جب کہ یہاں ایک کنگارو کھیلنے کے موڈ میں ہی نہیں تھا۔

دوسرے راؤنڈ کے اختتام پر مٹلڈا کے کارنر میں یہی مسئلہ موضوع بحث تھا۔ "آخر یہ اس پر حملہ کر کے اس کا مغز کیوں نہیں بکھیر دیتا؟" سلیمان نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ اسے 'موقع ملنے دو' پھر دیکھنا۔" بیکر نے دلاسا دیا۔ تماشائی مسلسل لیو کے حق میں نعرے لگا رہے تھے۔ مرے اپنے آپریٹر کے ذریعے پیغام بھیج رہا تھا۔ "لیو اب

بھی بھاگ رہا ہے۔ مٹلڈا اب تک اسے پکڑنے کی کوشش میں ناکام رہا ہے۔ وہ یقیناً اپنی زبان میں لیو کو اس کی بزدلی پر گالیاں دے رہا ہو گا۔"

لیکن لیو ڈیکرٹی کی طرح ڈیوک بھی مٹلڈا کا مسئلہ سمجھ چکا تھا۔ کھڑے ہو کر لڑنے میں مٹلڈا برق رفتار ثابت ہوتا تھا۔ اس کی طاقت ور دم توازن برقرار رکھنے میں اس کی مدد کرتی تھی لیکن ایک تیز رفتار باکسر کے پیچھے بھاگنا ایک بالکل مختلف بات تھی۔ مٹلڈا کو بھاگنے کی بجائے جست لگانا ہوتی تھی اور لیو اس دوران پلٹ کے دائیں بائیں ہو جاتا تھا۔ مٹلڈا کی جست بیس فٹ کی تھی جب کہ رنگ بیس مربع فٹ کا تھا۔ یعنی مٹلڈا کو اپنی جست پر بھی قابو رکھنا تھا' ورنہ وہ رنگ سے باہر جا سکتا تھا۔ یہ کام اس کے لئے بے حد مشکل تھا اور اس میں پھرتی کا تو کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ ڈیوک نے دیکھ لیا تھا کہ لیو' مٹلڈا کی ٹائمنگ کا اندازہ لگا چکا ہے۔ راؤنڈ کے آغاز کی گھنٹی بجتے ہی وہ مٹلڈا کی چھلانگ کی سمت اندازہ لگاتا اور مخالف سمت میں بھاگ لیتا۔ چنانچہ راؤنڈ کے پہلے سیکنڈ میں یہ منظر دیکھنے میں آتا کہ رنگ کے ایک طرف مٹلڈا ہے' دوسری طرف لیو ڈیکرٹی اور درمیان میں ریفری اور اسٹیڈیم قہقہوں اور تالیوں سے گونج رہا تھا۔

ریفری' لیو کے کارنر کی طرف بڑھا۔ وہ لیو سے کچھ کہہ رہا تھا لیکن تماشائیوں کے شور میں کچھ سننا ممکن نہیں۔ تاہم یہ بات یقینی تھی کہ وہ لیو کو خبردار کر رہا ہے۔ سمجھا رہا ہے کہ وہ مقابلہ کرے ورنہ اسے نااہل قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ریفری اور پنکی کے درمیان کچھ تند و تلخ گفتگو ہوئی۔

مٹلڈا نے اس بار بھی اسٹول پر بیٹھنے سے انکار کر دیا تھا۔ بیکر اب بھی اس کے کانوں میں ہدایات انڈیل رہا تھا اور مٹلڈا بار بار سر جھٹک رہا تھا' جیسے وہ سخت برہم ہو۔ وہ کچھ نروس بھی دکھائی دے رہا تھا۔ مرے نے ٹیلی گرافسٹ کے ذریعے پیغام بھجوایا۔ "مٹلڈا اب پہلے کی طرح سرد مزاجی کا مظاہرہ نہیں کر رہا ہے۔ تاہم یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ کیا سوچ رہا ہے اور اس کا ارادہ کیا ہے۔"

"وہ کچھ نہیں سوچتا۔" ڈیوک نے مرے کو ٹوکا۔ "وہ انسان نہیں' کنگارو ہے۔ اگر لیو اس کے ہتھے چڑھ گیا تو وہ اسے یقیناً زیپ کر دے گا لیکن لیو پندرہ راؤنڈ تک بھاگتا رہا

تو تمہیں اور مجھے شہر چھوڑ کر بھاگنا پڑے گا۔" پھر اس نے پیٹرک کو پکارا۔ "اسے سمجھاؤ اپنی جگہ کھڑا رہے۔ اس کا پیچھا کرنا بیکار ہے۔ اس صورت میں اگر لیو خود اس کے قریب نہ آیا تو ریفری مجبور کر دے گا اور اسے آنا پڑے گا۔"

پیٹرک نے تلخ لہجے میں کہا۔ "تم ہی سمجھاؤ اسے۔ وہ انگریزی سے نابلد ہے۔"

راؤنڈ کے آغاز کی گھنٹی بجی تو لوگوں نے چیخ چیخ کر اسٹیڈیم سر پر اٹھا لیا۔ یہ تیسرا راؤنڈ تھا اور اس سے پہلے مٹلڈا کی کوئی فائٹ تیسرے راؤنڈ میں داخل نہیں ہو سکی تھی۔ یہ لیو کے لئے ایک علامتی فتح تھی اور تماشائی اس کا اظہار کر رہے تھے' اسے داد دے رہے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ لیو چاہے نہ جیتے لیکن ناک آؤٹ بھی نہ ہو۔

فکری انتشار نے ڈیوک کو اندر سے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ وہ لیو ڈیکرٹی کو ایک نئے زاویے سے دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کا شکر گزار تھا کہ وہ ابھی تک رنگ میں پیروں پر کھڑا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ لیو اسی طرح ڈٹا رہے تاکہ تماشائیوں کو اپنے پیسوں کے زیاں کا احساس نہ ہو لیکن دوسری طرف وہ مٹلڈا کو فتح یاب بھی دیکھنا چاہتا تھا۔

فائٹر مٹلڈا کے دماغ نے اس مسئلے کا ایک حل تلاش کر لیا تھا' یہ ترکیب وہ بے ایمان ریفری والے معاملے میں استعمال کر چکا تھا۔ اس مرتبہ گھنٹی بجتے ہی رنگ کے وسط کے بجائے اس نے اپنے حریف کے کارنر کی طرف چھلانگ لگائی۔ لیو ابھی اسٹول سے اٹھ ہی رہا تھا کہ وہ اس کے سر پر جا پہنچا۔ مٹلڈا نے شارٹ رائٹ اپر کٹ مار کر اسے گرا دیا۔ لیو آٹھ تک گنتی ہونے کے بعد اٹھ سکا۔ اس دوران پنکی فاؤل فاؤل چیختا رہا۔ اس کا کہنا تھا کہ مٹلڈا نے لیو کو اٹھنے سے پہلے ہٹ کیا ہے لیکن ریفری نے اس کے احتجاج کو مسترد کر دیا کیونکہ راؤنڈ شروع ہو چکا تھا۔ اپنا دفاع کرنا لیو کی اپنی ذمے داری تھی۔

اٹھنے کے بعد لیو نے مٹلڈا سے لپٹنے کی کوشش کی لیکن مٹلڈا نے تین اسٹریٹ لیفٹ اور پسلیوں میں ایک رائٹ کے ذریعے اسے روک دیا۔ اب لیو ڈیکرٹی کو اپنی ٹانگیں لرزتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ تماشائی' لیو سے چیخ چیخ کر التجائیں کر رہے تھے کہ وہ مٹلڈا سے دور رہے لیکن لیو کئی ہاتھ کھا چکا تھا اور پھر مٹلڈا نے اسے گھیر بھی لیا تھا۔ لیو نے چہرہ کہنیوں کی اوٹ میں چھپا لیا تھا لیکن مٹلڈا نے جسم پر لیفٹ ہک کے ذریعے اس کا دفاعی

حصار توڑا اور شارٹ رائٹ چوپ کے ذریعے اسے گرا دیا۔ لیو نو تک گنتی ہونے کے بعد بمشکل سنبھلا لیکن اس کی آنکھیں دھندلا گئی تھیں۔ تاہم وہ اٹھ کر اپنے قدموں پر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر وہ مٹلڈا سے لپٹ گیا۔ اپنے قدموں پر کھڑے رہنے کی اب یہی ایک صورت رہ گئی تھی۔ مٹلڈا ایک بار پھر کامیابی کے احساس سے سرشار تھا' چنانچہ اس کا دل اس مختلف نسل کے کنگارو کی محبت سے معمور ہو گیا' جس نے اس سے مقابلہ کر کے اسے لطف کی ساعتیں فراہم کی تھیں۔ اس نے لیو کو پھر بوسوں سے نہلا دیا۔ ریفری نے انہیں چھڑایا لیکن لیو پھر مٹلڈا سے لپٹ گیا۔ لیو نے اس کے جسم پر وار کرنا چاہے تو مٹلڈا نے اسے جکڑ کر بے بس کر دیا۔ ہر تماشائی اپنی نشست پر کھڑا ہو گیا۔ ہر شخص جانتا تھا کہ لیو اپنی بقاء کی جنگ لڑ رہا ہے' ہاری ہوئی جنگ!

ریفری نے ایک بار پھر انہیں چھڑایا۔ لیو نے الگ ہوتے ہوئے پیچھے ہٹنے کے بجائے پنچ کرنے کی کوشش کی لیکن مٹلڈا نے جھکائی دے کر اسے زیپ کر دیا۔ لیو ڈیکرٹی ایک بار پھر ڈھیر ہو گیا لیکن انداز سے پتا چلتا تھا کہ اس بار وہ اٹھنے والا نہیں لیکن گنتی سات تک پہنچی تھی کہ راؤنڈ ختم ہونے کی گھنٹی بج گئی۔ مٹلڈا صرف تین سیکنڈ کے فرق سے عالمی مڈل ویٹ چمپئن نہ بن سکا۔

پنکی اور لیو کے دوسرے ساتھی رنگ میں اتر آئے۔ وہ اسے گھسیٹ کر اس کے کارنر میں لائے۔ انہوں نے سہارا دے کر لیو کو اسٹول پر بٹھایا اور اسے ہوش میں لانے کی ترکیبیں کرنے لگے۔ یہ بات طے تھی کہ لیو نے اس فائٹ کے لئے بھرپور محنت کی ہے کیونکہ وہ امونیا سونگھتے ہی بہت تیزی سے ہوش میں آیا۔ ریفری اور ڈاکٹر اس کا معائنہ کرنے کی غرض سے آئے تاکہ دیکھ سکیں کہ وہ مقابلہ جاری رکھ سکتا ہے یا نہیں۔ اس مرحلے پر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ہاتھ ہلا کر انہیں جانے کا اشارہ کیا اور ہسٹریائی انداز میں مٹلڈا کو گالیاں دیں اور کہا کہ وہ اس کا ستیاناس کر دے گا۔

"اب لیو نہیں چل سکتا۔" ڈیوک نے مرے سے پرجوش لہجے میں کہا۔ "یہ پنچ میں پہلے بھی دیکھ چکا ہوں۔ مٹلڈا نے کاموگا میں لیو کو اسی پنچ سے ناک آؤٹ کیا تھا۔"

گھنٹی بجتے ہی لیو اسٹول سے اٹھا اور کسی نہ کسی طرح مٹلڈا کے جھپٹے سے بچ نکلا۔

اس کے ساتھی چیخ رہے تھے۔ "ہٹو لیو......... بچو اس سے۔" لیکن توہین کے احساس اور بے پناہ غصے نے لیو کو دیوانہ کر دیا تھا۔ وہ مٹلڈا پر حملہ آور ہوا۔ اس کے دونوں ہاتھ مشینی انداز میں حرکت کرنے لگے۔ لیفٹ' رائٹ' سوئنگ' جیب' اپر کٹ......... مجمع اس بری طرح چیخ رہا تھا کہ زمین لرزتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ہر شخص کو احساس تھا کہ وہ لیو کی بے جگری کے علاوہ مٹلڈا کے دفاع کا ایک غیر معمولی اور بے نظیر مظاہرہ دیکھ رہے ہیں۔ اس کی بلاکنگ' اس کے پینترے اور جھکائیاں غضب کی تھیں۔ پھر اس نے موقع پا کر لیو کی کنپٹی بھی تھپتھپا دی۔ پہلی بار اس کی تھوتھنی پر آسودگی کا تاثر نظر آیا۔ آخر کار تھک کر لیو اس سے لپٹ گیا۔ مٹلڈا نے اسے آخری بار چوما۔ وہ بوسہ مرگ تھا۔ کیونکہ بیکر کے حلق سے فاتحانہ چیخ نکلی تھی۔ "کھیل ختم' یہ بوسہ مرگ ہے۔" بیکر دیوانہ وار چیخ رہا تھا۔

لیکن ایسا نہیں تھا۔ قسمت کے ڈراما نویس کے ذہن میں اور ہی کچھ تھا۔ ریفری نے مٹلڈا کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے "بریک" کہا تو مٹلڈا اصول کے مطابق پیچھے ہٹا۔ لیو کے لئے یہی لمحہ ہوش مندی ثابت ہوا۔ اس کے کانوں میں اپنے کارنر کی طرف سے آنیوالی صدائیں پڑیں۔ "لیو بھاگو......... خدا کے لئے اس سے دور رہو۔" اور لیو بھاگ اٹھا۔ حالانکہ اس کی ٹانگیں لرز رہی تھیں۔ اس کے باوجود اس نے مٹلڈا کو ایک بار پھر اپنا تعاقب کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس بار چمپئن میں طاقت نہیں تھی لیکن وہ پہلے سے زیادہ ہوش مند تھا۔ وہ رفتار کی کمی کا ازالہ اپنی پھرتی اور تیز مڑنے کی صلاحیت سے کر رہا تھا۔ اس نے بھاگ دوڑ میں شطرنج کے تمام مہروں کا انداز اپنایا......... پیدل......... فرزیں......... فیل......... رخ......... اور سب سے عجیب چال گھوڑے کی چال.........
کیونکہ وہ انتہائی اچانک انداز میں اپنی سمت تبدیل کر لیتا تھا۔ اس راؤنڈ کے دو منٹ اسی آنکھ مچولی میں گزر گئے۔ لیو کی کوشش تھی کہ کسی طرح مٹلڈا کا توازن بگڑ جائے۔ پھر اسے موقع مل گیا۔ جھکائی کی وجہ سے مٹلڈا کا توازن بگڑ گیا۔ وہ اس وقت دفاع کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ تھکے ہوئے انسان نے مٹلڈا کے پیٹ میں دو پنچ مارے۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے پنچ بے جان ہیں۔ وہ پیچھے ہٹا تاکہ بقا کی دوڑ دوبارہ شروع کرے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ وہ

مٹلڈا کو مارنے میں کامیاب ہوا تھا' پنچ بے جان سہی لیکن بہرحال یہ ایک اعزاز تھا۔

وہ سب کچھ اتنی سرعت سے ہوا کہ کوئی نہ سمجھ سکا۔ صرف ماہرین ہی اس غیر معمولی نتیجے کا اندازہ لگا سکے۔ ڈیوک چند لمحے مٹلڈا کو گھورتا رہا۔ پھر اس نے مرے کو جھنجھوڑ ڈالا۔ "میرے خدا! مٹلڈا کو دیکھو۔ کیا ہو گیا ہے اسے؟" اس نے چیخ کر کہا۔

مٹلڈا بھی پیچھے ہٹ گیا تھا اور رسیوں سے ٹکا کھڑا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر تھے اور آنکھوں میں مجروح حیرت کا واضح تاثر۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے دو موٹے موٹے قطرے اس کی تھوتھنی پر ڈھلک آئے۔ ڈیوک کو ایسا لگا کہ مٹلڈا کے چہرے کا تاثر اس بچے کے تاثر سے ملتا جلتا ہے' جسے اس کے کسی بزرگ نے پہلی بار مارا ہو۔ وہ تاثر جسمانی تکلیف اور کسی کا بھرم ٹوٹنے کی اذیت سے عبارت تھا۔ جیسے کوئی خوش فہمی دور ہو گئی ہو' جیسے کوئی سپنا ٹوٹ گیا ہو' جیسے کوئی عزیز اور محبوب ہستی دغا دے گئی ہو۔ ڈیوک نے اس تاثر کے علاوہ بھی کچھ دیکھا۔ مٹلڈا کے قدموں کے پاس' فرش پر بیکر نے جلدی تولیا پھینکا۔ مٹلڈا کا پیشاب خطا ہو گیا تھا۔

"میرے خدا.......... وہی ہوا نا۔" بیکر تقریباً رو دیا "آہ بے چارہ مٹلڈا.......... میرا مٹلڈا ختم ہو گیا۔" اس کی آواز میں درد تھا.......... لہجے میں کرب اور اذیت۔

ریفری نے مٹلڈا اور لیو کو دوبارہ لڑنے کا اشارہ کیا لیکن مٹلڈا اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ وہ رسیوں سے پیٹھ لگائے کھڑا تھا اور اب آنسو اس کی آنکھوں سے مسلسل بہہ رہے تھے۔ اس کی تھوتھنی بھیگ گئی تھی۔ تماشائی کچھ بھی نہیں سمجھ سکے تھے۔ ہر طرف دبی دبی سرگوشیاں گونج رہی تھیں۔ پھر بیکر کی آواز فضا میں ابھری۔ اس کے لہجے میں درد بھری التجا تھی۔ "خدا کے لئے' اب اسے مٹلڈا کو نہ مارنے دینا۔ یہ میرا عزیز ترین دوست ہے۔ میرے دکھوں کا ساتھی۔ برے وقتوں کا رفیق۔ خدا کے لئے!" اب وہ بری طرح سسک رہا تھا۔

لیو کو ناقابل فہم سا احساس ہوا کہ پانسہ پلٹ چکا ہے۔ وہ جنگجوؤں کے سے انداز میں مٹلڈا کی طرف بڑھا لیکن وہ اب بھی محتاط تھا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں یہ بھی مٹلڈا کی کوئی چال نہ ہو۔ مٹلڈا کے ہاتھ اب بھی اس کے اپنے پیٹ پر تھے۔ اس نے اپنے دفاع

کی کوشش نہیں کی تھی۔ لیو نے اپنی بچی کھچی قوت مجتمع کرتے ہوئے اس کے دونوں پہلوؤں میں ایک لیفٹ' ایک رائٹ مارا۔ مٹلڈا چاروں پیروں سے فرش پر بیٹھ گیا۔ اب وہ باکسر نہیں' صرف ایک کنگارو تھا.......... ایک چوپایہ!

تماشائیوں کے نعروں نے اسٹیڈیم کو ہلا کر رکھ دیا۔ "میرے خدا!" ڈیوک کراہا۔ "یہ تو ڈھیر ہی ہو گیا۔"

"اٹھو مٹلڈا مردود!" مرے نے چیخ کر کہا۔ "تمہیں بالکل چوٹ نہیں لگی ہے۔"

پیٹر' مرے کے برابر ہی بیٹھا تھا۔ اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ "گیا تمہارا مٹلڈا۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ پیٹ میں ایک پنچ بھی نہیں سہار سکتا۔"

مٹلڈا' لیو کے قدموں میں رینگتا رہا۔ لیو چنگھاڑتا رہا۔ "اٹھو ذلیل جانور.......... اٹھو.......... تاکہ میں تمہاری مزید ٹھکائی کر سکوں۔"

یہ وہ موقع تھا' جہاں لوگ بھڑک اٹھتے ہیں' مجمع فسادیوں کے گروہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ کسی کو کچھ بھی تو معلوم نہیں تھا۔ لیو کے پنچ کتنے زور دار تھے؟ کیا مٹلڈا بری طرح زخمی ہوا تھا؟ وہ ناک ڈاؤن ہوا تھا' گرا تھا یا بزدلی کی وجہ سے میدان چھوڑ گیا تھا؟ کسی کو کچھ معلوم نہیں تھا۔ پھر اچانک ہپیوں کے سیکشن کی طرف سے ہوٹنگ شروع ہونے لگی۔ خود فریبی میں مبتلا لوگوں نے اپنے ہیرو کی مذمت شروع کر دی تھی۔

ریفری بھی الجھ کر رہ گیا تھا۔ وہ اسے کیا سمجھے' مٹلڈا کے دستانے رنگ کے فرش کو چھو رہے تھے لیکن وہ نہ تو جسمانی تکلیف میں تھا نہ زخمی ہوا تھا۔ ہاں' وہ بہت زیادہ دکھی نظر آ رہا تھا۔ بہرحال ریفری نے خود کو سنبھالا اور لیو کو کندھوں سے تھام کر دور ہٹا دیا۔ سو فائٹس کے تجربے نے چیمپئن کو ڈسپلن یاد دلایا اور وہ پیچھے ہٹ گیا لیکن اب وہ ہسٹریائی انداز میں زاروقطار رو رہا تھا۔ ویٹرنری ڈاکٹر مضطربانہ انداز میں ادھر ادھر گھومتے ہوئے کچھ کہہ رہا تھا لیکن اس کی سننے والا کوئی نہیں تھا۔ ٹائم کیپر کے حواس کسی نہ کسی طور پر برقرار رہے تھے۔ اس نے لیو ڈیکریٹی کے ہٹتے ہی ناک ڈاؤن کا خیال رکھا تھا۔ چنانچہ ریفری نے گنتی شروع کی۔ گنتی ختم ہو گئی لیکن مٹلڈا نے اپنی جگہ سے جنبش نہیں کی۔

اس بار تماشائیوں کے شور میں کسی سمندری طوفان کی سی گھن گرج تھی۔ لیو کے

ساتھیوں نے اسے کندھوں پر اٹھالیا تھا اور رقص کر رہے تھے۔ بیکر رِنگ میں داخل ہوا، گھٹنوں کے بل مٹلڈا کے سامنے بیٹھا اور اس کا سر اپنے سینے سے لگا لیا۔ وہ اسے تھپتھپا رہا تھا، پیار بھری سرگوشیاں کر رہا تھا۔ پھر وہ مٹلڈا کو اس کے کارنر میں لے گیا..........

لیکن مٹلڈا چاروں پیروں پر چل رہا تھا۔ اناؤنسر اعلان کر رہا تھا۔ "ٹائم 2 منٹ 29 سیکنڈ، چوتھا راؤنڈ۔ ونر بائی اے ناک آوٹ اینڈ اسٹل چمپئن لیوڈیکرٹی۔" اب لیو کے سامنے درجنوں مائکروفون تھے اور اس سے سوالات کئے جا رہے تھے۔ ایک پولیس والا مٹلڈا کے کارنر میں چلا آیا۔ "اسے یہاں سے لے جاؤ۔ ہم کوئی مشکل کھڑی نہیں کرنا چاہتے۔" اس نے سخت لہجے میں کہا لیکن اسی وقت ویٹرنری ڈاکٹر رِنگ میں داخل ہوا اور اس نے مٹلڈا کا معائنہ کیا۔

"یہ ٹھیک تو ہے؟" ڈیوک نے ڈاکٹر کو پکارا۔

ڈاکٹر چند لمحے مٹلڈا کے پیٹ کو جگہ جگہ سے دباتا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ تکلیف ہو گی تو دبانے کا ردعمل بھی ہو گا۔ پھر ڈاکٹر نے سر ہلاتے ہوئے اعلان کیا۔ "یہ ٹھیک ٹھاک ہے۔"

مٹلڈا اینڈ کمپنی رِنگ سے نکلی تو کسی نے ان کی طرف توجہ ہی نہیں دی۔ وہ سب لیوڈیکرٹی کی فتح کی خوشی میں سرشار تھے۔ بیکر بری طرح رو رہا تھا۔ پیٹرک اور سلیمان پیچھے پیچھے تھے۔ وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتے رہے۔ ڈیوک انہیں دیکھتا رہا۔ پھر یہ دیکھ کر اسے تعجب ہوا کہ سلیمان اور پیٹرک کی باچھیں کھلی جا رہی تھیں۔ ڈیوک کو رہ رہ کر احساس ہو رہا تھا کہ اس معاملے میں کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ہے۔ ڈرامائی نوعیت کی گڑبڑ۔ وہ سوچتا رہا۔ "وہ دونوں مردود سلیمان اور پیٹرک کوئی اہم بات جانتے ہیں، جو میں نہیں جانتا۔" ڈیوک نے سوچا اور زور سے سر جھٹک کر اپنے ٹیلی گرافسٹ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

☆------------☆------------☆

اگلی صبح ڈیوک ناشتے کی میز پر مرکری کا لیٹ ایڈیشن دیکھ رہا تھا۔ پہلے صفحے پر مٹلڈا کی وہ تصویر تھی، جس میں وہ لیوڈیکرٹی کے قدموں میں رینگتا نظر آ رہا تھا۔ ڈیوک اس

تصویر کو دیکھ کر کڑھ رہا تھا اور بڑبڑا رہا تھا۔ برڈی پریشان تھی کیونکہ ڈیوک پریشان نظر آ رہا تھا۔ مگر گزشتہ رات برڈی کو ایک خوشی ملی تھی۔ ڈیوک نے اسے اپنے دفتر میں ایف بی آئی والوں کی آمد کے متعلق بتایا تھا اور کہا تھا کہ اب وہ مسز ڈیوک کہلائے گی۔ ڈیوک نے اس سلسلے میں ایک دعوت کا اہتمام کرنے کا فیصلہ بھی کیا تھا۔ برڈی ایف بی آئی والوں کی آمد کا اپنی شادی سے تعلق تو نہیں سمجھ سکی تاہم اس کے لئے یہی کافی تھا کہ اب وہ شادی خفیہ نہیں رہے گی۔ وہ ڈیوک کے سامنے بیٹھی اسے والہانہ نگاہوں سے تک رہی تھی۔

ڈیوک نے فائٹ پر دوسرے اخباروں کے تبصرے بھی پڑھے۔ یہ بات اس کے لئے اطمینان بخش تھی کہ بیشتر اخبارات نے شکست کے دہانے سے فتح کی صورت میں ابھرنے والے چمپئن کی مدح سرائی پر زور دیا تھا۔ انہوں نے لیو کے حوصلے اور اسٹیمنا کو سراہتے ہوئے اسے عظیم ترین فائٹ قرار دیا تھا۔ دو اخباروں نے ڈیوک کی خود نوشت سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا تھا۔ صرف ٹائمز کے تجربہ کار باکسنگ رائٹر جونز نے مٹلڈا کے اچانک ڈھیر ہو جانے کو تعجب خیز قرار دیا تھا۔ اس نے لکھا تھا کہ اس سلسلے میں اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا، جب تک آدمی کنگارو کے اندرونی سسٹم اور اس کی ذہنی کیفیات اور رویوں سے واقف نہ ہو۔ بہرحال غریب بچوں کے مفت خوراک فنڈ میں بیس لاکھ ڈالر کا اضافہ ڈیوک کی بہت بڑی فتح تھی۔ اس کے باوجود وہ اداس، مشکوک اور خود سے ناراض تھا۔ اسے توہین کا انجانا احساس ڈس رہا تھا۔ فائٹ پر اس کا تبصرہ دوسرے اسپورٹس رائٹرز سے مختلف نہیں تھا، فرق صرف اتنا تھا کہ اس کا تبصرہ زبان و بیان کے اعتبار سے بہتر تھا۔ اس کا منہ بن گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے اختتام کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے، جھوٹ ہے، لیکن اسے جھوٹ کی نوعیت کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے حقیقت نہیں لکھی ہے کیوں کہ وہ حقیقت سے لاعلم تھا۔ مٹلڈا ابتدا ہی سے اس کا.......... اور صرف اس کا کھیل تھا.......... وہ اس کی دریافت تھی..........
لیکن آخری بار اس نے بھی وہی کچھ لکھا تھا، جو دوسروں نے لکھا تھا۔ اسے احساس تھا کہ اس کی فوقیت کلائمکس پر پہنچ کر اس سے چھن گئی ہے.......... بلکہ چھین لی گئی ہے..........
اور چھیننے والے وہی تین افراد ہیں.......... سلیمان، پیٹرک اور بیکر۔ اس نے فیصلہ کیا کہ

انہیں اپنے دفتر میں بلا کر کمرا لاک کر کے ان سے حقیقت اگلوائے گا۔

"تم کچھ فکر مند ہو؟" اچانک برڈی نے پوچھا۔ "تم اس کامیابی پر خوش کیوں نہیں ہو؟"

"مالی اعتبار سے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔" ڈیوک نے اعتراف کیا۔ "لیکن اخلاقی اعتبار سے.......... میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مجھے نہیں معلوم کہ مٹلڈا اس ذلت آمیز شکست سے کیوں دو چار ہوا۔ لیوڈیکرٹی کے پنچ بالکل بے جان تھے اور کسی بچے کا بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ گویا مجھے بے وقوف بنایا گیا ہو۔"

"نہیں ڈیوک.......... تم بہت ہوشیار آدمی ہو.......... بہت ذہین ہو۔ مٹلڈا کو جو کچھ بھی ہوا' اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں تھا۔"

"نہیں برڈی.......... تم نہیں سمجھ سکو گی۔" ڈیوک نے آہ بھر کر کہا۔ "مجھے بے خبری پسند نہیں ہے۔ میں ہر چیز کے بارے میں سب کچھ جاننا چاہتا ہوں۔"

"ممکن ہے' مٹلڈا کے لئے یہ پہلا موقع ہو کہ کسی نے اسے مارا ہو۔" برڈی نے رائے زنی کی۔

ڈیوک نے سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ "اب میں دفتر جاؤں گا ڈیئر۔" اس نے کہا۔

دفتر پہنچ کر اس نے سلیمان کو فون کیا اور اسے اپنے دونوں ساتھیوں سمیت دفتر آنے کی ہدایت کی۔ پھر وہ میز کی طرف متوجہ ہوا۔ میز پر اخبار کے مالک کا بھیجا ہوا ٹیلی گرام پڑا تھا۔ "ڈیوک.......... میری طرف سے دلی مبارک باد۔ میں نے تمہیں ڈھائی ہزار ڈالر بونس دینے کا فیصلہ کیا۔ کمانڈر جیسن" ڈیوک نے بے زاری سے ٹیلی گرام کو ایک طرف پھینک دیا۔ کوئی اور وقت ہوتا تو یہ خبر اس کے لئے خوشی کا باعث ہوتی' لیکن اس وقت تو وہ خود کو دنیا کا سب سے بڑا احمق سمجھ رہا تھا۔

پھر اچانک اسے انکل نونو کا خیال آگیا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس معاملے میں انکل نونو نے کوئی گڑبڑ کی ہو۔ اس نے مٹلڈا کی غذا میں کوئی ملاوٹ کر دی ہو اور اب بیٹھا اس پر ہنس رہا ہو لیکن یہ ممکن نہیں تھا۔ مٹلڈا رنگ میں داخل ہوا تھا تو پوری طرح چاق و چوبند تھا۔ پھر کیا بات ہو سکتی ہے؟ اسے یاد آیا کہ شروع میں اس نے برڈی کو عطیہ سیکشن

میں بٹھانے کا فیصلہ کیا تھا کہ شاید وہاں اسے جو یا پُراسرار انکل نونو نظر آجائے جسے وہ انکل نونو کی حیثیت سے ہرگز نہیں جانتی تھی لیکن اس نے خود ہی یہ فیصلہ تبدیل کر دیا۔ یہ برڈی پر ظلم تھا۔ اس کے لئے جو یا انکل نونو ایک ایسا باب تھا جو ختم ہو گیا تھا۔ چنانچہ اس نے برڈی کو تمیں قطار پیچھے بٹھایا تھا۔ وہ دیانتدار آدمی تھا اور اس نے برڈی کے لئے سو ڈالر کا ٹکٹ خریدا تھا۔ اسے یہ احساس بھی تھا کہ انکل نونو کو بے نقاب کرنا اس کی ذمے داری نہیں تیلن مٹلڈا کی شکست کے حقیقی اسباب جاننا اس کی ذمے داری ہے۔ مٹلڈا صرف ایک پنچ کے بعد مقابلے سے عملاً دست بردار کیوں ہوا تھا؟ وہ اس بارے میں کچھ نہیں لکھ سکا تھا.......... اور یہ بات اس کے ضمیر پر بوجھ بن گئی تھی۔ "جونز نے درست لکھا ہے۔" وہ بڑبڑایا۔ "مٹلڈا نے اس لمحے باکسنگ کو خیرباد کہہ دیا تھا۔ مگر کیوں؟"

دروازہ کھلا اور چپراسی نے کہا۔ "باہر کچھ لوگ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔"

"بھیج دو۔" ڈیوک نے کہا' پھر اس نے اخبار ایک طرف رکھا اور کرسی سے کمر ٹکا کر بیٹھ گیا۔ وہ تینوں کمرے میں داخل ہوئے۔ "دروازہ بند کر دو۔" ڈیوک نے کہا۔

وہ تینوں بیٹھ گئے۔ کمرے کا ماحول کشیدہ سا تھا۔ خاموشی تکلیف دہ ہو گئی تھی۔ ڈیوک انہیں چبھتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتا رہا پھر بولا۔ "اب شروع ہو جاؤ۔ کیا ہوا تھا؟"

تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا' جیسے فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہے ہوں کہ جواب کون دے' پھر سلیمان نے کہا۔ "آپ نے اخبار میں درست ہی لکھا ہے مسٹر ڈیوک۔ لیو بار بار اٹھتا رہا۔ دوسری طرف مٹلڈا بے پرواہ ہو گیا۔ شاید اس کی وجہ شوروغل ہو۔ بہرحال لیو کو موقع مل گیا اور اس نے پنچ مارے' ایسے پنچ جو کسی کو بھی ناک آؤٹ کر سکتے تھے۔ وہ پنچ فاؤل لائن سے نیچے مارے گئے تھے لیکن ریفری توجہ نہ دے سکا۔ اس کے باوجود مٹلڈا اٹھ جاتا لیکن ریفری نے گنتی بہت تیز کی.........."

"بکواس مت کرو۔ مجھے بیوقوف بنا رہے ہو۔ حقیقت اگل دو۔" ڈیوک غرایا۔

تینوں نروس نظر آنے لگے۔ سلیمان خوفزدہ سے انداز میں تھوک نگل کر رہ گیا۔

"بات یہ ہے ڈیوک۔" پیٹرک نے ہمت کر کے کہا۔ "مٹلڈا دو راؤنڈ سے زیادہ کبھی نہیں لڑا تھا۔ ایک بار گھنٹی نے لیو کو بچا لیا.......... صرف تین سیکنڈ کے فرق سے لیکن چوتھے

راؤنڈ میں مٹلڈا تھک چکا تھا۔ اس کے پاس جو کچھ تھا' وہ پہلے تین راؤنڈ میں خرچ کر چکا تھا پھر لیو نے فاؤل پنچ مارے۔ ریفری کو اسے نااہل.........."

"فضول بکواس!" ڈیوک دہاڑا۔ "نہ تو مٹلڈا تھکا ہوا تھا نہ وہ فاؤل پنچ تھے۔ برڈی کا کہنا ہے کہ ممکن ہے' مٹلڈا پہلی بار پٹا ہو اور یہ اس کا ردِ عمل ہو لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ میں کنگارو کے متعلق کچھ نہیں جانتا لیکن مجھے اتنا علم ہے کہ اس لمحے مٹلڈا نے باکسنگ ہمیشہ کے لئے ترک کر دی۔" یہ کہہ کر ڈیوک' بیکر کی طرف متوجہ ہوا۔ "تم بتاؤ بیکر.......... اصل بات کیا ہے؟"

ان تینوں نے مضطرب ہو کر ایک دوسرے کو دیکھا' سلیمان اور پیٹرک کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن ڈیوک نے انہیں ڈانٹ دیا۔ "تم دونوں خاموش رہو۔ میں بیکر سے بات کر رہا ہوں۔ ہاں بیکر؟"

بیکر نے اپنے ساتھیوں سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ "میں جھوٹ نہیں بولوں گا مسٹر ڈیوک۔ مس برڈی کا خیال درست ہے' مٹلڈا کو پہلی بار کسی نے غصے میں پنچ کیا تھا۔"

ڈیوک سنبھل کر بیٹھ گیا۔ "کیا؟ مذاق کر رہے ہو؟" وہ غرایا۔ "تمہارا مطلب ہے' آٹھ سال میں مٹلڈا نے کبھی پنچ نہیں کھایا تھا! یہ ناممکن ہے۔ تم مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہو۔"

بیکر نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا اور بولا۔ "جھوٹ بولنے سے کوئی فائدہ نہیں۔" پھر وہ ڈیوک کی طرف متوجہ ہوا۔ "بات یہ ہے جناب کہ اس فائٹ سے پہلے جو کچھ ہوتا رہا' وہ محض ایک ایکٹ تھا' جیسا سرکس میں ہوتا ہے۔ کنگارو کی فطرت ہے' آپ اسے ایک بار مار دیجئے پھر وہ کبھی سر نہیں اٹھائے گا' کبھی مقابلہ نہیں کرے گا۔ مجھے مٹلڈا سے پہلے اس کا تجربہ ہو چکا تھا۔ میں نے ایک کنگارو کو تین سال پہلے تک تربیت دی تھی۔ ایک بار میں نے اس کی زنجیر سرکس کے ایک آدمی کو تھما دی اور خود کسی کام میں مصروف ہو گیا۔ کنگارو مجھ سے مانوس تھا' وہ نروس ہو گیا۔ اس نے میرے ساتھی کو گھونسا مارا۔ جبلی طور پر میرے ساتھی کا بھی ہاتھ چل گیا۔ اس کے بعد وہ کنگارو کبھی نہیں لڑا۔ اس نے کبھی دستانے نہیں پہنے۔ میرے تین سال برباد ہو گئے۔ کنگارو اندر سے بہت نازک جانور ہوتا

ہے جناب۔"

ڈیوک کی آنکھیں جلنے لگیں۔ مٹلڈا کے دکھ اور آنسوؤں کا معما اس کی سمجھ میں آ رہا تھا۔ "لیکن تم نے کہا تھا کہ وہ ایک دوسرے سے سنجیدگی سے مقابلہ کرتے ہیں اور فطری باکسر ہوتے ہیں۔" اس نے اعتراض کیا۔

"یہ درست ہے جناب۔ وہ یا تو کسی مادہ کنگارو کے لئے لڑتے ہیں یا سرداری کے لئے۔" بیکر نے کہا۔ "اور جیسے ہی ان میں سے کسی کے کوئی ٹھیک ٹھاک پنچ لگتا ہے وہ ہار مان لیتا ہے۔ صرف یہی نہیں' پھر وہ آئندہ اپنے کسی ہم جنس سے نہیں لڑتا' مطیع ہو جاتا ہے ہمیشہ کے لئے۔ یہ ہے کنگارو کی فطرت۔ اسے لڑانا ہے تو اس کا یہ بھرم رکھنا ہو گا کہ وہ ناقابلِ تسخیر ہے۔ جہاں یہ بھرم ٹوٹا' وہیں وہ ہمیشہ کے لئے سرنگوں ہوا۔ عام انسانوں کی بھی یہی فطرت ہوتی ہے۔ مسٹر ڈیوک۔"

ڈیوک کو اپنے ہاتھ پاؤں سرد ہوتے محسوس ہوئے۔ "لیکن مٹلڈا عام کنگاروؤں سے مختلف تھا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے اس کی مہارت دیکھی ہے۔"

"یہ درست ہے جناب۔ وہ واحد کنگارو ہے' جو کھلاڑی تھا اور اس کھیل سے محبت کرتا تھا لیکن جناب' فطرت سے مبرا تو وہ بھی نہیں ہو سکتا۔ فطرت تو نہیں بدل سکتی۔ اس کی مہارت کا یہ عالم تھا کہ مجھے اس کے مقابلے میں دفاع کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ وہ پیدائشی باکسر تھا لیکن بہرحال کنگارو تھا۔ اب اس کی مہارت ماضی کی بات ہے اور ایک بات بتاؤں جناب' اگر کاموگا میں لیو اس کے مقابلے میں اپنے اصل نام سے آتا تو میں کبھی وہ مقابلہ نہ ہونے دیتا۔ میں اسے پانچ سو ڈالر دے دیتا۔ پروفیشنلز کا معاملہ تو آپ جانتے ہی ہیں' جب تک ناک آؤٹ نہ ہو' کوئی باکسر کسی بھی وقت ہٹ کر سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی باکسر ایسا نہیں گزرا' جس نے کبھی کوئی پنچ نہ کھایا ہو۔ یقین کیجئے جب میں نے آپ کے کالم میں پڑھا کہ وہ عالمی مڈل ویٹ چیمپئن تھا تو میں بے ہوش ہوتے ہوتے بچا۔ میرے لئے مٹلڈا ہی سب کچھ تھا۔ وہی میری روزی تھا اور میرے بڑھاپے کی خوشحالی کی ضمانت بھی۔ اگر لیو نے اس دن اسے پنچ کر دیا ہوتا تو میں تباہ ہو جاتا۔"

ڈیوک کے جسم سے پسینہ پھوٹ پڑا۔ "لیکن تم نے اس کے بعد اسے پروفیشنل

باکسروں سے لڑایا؟"

بیکر نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ تینوں پتھر کے مجسموں کی طرح گم صم بیٹھے تھے۔ وہ ڈیوک سے نظریں چرا رہے تھے۔

ڈیوک بپھر گیا۔ "بتاؤ نا............ تم لوگوں نے کیا کیا؟"

آخر کار سلیمان نے سنبھالا لیا۔ "کوئی خاص بات نہیں مسٹر ڈیوک۔ ہم تو ایکٹ ترتیب دے رہے تھے۔ مٹلڈا کا ہر مقابلہ ایک ایکٹ تھا۔ بھلا ایک کنگارو عالمی مڈل ویٹ چمپئن کیسے ہو سکتا ہے۔" اس نے معذرت کے انداز میں کہا کیونکہ یہ بات ڈیوک کے لئے توہین آمیز تھی اور ڈیوک' سلیماں کا ہیرو تھا۔ "آپ کے کالم نے مجھے کامیابی کی راہ دکھائی۔"

"یعنی مٹلڈا کی ہر فائٹ طے شدہ فائٹ' تھی۔ تم تینوں لفنگے' چور' ذلیل............"

"چھوڑو ڈیوک' یہ باتیں مت کرو۔" پیٹرک نے تلخ لہجے میں کہا۔ "تم جانتے ہو کہ لیوڈیکرٹی ایسی ہی فائٹس کے ذریعے چمپئن بنا ہے۔ اس کی چودہ میں سے نو فائٹس طے شدہ تھیں اور ان کے پیچھے انکل نونو کا ہاتھ تھا۔ اس کے باوجود تم نے لیو کو اپنے چیریٹی پروگرام کے لئے استعمال کیا۔ اگر تم اتنے ہی حق پسند ہو تو تمہیں لیو جیسے گندے باکسر کی فائٹ کو پروموٹ ہی نہیں کرنا چاہئے تھا لیکن تم تو خود کو عقل مند ثابت کرنا چاہتے تھے۔ تم لیو' پنکی اور انکل نونو کو نیچا دکھانا چاہتے تھے۔ میرے شریف اور دیانتدار دوست............ اس فراڈ کا آغاز بھی تمہارے کالم سے ہی ہوا تھا............"

"آپ سلیمان اور پیٹرک سے خفا نہ ہوں۔" بیکر نے جلدی سے کہا۔ "قصوروار میں ہوں۔ یہ تو مٹلڈا کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔"

ڈیوک نے پیٹرک کے چہرے سے نظریں ہٹالیں۔ پیٹرک کے بیان کردہ حقائق نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔

"آپ کا کالم پڑھنے کے بعد یہ دونوں میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ آپ مٹلڈا کی پشت پناہی کر رہے ہیں' مٹلڈا کو عالمی چمپئن قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ ہم مٹلڈا کی فائٹس کے ذریعے لاکھوں کما سکتے ہیں۔ میں نے انہیں کنگاروؤں کی فطرت کے بارے

میں بتایا۔ انہوں نے بائبل پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی کہ یہ مٹلڈا کو اس طرح ضائع نہیں ہونے دیں گے۔"

"لیکن تم لوگوں نے باکسروں کو اس بات پر رضامند کیسے کیا کہ وہ مٹلڈا کو ہٹ نہیں کریں گے؟ وہ تمہیں ڈبل کراس بھی کر سکتے تھے۔"

پیٹرک کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔ "انسان بہت لالچی ہوتا ہے مسٹر ڈیوک' آپ دولت سے ہر چیز خرید سکتے ہیں۔ ہم انہیں منہ مانگی رقم دیتے تھے کیونکہ ہمارے عزائم بلند تھے۔ کہیں کہیں ہمیں ایسے انسانوں سے بھی واسطہ پڑا جنہیں ہم خرید نہیں سکے' جو انسانی وقار کو زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ ایسے موقعوں پر میں نے اپنے باکسر استعمال کئے۔ لیکن فرضی ناموں سے۔"

"تو مسٹر ڈیوک' یہ ایکٹ تھا............" سلیمان نے کہا۔ "اور میں نہیں سمجھتا کہ ہم نے کوئی بددیانتی کی ہے۔ ایکٹ تو ایکٹ ہوتا ہے۔ آپ تھیٹر میں ڈراما دیکھتے ہیں۔ ایک اداکار دوسرے اداکار کو شوٹ کر دیتا ہے۔ شوٹ ہونے والا ظاہر کرتا ہے کہ وہ مر گیا' لیکن وہ مرتا تو نہیں نا۔ تو یہ بددیانتی تو نہیں ہوئی۔ ہے نا مسٹر ڈیوک؟" اس نے پُرامید لہجے میں پوچھا۔ اسے پھر حنا یاد آ گئی۔

عجیب منطق تھی۔ ڈیوک نے محسوس کیا کہ اس غیر منطقی منطق کے سامنے اس کا فلسفہ اخلاقیات دھرا رہ گیا ہے۔ "گویا تم چودہ جعلی ناک آؤٹس کے ذریعے ٹائٹل فائٹ تک پہنچے؟"

"نہیں مسٹر ڈیوک............ وہ ناک آؤٹس جعلی نہیں تھے۔" بیکر نے احتجاج کیا۔ "ہم نے ہر باکسر کو صرف اس بات پر مجبور کیا تھا کہ وہ مٹلڈا کو ہٹ نہیں کرے گا۔ انہیں اپنا دفاع کرنے کا حق حاصل تھا لیکن وہ مٹلڈا کی مہارت کے سامنے نہ ٹک سکے۔ مٹلڈا نے ان میں سے ہر ایک کو زیپ کیا تھا۔"

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں مسٹر ڈیوک۔ ہم نے کوئی بددیانتی نہیں کی۔" سلیمان نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

ڈیوک اپنی مسکراہٹ نہ چھپا سکا۔ "ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔" اس نے کہا۔ "اور

اب اہم ترین سوال۔ لیو اپنے ٹائٹل کا دفاع کر رہا تھا۔ اس نے اس فائٹ کے لئے محنت بھی کی تھی۔ یہ بھی طے تھا کہ وہ مٹلڈا کو ہٹ کرے گا۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے اسے خریدنے کی کوشش کی؟"

وہ تینوں پھر خاموش ہو گئے اور نظریں چرانے لگے۔ ڈیوک کو احساس ہو گیا کہ ابھی حقیقت پوری طرح سامنے نہیں آئی ہے۔

پھر اچانک پیٹرک نے زوردار قہقہہ لگایا اور بولا۔ "کی تھی، لیکن لیو نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا کہ وہ مٹلڈا کی تھوتھنی کا نقشہ بگاڑ دے گا اور اسے اپنے پنچ سے آسٹریلیا واپس پہنچا دے گا۔"

"لیکن وہ ایسا نہ کر سکا۔" سلیمان نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"خیر، لیو کے انکار کے بعد تم نے کیا کیا؟" ڈیوک نے پوچھا۔ "اور ہاں.......... مٹلڈا کے کنگارو بن جانے کے بعد تم لوگ دانت کس بات پر نکال رہے تھے؟" اب وہ پیٹرک اور سلیمان سے مخاطب تھا۔

ایک بار پھر خاموشی چھا گئی، تکلیف دہ اور شرم ناک خاموشی۔ ڈیوک میز پر گھونسا مارتے ہوئے دہاڑا۔ "حقیقت اگل دو ورنہ میں.........."

"حقیقت یہ ہے کہ ہم اس سے پہلے ہی مٹلڈا کو انکل نونو پر تھوپ چکے تھے۔" پیٹرک نے جواب دیا۔

ڈیوک حیرت زدہ رہ گیا۔ "کیا.......... کیا کہا تم نے؟" وہ چلایا۔

"ہم جانتے تھے کہ اس مقابلے کے بعد مٹلڈا کسی کام کا نہیں رہے گا۔ صرف چڑیا گھر والے ہی اسے قبول کریں گے۔ دوسری طرف انکل نونو جیسے لوگوں کے لئے ان کی انا بے حد اہم ہوتی ہے۔ وہ ہارنا کبھی گوارا نہیں کرتے اور ریکارڈ کے مطابق مٹلڈا ایک جیتنے والا گھوڑا تھا۔ اس لئے اس نے ہمیں مٹلڈا کو خریدنے کی آفر کی تھی۔"

"پیش کش خود اس نے کی تھی، ہم اس کے پاس نہیں گئے تھے کیونکہ یہ بات دیانت داری کے خلاف ہوتی۔" سلیمان نے صفائی پیش کی۔

"میں بیچنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ مٹلڈا میرا دوست ہے۔" بیکر نے کہا۔ "وہ بھائیوں

کی طرح مجھے چاہتا تھا لیکن دو دوٹ کے مقابلے میں، میں کیا کر سکتا تھا۔"

"قیمت کیا طے پائی؟" ڈیوک نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"دس لاکھ ڈالر۔" پیٹرک نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ "وہ ہم تینوں نے آپس میں تقسیم کر لئے۔"

"اس کے علاوہ مٹلڈا کے ناک آؤٹ ہونے کے بعد اب میں لیوڈیکرٹی کا منیجر ہوں۔ پنکی کی چھٹی کر دی گئی ہے۔" سلیمان نے کہا۔

"میں نہیں، ہم کہو۔ اب ہم دونوں لیوڈیکرٹی کے منیجر ہیں۔" پیٹرک نے اسے یاد دلایا۔

ڈیوک ششدر رہ گیا۔ وہ باکسنگ کا ماہر تھا۔ ایک تجربے کار کالم نویس اور اسپورٹس ایڈیٹر تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ کس قدر بے خبر ہے۔ فائٹ کے سلسلے میں ایسی سودے بازیاں آج سے نہیں، برسوں سے ہو رہی تھیں لیکن اس بات کا علم ہونے کے باوجود وہ اس فائٹ کی حقیقت نہیں بھانپ سکا تھا، جس کا پروموٹر وہ خود تھا۔ "تم نے مذاکرات کس کے ساتھ کئے تھے؟" اس نے پوچھا۔ "براہ راست انکل نونو کے ساتھ؟ تمہیں بلانے کون آیا تھا؟"

"کوئی جونی نامی شخص تھا۔" پیٹرک نے جواب دیا۔ "اس کی اپنی بروکر فرم ہے۔ وہ متمول آدمی دکھائی دیتا تھا اور واقعتاً انکل نونو کی نمائندگی کر رہا تھا۔"

"یعنی انکل نونو نے مٹلڈا کے بدلے لیوڈیکرٹی تمہیں دیا اور ساتھ ہی دس لاکھ ڈالر بھی!" ڈیوک کے لہجے میں حیرت تھی۔ "انکل نونو کو کیا ملا۔ محض ایک کنگارو.......... بے کار کنگارو!"

"میں نے سنا ہے انکل نونو نے ہارورڈ میں تعلیم حاصل کی ہے۔ تعلیم کا یہی نتیجہ ہے۔ اس کا باپ زندہ ہوتا تو یہ سودا کبھی نہ کرتا۔"

لیکن ڈیوک نے کچھ نہ سنا۔ وہ تو قہقہے ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ دنیا میں بڑے بڑے فراڈ ہوتے ہیں لیکن دیانت دار سلیمان اینڈ کمپنی کا فراڈ بے نظیر تھا۔ پھر اس کے لئے ضبط ممکن نہ رہا۔ وہ ہنستا رہا.......... ہنستے ہنستے اس کے پیٹ میں بل پڑ گئے۔ وہ

تینوں ہونقوں کی طرح منہ کھولے اسے دیکھتے رہے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اسے ہنسی کس بات پر آ رہی ہے۔ ہنستے ہنستے ڈیوک کے آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔

"میں شرط لگا سکتا ہوں کہ انکل نونو سچ مچ رو رہا ہوگا۔" پیٹرک نے کہا۔

اچانک بلی بیکر نے رونا شروع کر دیا۔ "میں نے اپنا کنگارو ایک قاتل کو فروخت کر دیا۔" اس نے کہا۔ "وہ میرے لئے بھائیوں کی طرح تھا۔ انکل نونو کو پتا چلے گا کہ اب وہ ایک ناکارہ کنگارو ہے تو.......... تو وہ اسے شوٹ کر دے گا۔ آہ.......... میں نے اپنے دوست کو ایک قاتل کے سپرد کر دیا۔"

"غم نہ کرو۔" سلیمان نے اسے تسلی دی۔ "اب تم اتنے دولت مند ہو کہ کنگاروؤں کا پورا ریوڑ خرید سکتے ہو۔"

"سودا ہو چکا ہے۔ رقم بینک میں موجود ہے۔" پیٹرک نے ڈیوک کو بتایا۔ "اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟"

"لوگوں کو حقیقت بتاؤں گا۔ تم بدمعاشوں کے جھوٹ کا پردہ چاک کروں گا۔ یہ معاملہ ابتدا سے آخر تک فراڈ تھا۔ تم تینوں لٹکے ہوئے نظر آؤ گے' میں.........."

سلیمان نے فوراً اپنا پسندیدہ راگ لاپنا شروع کر دیا۔ "مسٹر ڈیوک' اس دور کا معیار دیانت کیا ہے؟ دیانت کہاں پائی جاتی ہے؟ ہر شخص کا اپنا ایک معیار ہے' اپنے اصول ہیں۔ دوسرے کو تکلیف پہنچانے میں کوئی حرج نہیں' بس شرط یہ ہے کہ زیادہ تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ اگر کوئی شخص بے وقوف ہے اور مزید بے وقوف بننے کا خواہش مند ہے تو اس کی خواہش پوری کرنے میں حرج ہی کیا ہے.........."

"شٹ اپ سلیمان!" پیٹرک نے اس کی بات کاٹ دی۔ "مجھے بھی کچھ کہنا ہے۔" وہ ڈیوک کی طرف متوجہ ہوا اور طنزیہ لہجے میں بولا۔ "تم بڑی دیانت بگھارتے ہو۔ چلو اپنے امیچور باکسنگ ٹورنامنٹ کی بات کرو۔ پانچ ہزار لڑکے 75 ڈالر کے ایک میڈل کے لئے لڑتے ہیں.......... جان مارتے ہیں۔ تم ان سے ایک لاکھ ڈالر کماتے ہو۔ کم از کم بیس لاکھ ڈالر کے تمہیں اشتہارات ملتے ہیں۔ ایک لاکھ ڈالر مفت خوراک فنڈ میں چلا جاتا ہے۔ تمہاری اور تمہارے اخبار کی ساکھ بنتی ہے۔ تم لوگ بڑے مخیر بنتے ہو نا' دیانت

داری کا ڈھنڈورا پیٹتے ہو' مگر کس دیانت کی بات کرتے ہو تم؟ نیکی کرتے ہو تو پبلسٹی بھی کماتے ہو اور دولت بھی سمیٹتے ہو۔ اس کے علاوہ اچھے بھی بنتے ہو۔ تم ذرا مجھے اس بات کا جواب دو۔"

ڈیوک نے محسوس کیا کہ وہ پہلی بار پیٹرک کا احترام کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ پیٹرک کے پاس کئی باکسر ہیں اور وہ انہیں لڑاتا ہے لیکن وہ ان کا خیال بھی رکھتا ہے۔ اس کا اپنا ایک ضابطہ اخلاق اور معیار دیانت ہے' اور وہ اس سے انحراف نہیں کرتا۔ اس کے باکسر کبھی بھیک مانگتے نظر نہیں آتے۔ وہ باکسنگ کے قابل نہیں رہتے تو وہ ان کے لئے ملازمت تلاش کرتا ہے اور جب تک ملازمت نہیں ملتی' ان کے اخراجات خود برداشت کرتا ہے۔ اس نے مرکری کے امیچور باکسنگ ٹورنامنٹ کے بارے میں بھی ٹھیک ہی کہا تھا اور جرات کا مظاہرہ کیا تھا۔ ڈیوک خود اس ٹورنامنٹ کے انداز سے ناخوش تھا۔ اس کے نزدیک وہ سب کچھ لوگوں کو بے وقوف بنانے کے مترادف تھا۔ واقعی' یہ دیانت تو نہیں تھی۔

لیکن ڈیوک اپنے اخبار کے وقار کو مجروح نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے کہا۔ "میں تم لوگوں کو ہرگز نہیں بخشوں گا۔" لیکن اس بار اس کے لہجے میں پہلے جیسی تندی نہیں تھی۔

"دیکھئے مسٹر ڈیوک!" اس بار سلیمان نے کہا۔ "اگر ہمارے پاس ایک عالمی شہرت یافتہ کنگارو ہے اور انکل نونو اسے خریدنا چاہتا ہے تو کیا ہم اسے نہ بیچیں؟ اور پھر ہم آمدنی میں سے اپنا حصہ مفت خوراک فنڈ میں دے رہے تھے۔ آپ بے شک اپنے کالم کے ذریعے ہمیں رسوا کر سکتے ہیں' ہمیں بددیانت اور چور قرار دے سکتے ہیں لیکن سولی پر صرف ہم تینوں نہیں ہوں گے' آپ بھی ہوں گے۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" ڈیوک بری طرح چونکا۔

"دیکھئے' آپ بہت بڑے آدمی ہیں۔ آپ کو اور آپ کی تحریروں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ نے غریب بچوں کے لئے بہت کام کیا ہے۔ تو کیا اب آپ ہر شخص کو اس کے ٹکٹ کی قیمت واپس کریں گے؟ لوگوں کے نکتہ نظر سے دیکھئے۔ اگر آپ کنگارو

کی کمزوری سے واقف تھے تو آپ کو مقابلہ نہیں کرانا چاہئے تھا۔ آپ نے لوگوں سے تیس لاکھ ڈالر اینٹھے جو ہرگز ایمان داری نہیں ہے اور اگر آپ ناواقف تھے' تو آپ اس کے متعلق بڑھ چڑھ کر کیوں لکھ رہے تھے۔ تحقیق کئے بغیر! اس سے آپ کی بے وقوفی اور نااہلی ثابت ہوتی ہے۔ آپ لیوڈیکرٹی کے ریکارڈ سے بھی واقف تھے۔ اس صورت میں آپ کو اس کی فائٹ پروموٹ کر کے لوگوں کو الو بنانے کا کوئی حق نہیں تھا۔ یہ بھی بددیانتی ہے۔"

اچانک ڈیوک کا سینہ اداسی کے احساس سے بوجھل ہو گیا۔ اس معاملے کی ابتداء مذاق سے ہوئی تھی۔ وہ محض پنکی اور لیوڈیکرٹی کے سوئی چبھونا چاہتا تھا' ہلکی سی سزا دینا چاہتا تھا۔ پھر اسے محسوس ہوا کہ مٹلڈا غیر معمولی باکسر ہے تو اس نے غریب بچوں کے فنڈ کے لئے کچھ کرنے کا فیصلہ کیا لیکن اب وہ بری طرح پھنس چکا تھا۔

پیٹرک کو احساس تھا کہ ڈیوک پریشان ہو گیا ہے۔ اس نے کہا۔ "تم اس معاملے کو اس زاویے سے کیوں نہیں دیکھتے ڈیوک کہ تم نے خود کو عظیم ترین پروموٹر ثابت کیا ہے۔ تم نے ایک بہت بڑا فلاحی کام کیا ہے' نیکی کی ہے۔ انکل نونو کبھی یہ اعتراف نہیں کرے گا کہ وہ اس طرح بے وقوف بنایا گیا ہے۔ رہ گئے ہم۔ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ ہم کچھ کہیں۔ ہم کاروباری لوگ ہیں۔ جہاں تک مٹلڈا کا تعلق ہے' وہ بول نہیں سکتا۔ کسی کو تم سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ جنہوں نے ٹکٹ خریدے' انہوں نے ایک یادگار مقابلہ بھی دیکھا۔ جنہوں نے عطیے دئے' اخباروں میں ان کی تصویریں چھپیں' انہیں شہرت ملی۔ ایک تجربے کار آدمی کی نصیحت مان لو ڈیوک اور ہر بات پی جاؤ۔"

"خدا کے لئے' تم تینوں یہاں سے دفع ہو جاؤ۔" ڈیوک نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔ "میں سوچنا چاہتا ہوں۔"

وہ تینوں اٹھے اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ پیٹرک نے پلٹ کر کہا۔ "زیادہ نہ سوچنا ڈیوک۔"

"ایک منٹ پیٹرک۔ تم نے اس مقابلے پر شرط لگائی تھی؟" ڈیوک نے پوچھا۔

"ہاں' عمر بھر کی کمائی داؤ پر لگا دی تھی۔" پیٹرک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس کے حق میں؟" ڈیوک نے پوچھا۔ حالانکہ جواب اسے معلوم تھا۔

"لیوڈیکرٹی کے سوا کس کے حق میں شرط لگا سکتا تھا۔"

"تم پستی کے آخری درجے سے بھی چار منزل نیچے ہو پیٹرک۔" ڈیوک نے زچ ہو کر کہا۔

"نہیں' میں ایک جواری ہوں۔" پیٹرک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "یہ نہ بھولو کہ میں صرف تین سیکنڈ کے فرق سے سب کچھ ہارتے ہارتے بچا ہوں۔"

ان کے جانے کے بعد ڈیوک دیر تک سر جھکائے سوچتا رہا۔ اسے خود پر غصہ آ رہا تھا۔ کیسے گھٹیا لوگ اس پر طنز کر گئے تھے۔ کیسے لفنگے اور بددیانت لوگ اسے مشورہ دے رہے تھے اور اس کی اپنی پوزیشن کیا تھی؟ وہ ان کی بات ماننے پر مجبور تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ حقیقت کبھی نہیں لکھ سکے گا۔ اس کے علاوہ پیٹرک نے امیچور ٹورنامنٹ کے سلسلے میں جو کچھ کہا تھا' وہ اس کے دل کو چھلنی کر گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ٹورنامنٹ اور مفت خوراک فنڈ دونوں ہی اخبار کی اشاعت بڑھانے کے لئے ہیں۔ نیکی تو ہے لیکن اس میں خلوص نہیں تھا۔ غریب بچوں کو فائدہ بہرحال پہنچتا تھا۔ اب اگر وہ چڑ کر اس سے کنارہ کش ہو جائے تو وہ خودغرض نیکی بھی نہیں رہے گی۔ غریب بچے مفت خوراک کی سہولت سے محروم ہو جائیں گے۔ کنول کیچڑ میں کھلنے کے باوجود پھول ہی رہتا ہے۔

پھر اچانک اس کے دل میں پھانس سی چبھی۔ مٹلڈا؟ اس محبت کرنے والے جانور کا کیا ہو گا' جو ایک پنچ کھانے سے پہلے عظیم ترین باکسر تھا۔ کیلوں اور چاکلیٹ بار کے لئے وہ بچوں کی طرح ندیدا تھا۔ وہ بے زبان جانور اپنے وطن سے ہزاروں میل دور ایک قاتل کے حوالے کر دیا گیا تھا۔

اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح لہرا گیا۔ انکل نونو............ بڑی کا جو............ دونوں نام ملتے جلتے تھے۔ وہ غصے اور توہین و ندامت کے احساس سے دیوانہ ہو رہا تھا۔ اس نے سوچے سمجھے بغیر ڈائریکٹری اٹھائی اور جیوڈی اینجل کا نمبر نکال کر اسے رنگ کر دیا۔ اس نے جیو کی سیکرٹری کو اپنا نام بتایا اور جیو سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ چند لمحے بعد جیو کی آواز سنائی دی تو ڈیوک نے کہا۔ "مسٹر جیو ڈی

اینجل، میں ڈیوک بول رہا ہوں۔ اب تم مٹلڈا کا کیا کرو گے؟"

"اسے روسٹ کراؤں گا۔" جیو نے بلاجھجک کہا۔ "تمہیں بھی مدعو کروں گا۔"

ڈیوک غصے کی وجہ سے آپے سے باہر ہو گیا۔ پہلے تو وہ صرف گالیاں بکتا رہا' پھر اس نے دھمکی دی۔ "میں یہ پوری کہانی مرکری کے پہلے صفحے پر شائع کروں گا۔"

"تم اتنے خفا کیوں ہو ڈیوک؟ میں تو مذاق کر رہا تھا۔ ہاں' تم یقیناً ایسا کر سکتے ہو۔ اپنی خاموشی کی قیمت بتا دو۔"

"اسپورٹس کی دنیا سے نکل جاؤ اور آئندہ کبھی داخل نہ ہونا۔ آج کے بعد اسپورٹس میں کبھی مداخلت نہ کرنا۔"

دوسری طرف چند لمحے خاموشی رہی' پھر جیو نے مہذب لہجے میں کہا۔ "سودا مہنگا نہیں ہے مجھے منظور ہے ڈیوک۔" اس کے ساتھ ہی لائن ڈیڈ ہو گئی۔

☆------------☆------------☆

وہ تینوں لنکن ہوٹل میں اپنے شاندار دفتر میں بیٹھے تھے کہ فون کی گھنٹی بجی۔ پیٹرک نے فون ریسیو کیا۔ "اچھا دیکھتا ہوں۔" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا اور پھر ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھتے ہوئے سلیمان سے بولا۔ "کوئی مس علی رشید ہیں۔ تم سے بات کرنا چاہتی ہیں۔ تم دفتر میں موجود ہو یا نہیں؟"

"اوہ حنا۔" سلیمان اچھل پڑا۔ "ناممکن' میں بے ایمان آدمی ہوں۔ وہ مجھے فون نہیں کر سکتی۔"

"کر سکتی ہے۔ اب تمہارے پاس 5 لاکھ ڈالر ہیں۔" پیٹرک نے کہا۔ اس کا ہاتھ اب بھی ماؤتھ پیس پر تھا۔

"حنا ایسی نہیں ہے۔ جب میں پھکڑ تھا' تب وہ میرے ساتھ تھی۔ اکثر وہی مجھے کھانا کھلاتی تھی کیونکہ میری جیب عموماً خالی رہتی تھی۔ اسے دولت کی کبھی پروا نہیں رہی۔" یہ کہہ کر سلیمان نے پیٹرک سے ریسیور جھپٹ لیا۔ "ہیلو حنا.......... میں سلیمان بول رہا ہوں۔"

"تم کیسے ہو سلیمان؟" حنا نے کمزور لہجے میں پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔ تم کیسی ہو؟" سلیمان کی آواز شدت جذبات سے لرز رہی تھی۔

"ٹھیک ہوں۔" حنا نے جواب دیا۔ کچھ دیر دونوں طرف خاموشی رہی۔ پھر حنا نے پوچھا۔ "تم مصروف ہو سلیمان؟"

"ہاں' ایک مؤکل کا انتظار ہے۔"

"وقت ملے تو ہماری طرف آنا۔ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔"

سلیمان کو یقین نہیں آ رہا تھا۔ "میں آؤں۔ تم مجھے بلا رہی ہو۔ میں ابھی بیس منٹ میں آ رہا ہوں۔"

"لیکن تم مصروف ہو۔" حنا نے کہا۔

"کوئی مصروفیت تم سے ملنے سے زیادہ اہم نہیں ہو سکتی۔" سلیمان نے ریسیور رکھ دیا۔ یہ خیال اسے بعد میں آیا کہ اس نے حنا کو خدا حافظ بھی نہیں کہا تھا۔

"سلیمان' پانچ لاکھ ڈالر بہت ہوتے ہیں۔ دیانت اتنی بڑی چیز نہیں۔" پیٹرک نے کہا لیکن سلیمان سنی ان سنی کر کے دفتر سے نکل گیا لیکن اب وہ سلسلے میں فکرمند تھا۔ اگر پیٹرک کا خیال درست ہے تو؟ اس کا مطلب ہے کہ حنا بھی.......... یعنی بدمعاش ناقابل قبول ہے لیکن کامیاب اور دولت مند بدمعاش قابلِ قبول ہے۔ سلیمان خود صاحب ضمیر تو تھا لیکن وہ اپنے ہر فعل کے لئے جواز گھڑنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ اس کے باوجود وہ حنا کو کھو کر کبھی خوش نہیں رہا تھا۔ پچھتاوے اس کے ساتھ ساتھ چلتے تھے۔

اس نے اطلاعی گھنٹی بجائی۔ حنا نے دروازہ کھولا۔ وہ پہلے سے کچھ کمزور نظر آ رہی تھی۔ رنگت پیلی پڑ گئی تھی۔ وہ اسے نشست گاہ میں لے آئی۔ یہ وہی جگہ تھی' جہاں اس نے ہیرے کی انگوٹھی سلیمان کو واپس کر کے اسے مسترد کر دیا تھا۔ شاید وہ اس ملاقات کے سلسلے میں اپنے ماں باپ سے بات کر چکی تھی کیونکہ ان میں سے کوئی نشست گاہ میں نہیں آیا۔ وہ دونوں وہاں تنہا تھے۔ حنا کو اپنا کام بہت مشکل محسوس ہونے لگا۔ تاہم اس نے حوصلہ کر کے کہا۔ "سلیمان' میں نے ٹی وی پر بھی دیکھا اور اخباروں میں بھی پڑھا ہے' تم ہار گئے ہو نا؟"

سلیمان نے اثبات میں سرہلایا۔

"اور مثلاً۔ کیا وہ زخمی ہوا تھا؟"

"نہیں.......... اس شکست میں یہی تو سب سے اچھا پہلو ہے۔" سلیمان نے جواب دیا۔ "اور اب وہ ریٹائر ہو گیا ہے۔"

حنا نے لانبی پلکیں جھپکا کر اسے دیکھا۔ "اب تم مشکلات سے دوچار ہو۔ ہے نا؟"

"یہی سمجھ لو۔" سلیمان نے کہا۔

تب نے حنا اپنی زندگی کا سب سے دشوار جملہ بولا۔ "سلیمان' کیا تم اب بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو؟"

سلیمان بوکھلا گیا۔ "مذاق کر رہی ہو۔ میں تو شروع ہی سے یہ چاہتا ہوں لیکن تم نے.........."

"پلیز سلیمان! میرے لئے اور دشواریاں نہ پیدا کرو۔" حنا نے اس کی بات کاٹ دی۔ "وہ سب کچھ اپنی جگہ لیکن جن لوگوں سے محبت کی جاتی ہے' مشکل وقت میں ان کا ساتھ نہیں چھوڑا جاتا۔"

سلیمان کی سمجھ میں سب کچھ آ گیا۔ اس کا سینہ فخر سے پھول گیا لیکن اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔ "حنا' تم نے کہا تھا کہ تم مجھ سے محبت نہیں.........."

"میں نے یہ نہیں کہا تھا۔" حنا نے احتجاج کیا۔ "میں نے کہا تھا کہ میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔ میں بہت تکلیف میں رہی ہوں سلیمان۔ محبت ترک نہیں کی جا سکتی۔"

"تم میری بدمعاشی کے باوجود مجھ سے صرف اس لئے شادی کرو گی کہ اب میں قلاش ہو گیا ہوں۔"

"تم بدمعاش نہیں ہو۔" حنا نے مضبوط لہجے میں کہا۔ "اور اگر ہو' تو بھی مجھے پروا نہیں۔ میں تو اتنا جانتی ہوں کہ جب تم مفلس تھے تو ہم دونوں خوش رہا کرتے تھے۔ میں دعا کرتی تھی کہ خدا تمہیں وہ کامیابی عطا فرمائے' جس پر تمہیں کامل یقین تھا۔ اب تم پھر مفلس ہو گئے ہو تو میں خود کو تمہاری جھولی میں ڈال رہی ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ میں ہر حال میں تمہارے ساتھ خوش رہوں گی۔ ہم مل جل کر کچھ کریں گے۔ میں تمہارا ہاتھ

بٹاؤں گی.......... تمہارا ہر دکھ' تمہاری ہر ناکامی' تمہاری مفلسی' ہر چیز بانٹوں گی اور.........." نہ جانے کہاں سے اس میں یہ سب کچھ کہنے کا حوصلہ آ گیا تھا لیکن پھر الفاظ اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔

سلیمان حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس لمحے وہ دنیا کی سب سے حسین لڑکی تھی۔ حوصلے اور محبت سے شرابور۔ اس کے چہرے پر روشنی سی تھی اور آنکھوں میں ستارے۔ سلیمان کا ضمیر جاگ اٹھا۔ کیا وہ اسے دھوکا دے؟ اس لڑکی کو' جو اس کی غربت میں حصہ بٹانا چاہتی تھی' جسے یہ معلوم نہیں تھا کہ اب وہ لکھ پتی ہے لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر اس نے سچ بولا تو وہ اسے ایک بار پھر کھو دے گا۔ وہ اسے کیسے بتائے کہ اس نے باکسنگ کی تاریخ میں ڈبل کراس نہیں بلکہ پہلا ٹرپل کراس کیا ہے۔ وہ الجھ کر رہ گیا' پھر اس نے دیانت داری سے کام لینے کا فیصلہ کیا۔ چند لمحے قبل وہ اس فیصلے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن حنا جیسی لڑکی کے ساتھ دروغ گوئی ایک بہت بڑی زیادتی ہوتی۔

"دیکھو حنا' میں جانتا ہوں کہ تم ایک بار پھر مجھے اپنی زندگی سے نکال دو گی لیکن میں تم سے جھوٹ نہیں بولوں گا۔" اس نے دل کڑا کر کے کہا۔ "اخبار میں جو لکھا تھا' درست تھا۔ مثلاً اب کبھی نہیں لڑے گا لیکن ہم قلاش نہیں ہوئے۔ میرے پاس پانچ لاکھ ڈالر ہیں اور اب میں عالمی چمپئن لیوڈیکرٹی کے دو منیجروں میں سے ایک ہوں۔ میں کامیاب ہوا ہوں حنا' لیکن یہ کامیابی بے ایمانی کی مرہون منت ہے۔ میں تمہارے سامنے اپنی بددیانتی کے سلسلے میں تاویلات پیش نہیں کروں گا۔ میں صرف اعتراف کر رہا ہوں۔"

وہ حیران رہ گیا کیونکہ حنا نے بڑی نرمی سے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔ "مجھے تفصیل بتاؤ۔" اس نے کہا۔

سلیمان نے شروع سے آخر تک اسے ایک ایک بات بتا دی۔ "تو یہ ہے صورت حال۔" اس نے آخر میں کہا۔ "میں اچھا آدمی نہیں ہوں اور تم جیسی لڑکی کے لائق نہیں۔ اگر مجھے تم سے محبت نہ ہوتی تو میں تم سے بے تحاشا جھوٹ بولتا۔ اب اس سے پہلے کہ تم مجھے دھکے دو' میں خود تمہاری زندگی سے ہمیشہ کے لئے نکل جاؤں گا۔"

اس کے ہاتھ پر حنا کی گرفت قدرے سخت ہو گئی۔ حنا نے نظریں جھکا کر کہا۔

"تمہارے جانے کے بعد میں تمہاری باتوں پر غور کرتی رہی۔ معیار دیانت کیا ہے اور دیانت کیا چیز ہے۔ شاید دو افراد جب ایک دوسرے سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان میں کوئی کھوٹ بھی نہیں ہوتا اور وہ عہد محبت نبھاتے ہیں.......... تو یہ اس کائنات کی سب سے بڑی سچائی اور دیانت ہے۔ جب تک ہم جھوٹ نہیں بولتے' چوری نہیں کرتے' کسی کا دل نہیں دکھاتے' ہم سیدھے راہ پر.........." اس نے نظریں اٹھائیں اور سلیمان سے پوچھا۔ "مسٹر نونو خود تمہارے پاس آئے تھے نا؟"

"ہاں۔" سلیمان نے جواب دیا۔

"اور وہ ایک ایسی چیز خریدنا چاہتے تھے' جو تمہارے پاس موجود تھی؟"

"ہاں" سلیمان نے جواب دیا "لیکن وہ چیز نقلی تھی۔"

"یہ خیال تو خریدار کو رکھنا چاہئے کہ وہ کیا خرید رہا ہے۔ یہی اس دور کا معیار دیانت ہے' کیوں یہی اصول کاروبار ہے نا؟ کچھ بھی ہو سلیمان' تم نے مجھ سے سچ بولا۔ تم مجھ سے محبت کرتے ہو اور میں تم سے' میرے لئے یہ بہت کافی ہے۔ میں جانتی ہوں' تم فطرت کے برے نہیں ہو۔ ممکن ہے' اچھے حالات میں تم اپنے عہد کے تقاضوں اور ماحول سے مطابقت سے بالاتر ہو جاؤ۔ لاؤ' میری انگوٹھی کہاں ہے؟"

"وہ.......... وہ تو میں نے بارہ ہزار ڈالر میں فروخت کر دی تھی۔" سلیمان پھر بوکھلا گیا۔

"آٹھ ہزار کی خریدی اور بارہ ہزار میں بیچ دی۔ تم بہت چالاک آدمی ہو لیکن مجھے وہ مہنگی انگوٹھی نہیں چاہئے۔ مجھے تو ول ورتھ کے ہاں سے 95 سینٹ کا چھلا خرید دو۔ میں ساری عمر اسے پہنے رہوں گی اور اس پر فخر کروں گی۔"

☆----------☆----------☆

ڈیوک اپنے دفتر میں مصروف تھا کہ بلی بیکر آگیا۔ "میں تو سمجھا تھا' تم انگلینڈ واپس جا چکے ہو۔" ڈیوک نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگلے ہفتے جا رہا ہوں جناب۔ سلیمان کی شادی کی وجہ سے رکنا پڑ گیا۔ کل اس کی شادی ہو گئی ہے۔ آج دعوت ہے۔ آپ بھی تو مدعو ہوں گے۔"

"ہاں.......... مجھے خوشی ہوئی۔" ڈیوک نے کہا۔

"میں یہ سوچ کر آپ کے پاس آیا ہوں کہ شاید آپ مٹلڈا کے متعلق جاننا پسند کریں۔"

ڈیوک کا دل لرز گیا۔ شاید وہ کوئی بری خبر سننے والا تھا۔ "ہاں ہاں.......... بتاؤ مجھے۔" اس نے بڑی مشکل سے کہا۔

"وہ محفوظ ہے جناب اور بہت خوش ہے۔"

ڈیوک کے دماغ پر سے جیسے کوئی بہت بڑا بوجھ ہٹ گیا۔ "بلی.......... ٹالو مت.......... مجھے تفصیل بتاؤ۔"

"آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ میں اس کے لئے کتنا پریشان رہا ہوں گا۔ میرا اور اس کا ساتھ نو برس کا تھا۔ مجھ پر اچھے اور برے وقت آتے جاتے رہتے تھے۔ وہ ہر دور میں میرے ساتھ رہا اور میں نے اچھے دنوں میں اسے بیچ دیا اور وہ بھی ایک قاتل کے ہاتھ! یہ بات میرے ضمیر کے لئے بوجھ بن گئی۔ مجھے نیند نہیں آتی تھی۔ مجھے کچھ نہ کچھ کرنا تھا اس سلسلے میں۔ چنانچہ میں مسٹر نونو کے پاس چلا گیا۔ میں نے ان سے بات کی۔ اس کے لئے مجھے جونی سے بات کرنا پڑی تھی۔ وہ دل کا برا آدمی نہیں ہے۔ میں نے بھی اس کے سامنے اپنا دل کھول کر رکھ دیا۔ اس نے مسٹر نونو سے رابطہ قائم کیا اور مجھے ان کے پاس بھجوا دیا۔"

"کس جگہ؟" ڈیوک نے پوچھا۔

بیکر کے چہرے پر سختی جھلکنے لگی' تاہم اس نے نرم لہجے میں کہا۔ "مجھے معلوم نہیں۔ وہ کوئی آفس بلڈنگ تھی۔"

"تو وہاں تم انکل نونو سے ملے؟ اس کا اصل نام معلوم ہوا تمہیں؟"

بیکر کے چہرے پر پھر سختی جھلکی۔ "نہیں جناب؟"

"وہ کیسا تھا؟ اس کا حلیہ بتاؤ۔"

"وہ جینٹل مین تھا جناب! بے حد شریف اور خوش اطوار آدمی۔ اس نے مجھ سے شائستہ لہجے میں پوچھا۔ مسٹر بیکر' میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں' میں نے کہا' مسٹر

نونو........ کیا آپ میرے مٹلڈا کو شوٹ کر دیں گے؟ اس نے مجھے ٹوکا۔ اب وہ تمہارا نہیں، میرا مٹلڈا ہے، میں اس کی قیمت ادا کر چکا ہوں۔ وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ میں نے تائید کی، جی ہاں جناب! آپ کا مٹلڈا، اس نے کہا۔ میں اسے شوٹ کیسے کروں گا۔ مسٹر ڈیوک! مجھے کلیٹن والا واقعہ یاد آ گیا، جب اس کے غنڈے مٹلڈا کو شوٹ کرنے والے تھے۔ میں نے اس کا حوالہ دیا تو وہ مسکرا دیا اور کہا۔ "مسٹر بیکر، وہ میری حماقت تھی۔ اسے بھول جاؤ۔ اس معصوم جانور کے بجائے مجھے تو تمہیں اور ان لفنگوں کو قتل کرنے کا حکم دینا چاہئے تھا۔ بہر حال، میں اس سلسلے میں معذرت خواہ ہوں۔ ان تینوں کو سزا دے دی گئی ہے۔ اب میں ان کے گھر والوں کی کفالت کرتا ہوں۔ ہم ہمیشہ ایسا کرتے ہیں........ آپ تصور کر سکتے ہیں مسٹر ڈیوک کہ اس نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ بات کہی۔"

"ہاں........ میں تصور کر سکتا ہوں۔" ڈیوک نے کہا۔ "تم نے مٹلڈا کو اس کے سپرد کیسے کیا تھا؟"

"میں اسے ایک وین میں ہاتھورن سرکل لے گیا۔ وہاں ایک اور وین موجود تھی۔ اس پر نمبر پلیٹ بھی نہیں تھی۔ چار آدمی اترے اور انہوں نے مٹلڈا کو میری وین سے اس وین میں منتقل کر دیا۔ مٹلڈا نے آخری بار مجھے پیار کیا اور میں نے اسے آخری بار چاکلیٹ بار دی۔ اس کے بعد وہ وین چلی گئی اور میں بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر روتا رہا۔"

"بہت مناسب اور محفوظ طریق کار تھا۔ خیر، تو پھر انکل نونو سے اور کیا بات ہوئی؟"

"اس نے مجھ سے کہا کہ میں اسے مٹلڈا کی صحیح پوزیشن سے آگاہ کر دوں۔ میں نے اسے کنگاروؤں کی فطرت کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ مٹلڈا اب کسی کام کا نہیں رہا۔ میری پوری بات سننے کے بعد وہ منہ دبا کر ہنسنے لگا۔ وہ ہنسی کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بے قابو ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں پانی بہنے لگا۔ وہ اتنے زور سے ہنسا کہ کئی خوفناک صورت والے آدمی کمرے میں چلے آئے۔ وہ سمجھے تھے، میں نے ان کے باس کے ساتھ کوئی گڑبڑ کر دی ہے۔ انہوں نے مجھے خوفناک نظروں سے گھورا لیکن اس نے

ہاتھ کے اشارے سے انہیں نکل جانے کو کہا اور دیر تک ہنستا رہا۔ پھر اس نے مجھ سے کہا، تم بے فکر ہو کر اپنے وطن جاؤ مسٹر بیکر۔ مٹلڈا کو کچھ نہیں ہو گا۔ میرے پاس ایک بہت خوبصورت فارم ہے۔ وہاں امریکا کی بہترین گھاس اگتی ہے۔ وہیں ایک اناج گھر بھی ہے۔ مٹلڈا سردیوں میں وہاں رہا کرے گا۔ موسم گرما میں وہ کھیتوں میں آزادی سے چرا کرے گا، پھر میں نے اسے کنگاروؤں کے بارے میں سب کچھ بتایا۔ ان کی پسند ناپسند، ان کی غذا، اور یہ بھی بتایا کہ مٹلڈا انسانوں سے کتنی محبت کرتا ہے۔ پھر میں نے اس کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے میرے ضمیر کا بوجھ ہلکا کر دیا۔"

"اور دھمکی؟" ڈیوک نے پوچھا۔

"آپ کو کیسے پتا چلا جناب؟" بیکر ششدر رہ گیا۔

"میں انکل نونو جیسے لوگوں کا مزاج سمجھتا ہوں۔"

"بہرحال، کوئی خاص دھمکی بھی نہیں تھی۔ مجھے رخصت کرتے ہوئے اس نے مجھ سے ہاتھ ملایا اور کہا، مسٹر بیکر! یہ ہمارا چھوٹا سا راز ہے۔ اس راز میں میرے اور آپ کے علاوہ وہ دو لفنگے بھی شامل ہیں اور ہاں، ہمارا مشترکہ دوست ڈیوک بھی ہے۔ جب تک تم سب خاموش ہو، مٹلڈا محفوظ ہے۔ جو کچھ ہمارے درمیان ہوا ہے، اس کی بھنک بھی کسی اور کے کان تک نہ پہنچے۔ اگر خلاف ورزی ہوئی تو مٹلڈا ٹین کے ڈبوں میں غذا کی صورت میں پیک ہو کر تمہارے پاس پہنچے گا، میں تو دہشت زدہ ہو گیا تھا جناب۔ مسٹر نونو، آپ تو زبان نہیں کھولیں گے نا؟ میں نے پوچھا۔ اس نے مجھ سے پھر ہاتھ ملایا اور بولا، مسٹر بیکر، انسان فانی ہے۔ کچھ لوگ دوسرے سے زیادہ فانی ہوتے ہیں۔ اگر مٹلڈا کی زندگی میں مجھے کچھ ہو گیا تو تم اس کے متعلق کیا چاہو گے اس صورت میں؟ تمہارے پاس بھجوا دیا جائے؟ یا اسے آسٹریلیا بھجوا دیا جائے، جہاں اس کے ہم نسل ہیں۔ میں نے کہا، آسٹریلیا نہیں جناب۔ سوچا تو میں نے بھی یہی تھا لیکن یہ فائٹ سے پہلے کی بات ہے۔ اب وہ آسٹریلیا نہیں جا سکتا۔ وہ زیپ ہو چکا ہے، دوسرے کنگارو اس کا جینا دوبھر کر دیں گے۔ آپ اسے میرے پاس بھجوا دیجئے گا۔ اس نے مجھ سے میرا پتا لکھوا کر اپنے پاس رکھ لیا۔ پھر اس نے کچھ تحائف دے کر مجھے رخصت کر دیا۔"

"میں تمہارا شکر گزار ہوں بیکر۔" ڈیوک نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ اب دعوت میں ملاقات ہو گی۔"

ڈیوک ایک بار پھر تنہا تھا۔ مٹلڈا کا بوجھ اس کے ذہن سے ہٹ گیا تھا۔ جیو نے جس انداز سے لوگوں کی زباں بندی کا اہتمام کیا تھا' وہ اسے سراہے بغیر نہ رہ سکا۔ فی الوقت ڈیوک کچھ نہیں لکھ سکتا تھا۔ ممکن ہے' کسی دن قانون کا ہاتھ جیوڈی اینجل کے گریبان تک پہنچ جائے' تب.......... لیکن وہ جانتا تھا کہ تب بھی کچھ لکھتے ہوئے اسے افسوس ہو گا۔ جیو واقعی جینٹل مین تھا۔

☆----------☆----------☆

سلیمان اور حنا کی شادی کی تقریب خالص گھریلو تقریب تھی۔ امریکا میں آباد کچھ پاکستانی گھرانے اس میں شریک ہوئے۔ باقاعدہ نکاح پڑھایا گیا لیکن اگلے روز کی تقریب میں بہت لوگ مدعو تھے۔ سلیمان کے تمام خواب پورے ہو گئے تھے۔ اس نے تقریب میں اعلان کیا کہ وہ لیوڈیکرٹی کی مشترکہ منیجری سے دست بردار ہو گیا ہے اور اب اپنا اسٹور کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس دوران حنا کی آنکھیں چمکتی رہی تھیں۔ وہ پہلے ہی جانتی تھی کہ سلیمان طبعاً برا آدمی نہیں ہے۔

"لیکن سلیمان' یہ کیا بات ہوئی!" پیٹرک نے احتجاج کیا۔ "اس کی کوئی وجہ بھی ہو گی؟"

"وجہ؟" سلیمان گڑبڑا گیا۔ "بس یار.......... یہ پرائز فائٹ بزنس ایسا ہی ہے۔ اس میں بددیانتی.........."

"اس دور میں دیانت کیا چیز ہے.......... معیار دیانت کیا ہے؟ کون.........."

"میری باتیں مجھے نہ سناؤ۔" سلیمان نے اس کی بات کاٹ دی۔ "میں تو اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کم از کم مجھے اپنے طور پر دیانت کا وہ معیار اپنانا چاہئے' جو خدا نے مقرر کیا ہے۔ میں اپنے ماضی پر شرمندہ ہوں بلکہ اس سے تائب ہو گیا ہوں۔"

"تب تو تمہیں اپنی تمام کمائی غریب بچوں کے مفت خوراک فنڈ میں دے دینی چاہئے۔"

"اس مادی دور میں یہ تو ممکن نہیں۔" سلیمان نے کھسیا کر کہا۔ "ویسے وہ اسی فنڈ میں ہے۔ میرے بچے بھی تو غریب ہوں گے۔"

ڈیوک' بیکر کی طرف بڑھا' جو ایک گوشے میں اکیلا کھڑا تھا۔ "کیا حال ہے بیکر؟" ڈیوک نے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں' مٹلڈا کے بغیر تنہائی ستاتی ہے لیکن وہ خوش ہے تو میں بھی خوش ہوں۔"

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ خوش ہے؟"

"آپ کو معلوم ہے۔" بیکر نے سرگوشی میں کہا۔ "میں آج اس سے ملا تھا۔ وہ بہت خوش ہے۔"

ایک لمحے کے لئے ڈیوک میں چھپا ہوا رپورٹر بے چین ہو گیا۔ "تم وہ جگہ بتا سکتے ہو؟"

"نہیں۔ انہوں نے میری آنکھوں پر پٹی باندھ دی تھی۔ کار کا سفر دو گھنٹے کا تھا لیکن کیا معلوم' وہ دائرے میں سفر کرتی رہی ہو۔ بہرحال وہ جگہ تو جنت ہے' یقین کریں۔"

"اور مٹلڈا؟" ڈیوک نے پوچھا۔

بیکر کے دانت نکل پڑے۔ "معلوم ہے' اس خبیث نے کیا حرکت کی؟ وہ مجھے دیکھ کر جھاڑیوں میں چھپ گیا۔ وہ سمجھا تھا کہ میں اسے واپس لے جانے کے لئے آیا ہوں۔"

"ارے! بدبخت بڑا ناشکر گزار جانور ہے۔"

"نہیں مسٹر ڈیوک' اس کا کوئی قصور نہیں۔" بیکر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "اسے میں نے بیچا تھا۔ اس کے علاوہ میں اسے وہ سب کچھ نہیں دے سکتا تھا۔ اور مسٹر ڈیوک' وہاں مسٹر نونو نے مجھے ایک پیش کش بھی کی تھی۔"

"کیسی پیش کش؟"

"انہوں نے کہا کہ میں مٹلڈا کو دوبارہ خرید سکتا ہوں۔"

"اور قیمت؟"

"آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایک لاکھ ڈالر اور کچھ شرائط۔"

"کچھ شرائط؟"

"جی ہاں۔ ان میں سے ایک منہ بند رکھنے کی شرط تھی۔ میں نے کہا۔ نہیں جناب! وہ آپ کے ساتھ بہت خوش ہے۔ اب میں اسے خوش نہیں رکھ سکتا۔ پھر جب میں کار میں بیٹھنے لگا تو مٹلڈا نے جھاڑی کی اوٹ سے سر نکال کر مجھے دیکھا۔ وہ اس کی آخری جھلک تھی کیونکہ اس کے بعد میری آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی۔"

"سلیمان بھی بہت خوش ہے؟" ڈیوک نے پوچھا۔

"جی ہاں اور میں جانتا ہوں کہ وہ طبعاً بددیانت نہیں ہے کیونکہ بددیانتی جھوٹ سے شروع ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اب وہ بالکل بدل جائے گا۔ اچھی بیوی انقلاب لے آتی ہے۔" بیکر نے کہا۔ اسے اپنی بیوی یاد آ گئی تھی۔ "میری بیوی زندہ ہوتی تو میں اس حال میں نہ ہوتا۔" اس نے آہ بھر کر کہا۔

ڈیوک کی نظریں برڈی کی طرف اٹھ گئیں' جو حنا سے باتیں کر رہی تھی۔

اس دوران میں پیٹرک ان کی طرف چلا آیا۔ "یہ ہمارے لڑکوں کے لئے ایک اہم دن ہے' ہے نا؟" اس نے کہا۔

"ہمارے لڑکے؟" ڈیوک حیران رہ گیا۔

"ہاں' میں سلیمان اور لیو کی بات کر رہا ہوں۔" پیٹرک نے کہا۔ "اب نئے منیجر کے دور میں لیوڈیکرٹی کو دیکھنا۔ اس کی چھپی ہوئی خوبیاں آشکار ہوں گی۔ وہ دیانت داری سے لڑے گا' سخت محنت کرے گا۔ اب وہ کوئی مقابلہ رشوت دے کر نہیں جیتے گا۔ اوہ' میں ابھی آیا۔" یہ کہہ کر پیٹرک والٹر کی طرف چلا گیا۔

اس کے الفاظ ڈیوک کی سماعت میں گونج رہے تھے۔ "ہمارے لڑکے۔" گویا لیوڈیکرٹی اب ڈیوک کا بھی تھا۔ پھر ڈیوک کی سمجھ میں ان لفظوں میں چھپا ہوا پیغام آ گیا۔ پیٹرک کا مطلب تھا کہ ماضی کو بھول جاؤ اور حال کو یاد رکھو۔ لیو برا تھا تو ضروری نہیں کہ مستقبل میں بھی برا رہے۔ ڈیوک' لیو کا حوصلہ تو پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔ مٹلڈا کے مقابلے میں اس نے اپنی بہت سی خوبیاں ظاہر کی تھیں' ہاں......... ٹھیک ہی تو ہے' ڈیوک نے سوچا۔ ماضی کو بھول جانا چاہئے۔ اب وہ صحیح معنوں میں چیمپئن ثابت ہو سکتا ہے اور اسے چیمپئن

ایک جانور نے بنایا ہے۔

☆------------☆------------☆

وہ جانور......... بڑی بڑی معصوم آنکھوں والا کینگرو......... مٹلڈا......... اس وقت اس کی تھوتھنی پر قناعت کا تاثر تھا۔ سامنے ہری بھری ٹھنڈی ٹھنڈی گھاس تھی۔ کچھ دور جیوڈی اینجل اسے چرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ مٹلڈا کی طرف بڑھا۔ مٹلڈا اسے دیکھتے ہی پچھلے پیروں اور دم کی مدد سے پیچھے ہٹا۔ جیو نے باکسر کا سا پوز بنایا اور مٹلڈا کی طرف ہاتھ بڑھائے لیکن مٹلڈا نے مدافعانہ انداز اختیار نہیں کیا۔ اس کی تھوتھنی پر گھبراہٹ نظر آئی اور وہ اچھل کر پیچھے ہٹا۔

جیو نے اپنے ہاتھ گرا لئے اور مسکرا کر بولا۔ "سوری دوست۔ تم فکر نہ کرو' میں بس کچھ دیکھنا چاہتا تھا۔ میں تمہیں ماروں گا نہیں۔" یہ کہہ کر وہ آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھا اور بڑے پیار سے اس کا سر سہلانے لگا۔ مٹلڈا نے جیو کے گلے میں بانہیں ڈال دیں اور اسے پیار کرنے لگا۔

"تم ہم لوگوں سے زیادہ چالاک ہو۔" جیو نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔ "تم جانتے ہو کہ کب ریٹائر ہو جانا بہتر ہے۔ ویسے تمہیں شرم نہیں آتی۔ بڑے چیمپئن بنتے تھے اور ایک ہاتھ پڑتے ہی خرگوش بن گئے۔"

مٹلڈا پیچھے ہٹا۔ اس نے الٹی جست لگائی اور چاروں ہاتھ پیروں پر جھک کر گھاس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جیو اسے دیکھتا رہا۔ "کیا واقعی یہ جانور صرف تین نامہربان سیکنڈوں کے فرق سے عالمی مڈل ویٹ چیمپئن شپ کے اعزاز سے محروم ہوا تھا۔ وہ قسمت کی نامہربانی ہی تو تھی۔ ورنہ لیو خود سے تو نہیں اٹھ سکتا تھا۔ جیو سوچتا رہا' اسے یقین نہیں آ رہا تھا' لیکن وہ سب کچھ اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ اب وہ سب ایک خواب سا ہو گیا تھا۔

"مٹلڈا!" جیو نے پکارا۔ مٹلڈا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ "تم جانتے ہو' میں نے تمہیں دس لاکھ ڈالر میں خریدا ہے۔ مجھ جیسے محروم تبسم کے لئے ایک قہقہے کی یہ قیمت بہت کم ہے اور قہقہہ وہ' جو خود اپنی حماقت پر لگایا جائے۔ تم میری حماقت ہو۔ میں تم سے

محبت کرتا ہوں، میں کالج کے دنوں میں ہنسنا جانتا تھا اور ہنسانا بھی۔ تم میرے لئے ان دنوں کی یاد دہانی ہو اور اسی لئے دس لاکھ ڈالر میں بھی سستے ہو۔"

مٹلڈا اب سیدھا کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے کان اس طرح کھڑے ہوئے تھے، جیسے وہ یہ سب کچھ بہت سنجیدگی سے سن رہا ہو۔

"تم بھی تو ایک طرح کے بادشاہ رہ چکے ہو مٹلڈا۔ تم بتاؤ کیا ان دنوں تم خوش رہتے تھے؟ نہیں۔ ذمے داریاں تو ہنسنے بھی نہیں دیتیں۔ بادشاہ مسکرا بھی نہیں سکتے۔ لیکن مٹلڈا، انسان فانی ہے تو دوام بادشاہت کو بھی نہیں۔ میں چاہتا تھا، تمہیں بلی بیکر کو واپس کر دوں، لیکن پھر میں نے تمہیں بیتے دنوں کی ہنسی اور قہقہوں کی یاد کے طور پر رکھ لیا۔"

جیو جانتا تھا کہ اب حالات خراب ہو رہے ہیں۔ آرگنائزیشن (مافیا) کے اندر بھی اور باہر بھی۔ اسے احساس تھا کہ اس کے گرد گھیرا تنگ تر ہوتا جا رہا ہے لیکن بادشاہت تو چلتی رہتی ہے۔ ایک بادشاہ رخصت ہوتا ہے تو دوسرا تخت پر بیٹھ جاتا ہے لیکن مُردے کبھی نہیں ہنستے! یہ خیال آتے ہی اس نے اپنی زندگی کے سب سے بیش قیمت اثاثے مٹلڈا کو دیکھا اور بے ساختہ ہنس پڑا۔ وہ دیر تک ہنستا رہا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر مٹلڈا کی کمر تھپتھپائی اور بولا۔ "شاید تم بہت جلد بلی بیکر کے پاس پہنچنے والے ہو، فکر مت کرو۔"

پھر وہ پلٹا اور عظیم الشان عمارت کی طرف چل دیا، جو اس کے آبائی محل کی حیثیت رکھتی تھی۔

===== ختم شد =====